صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز بدھ مورخہ 14 اکتوبر 2009 بمطابق 24 شوال 1430 ہجری صبح دس بجکر پچاس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ ٱلشَّیۡطَـٰنِ ٱلرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔

قُلِ ٱللَّهُمَّ مَـٰلِكَ ٱلۡمُلۡكِ تُؤۡتِی ٱلۡمُلۡكَ مَن تَشَآءُ وَتَنزِعُ ٱلۡمُلۡكَ مِمَّن تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَن تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَن تَشَآءُ ۖ بِیَدِكَ ٱلۡخَیۡرُ ۖ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَیۡءٍ قَدِیرٌO تُولِجُ ٱلَّیۡلَ فِی ٱلنَّهَارِ وَتُولِجُ ٱلنَّهَارَ فِی ٱلَّیۡلِ ۖ وَتُخۡرِجُ ٱلۡحَیَّ مِنَ ٱلۡمَیِّتِ وَتُخۡرِجُ ٱلۡمَیِّتَ مِنَ ٱلۡحَیِّ ۖ وَتَرۡزُقُ مَن تَشَآءُ بِغَیۡرِ حِسَابٍOلَّا یَتَّخِذِ ٱلۡمُؤۡمِنُونَ ٱلۡكَـٰفِرِینَ أَوۡلِیَآءَ مِن دُونِ ٱلۡمُؤۡمِنِینَ ۖ وَمَن یَفۡعَلۡ ذَٰلِكَ فَلَیۡسَ مِنَ ٱللَّهِ فِی شَیۡءٍ إِلَّآ أَن تَتَّقُواْ مِنۡهُمۡ تُقَىٰةً ۗ وَیُحَذِّرُكُمُ ٱللَّهُ نَفۡسَهُۥ ۗ وَإِلَى ٱللَّهِ ٱلۡمَصِیرُ۔

(ترجمہ): کہو کہ اے خدا (اے) بادشاہی کے مالک تو جس کو چاہے بادشاہی بخشے اور جس سے چاہے بادشاہی چھین لے اور جس کو چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلیل کرے ہر طرح کی بھلائی تیرے ہی ہاتھ ہے اور بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ تو ہی رات کو دن میں داخل کرتا اور تو ہی دن کو رات میں داخل کرتا ہے تو ہی بے جان سے جاندار پیدا کرتا ہے اور تو ہی جاندار سے بے جان پیدا کرتا ہے اور تو ہی جس کو چاہتا ہے بے شمار رزق بخشتا ہے۔ مؤمنوں کو چاہئے کہ مؤمنوں کے سوا کافروں کو دوست نہ بنائیں اور جو ایسا کرے گا اس سے خدا کا کچھ (عہد) نہیں ہاں اگر اس طریق سے تم ان (کے شر) سے بچاؤ کی صورت پیدا کرو (تو مضائقہ نہیں) اور خدا تم کو اپنے (غضب) سے ڈراتا ہے اور خدا ہی کی طرف (تم کو) لوٹ کر جانا ہے۔

و آخِرُالدَعوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِینَ۔

جناب سپیکر: جزاک اللہ۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: کیا ہے مفتی صاحب، پھر کیا مسئلہ آپ کو پیش آیا؟

مفتی کفایت اللہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ، جناب سپیکر۔ میں آپ کی توجہ اس انتہائی اہم امر کی طرف دلاتا ہوں کہ پورے صوبے میں چینی ناپید ہے اور ہم لوگ تو ایم پی اے ہاسٹل میں رہتے ہیں، ہمیں زیادہ احساس نہیں ہوتا لیکن آج فجر کی نماز کے بعد جب میں نے اپنے کچن والوں سے رابطہ کیا کہ آپ چائے لے آئیں تو انہوں نے عذر کیا کہ جی ہمارے پاس چینی نہیں اور مجھے نہیں معلوم کہ وہ بے چارا کچن والا کتنا دور جاکر ایک پیالی چائے کیلئے وہ چینی پیدا کر سکا ہے۔ ہمارے ٹریژری بنچز کے ساتھی بیٹھے ہوئے ہیں لیکن مجھے تو نہیں احساس کہ کس طرح یہ گورنمنٹ کرتے ہیں؟ کبھی آٹے کی بات ہوتی ہے، کبھی چینی کی بات ہوتی ہے اور یہ وہ بنیادی چیز ہے کہ جس کے بغیر کوئی بھی آدمی صبر نہیں کر سکتا، تو میں جناب سپیکر صاحب، آپ کے توسط سے سامنے والی بنچوں سے یہ کہونگا کہ اگر آپ چینی فراہم نہیں کر سکتے تو کچھ روایات تو آپ اختیار کریں یعنی خوراک کا وزیر یہ کہہ دیں کہ بھئی میں چینی نہیں دے سکتا، لہذا میں مستعفی ہوتا ہوں۔ پھر ہم دوبارہ اس کو منائیں گے کہ نہیں، آپ نے اچھی روایت قائم کی ہے۔ کبھی وزیر اعلیٰ صاحب بھی یہ کہیں کیونکہ جس کرسی پر آپ بیٹھتے ہیں اور آپ عوام کو چینی اور آٹا فراہم نہیں کر سکتے تو کیا آپ کا ضمیر مطمئن ہے کہ آپ حکومت کر رہے ہیں؟ مجھے امید ہے کہ سینیئر وزیر ایک یہاں پر بیٹھا ہوا ہے، مجھے امید ہے کہ مجھے تشفی کرائے گا اور اگر مجھے تشفی نہیں ہوتی تو میں خالصتاً پبلک ایشو پر بول رہا ہوں جی، یہ چینی ہر ایک کی ضرورت ہے۔ یہ ٹھیک ہے بہت سارے بلز آئیں گے، 'لوگر بل' ہوگا، 'کیری بل' ہوگا لیکن میری یہ گزارش تو بنیادی چیز کی گزارش ہے، پانی کی گزارش ہے، چائے کی گزارش ہے، کھانے کی گزارش ہے۔ آج کم از کم ضمیر کو جاگ جانا چاہیئے اور جاگا ہوا ضمیر مجھے یہ بتائے کہ چینی کی عدم دستیابی پر ہمیں حکومت نہیں کرنی چاہیئے۔

جناب سپیکر: یہ مفتی صاحب، اس پر کل ایڈجرنمنٹ موشن ایڈمٹ ہو چکی ہے اور انشاء اللہ کل اس کا موقع آئے گا۔ کل آپ اس پر تفصیل سے بولیں گے۔ میری حکومتی بنچز سے گزارش ہے، ٹریژری بنچز سے کہ کچھ نہ کچھ، کل تک کچھ یقینی بنائیں کہ یہ جو شکایتیں آرہی ہیں اس پر کچھ پیش رفت ہو سکے۔ 'کونسچنز آور': ڈاکٹر ذاکر اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: یہ میں نے جوبات کی۔۔۔۔۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: دا سبا جی، سبا تہ شو۔ ڈاکٹر ذاکر اللہ صاحب، کوئسچن نمبر جی؟

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب، کوئسچن نمبر 74 جی۔

جناب سپیکر: پہلا 73 ہے آپ کا۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: 73 ہے جی؟

جناب سپیکر: 73، پھر اس کے بعد 74 آ رہا ہے۔

* 73 _ ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کیا وزیر برائے منصوبہ بندی و ترقیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع دیر بالا و پائین میں ضلع دیر ترقیاتی پراجیکٹ (DDDP) علاقے کی ترقی اور عوام کے مسائل حل کروانے کیلئے عرصہ دراز سے کام کر رہا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پراجیکٹ کی وجہ سے علاقے میں افیون کی کاشت مکمل طور پر ختم ہو چکی ہے اور مطلوبہ اہداف حاصل ہو چکے ہیں؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت مذکورہ پراجیکٹ کو مزید وقت دینے/کام کرنے اور فنڈز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات بتائی جائیں؟

جناب رحیم داد خان {سینیئر وزیر (منصوبہ بندی)}: (الف) ہاں، یہ درست ہے کہ دیر ڈسٹرکٹ ڈیویلپمنٹ پراجیکٹ اقوام متحدہ کے زیر تعاون 1986 سے لیکر ستمبر 2002 تک عمل پذیر رہا، جس کو بعد میں صوبائی حکومت کے تعاون سے دو مراحلی منصوبہ جات یعنی سپیشل ڈیویلپمنٹ پیکج 06-2001 اور واڑی ایریا ڈیویلپمنٹ پیکج 09-2006 کے ذریعے جاری رکھا گیا جو جون 2009 کو اختتام پذیر ہوگا۔

(ب) ہاں، یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پراجیکٹ کی وجہ سے افیون کی کاشت کا تسلی بخش خاتمہ ممکن ہوا تاہم سال رواں 2008 سروے رپورٹ کے مطابق ضلع دیر لوئر میں افیون کی کاشت کہیں نظر نہیں آئی البتہ ضلع دیر بالا کی انتہائی دور آفتادہ وادیوں میں چند مقامات پر مجموعی طور پر چالیس ایکڑ رقبہ پر افیون کی فصل تلف کی گئی۔ منصوبے کے مطلوبہ طبعی اہداف مکمل طور پر حاصل ہو چکے ہیں مگر علاقے کی انتہائی پسماندہ حیثیت متبادل ترقی کی مد میں مزید کاوشوں کا تقاضا کرتی ہے۔

(ج) صوبائی حکومت علاقے کی پسماندگی اور افیون کی کاشت کے مکمل خاتمے میں سنجیدہ ہے اور ساتھ ہی ترقیاتی عمل کے تسلسل کا خواہاں ہے۔ اس ضمن میں مختلف ذرائع سے مالی تعاون کے حصول کیلئے کوششیں جاری ہیں۔

جناب سپیکر: سوال نمبر 73 میں کوئی اور آپ کا ضمنی سوال ہے جی؟

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جی بالکل۔ د جز (ب) ما ته دا جواب ملاؤ شوے دے چه مذکوره پراجیکٹ یعنی ڈسٹرکٹ دیر ڈیویلپمنٹ پراجیکٹ خپل اهداف حاصل کړی دی او د افیمو کاشت مکمل طور ختم شوے دے په دیر پائین کښے۔ د دے سوال په جواب کښے په آخر کښے لیکی "مگر علاقے کی انتہائی پسماندہ حیثیت متبادل ترقی کی مد میں مزید کاوشوں کا تقاضا کرتی ہے"، دا ما سره دے منسټر صاحب منلے ده چه علاقه پسمانده ده او تاسو ته پته ده چه په دے بجټ کښے خو نه روډ ملاؤ شوے دے او نه څه بل څه شے ملاؤ شوے دے او هم دغه شان وخت تیر شولو، نو منسټر صاحب ته درخواست کومه چه دومره پسمانده علاقه ده او دوی ئے منی او دا هم چه د دوئ د پراجیکټ په نتیجه کښے هلته د افیمو کاشت هم ختم شوے دے چه هغه د خلقو د رزق یو ذریعه وه نو ریکوسټ ورته کومه چه په 'نان ډیویلپمنټل' سائډ باندے چرته یو دوه کلومیټره روډ خو راته راکړی یا یو هائی سکول خو راته راکړی د دے علاقے د ترقئ د پاره۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی مفتی صاحب، کوئی سپلیمنٹری؟ (رحیم داد خان) تاسو جی کښینئ، یو منټ اودریږئ چه د دوئ سپلیمنټری هم واورو نو۔ جی!

مفتی کفایت اللہ: سوال نمبر 73 جز (ب) میں یہ بتایا گیا ہے کہ چالیس ایکڑ رقبہ پر افیون تھی جو کہ تلف کی گئی ہے تو محترم وزیر صاحب یہ جواب دینا بھول گئے کہ کل کتنے رقبے پر افیون تھی اور یہ اس کا کتنا فیصد تھا، یعنی وہ چالیس ایکڑ تھا اور وہ آپ نے تلف کر دیا یا کل سو ایکڑ تھا اور یہ اس کا اتنا ہے، پانچ فیصد ہے، دس فیصد ہے؟ تاکہ ہمیں کارگزاری معلوم ہو۔

حافظ اختر علی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، اختر علی صاحب۔

حافظ اختر علی: شکریه، جناب سپیکر صاحب۔ دوئ په دے جز (ج) کښے لیکلی دی چه۔۔۔۔

جناب سپیکر: "مالی تعاون کے حصول کیلئے کوششیں جاری رکھیں گے"، دغه وایئ جی؟

حافظ اختر علی: او جی، مالی تعاون۔ زۀ سپلمنټری کوئسچن دا کومه چه دا منسټر صاحب مونږ ته د دے مختلفو ذرائع څه تشریح کولے شی؟

Mr. Speaker: Ji, Janab Rahimdad Khan Sahib, Senior Minister for Planning and Development.

سینئیر وزیر (منصوبہ بندی): جناب سپیکر صاحب، څنګه چه ډاکټر صاحب خبره اوکړله، واقعی پسمانده علاقه ده بلکه یواځے دا ډسټرکټ نه، ډیر ډسټرکټس داسے دی بلکه مجموعی طور زمونږه صوبه چه کومه ده، ډیره پسمانده ده او کوشش کوؤ مونږه هر ځائے کښے چه داسے رابطه روډز او کوم Need base باندے وی، نه صرف په دیر کښے بلکه هره یوه ضلع کښے مونږه هغے ته تیار یو او انشاء الله تعالیٰ داسے لکه دوئ کومے خبرے اوکړے چه ذرائع، ذرائع خو ښکاره پته ده چه نن سبا په نیشنل اسمبلئ کښے په هغے باندے ډیبیټ دے او انشاء الله تعالیٰ چه هغه کلیئر شی نو هر یو ډسټرکټ کښے څه نه څه کارونه چه کوم دی، ډیویلپمنټل کارونه د ضرورت مطابق به اوشی او څنګه چه دوئ خبره اوکړله د افیمو د کاشت، نو د افیمو د کاشت خلاف پوره مشن جاری دے او دا چالیس ایکړ پاتے وو نو دا هم Crush شولو او ختم کړے شو۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر ذاکر اللہ خان صاحب! آپ کا Next Question کیا ہے جی؟

* 74 _ ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کیا وزیر برائے منصوبہ بندی و ترقیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ سرحد میں عوام کے مسائل حل کروانے کیلئے کئی پراجیکٹس کام کر رہے ہیں;

(ب) آیا یہ درست ہے کہ بارانی ایریا پراجیکٹ اور ملاکنڈ رورل ڈیویلپمنٹ پراجیکٹ کا دورانیہ ختم ہونے کی وجہ سے اربوں روپیہ غلط منصوبہ بندی کی وجہ سے خرچ نہ ہو سکا;

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ امداد دینے والے ادارے مذکورہ پراجیکٹس کو مزید توسیع دینے سے گریز کر رہے ہیں;

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو اس صوبے کو پسماندہ رکھنے کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے اور کیا اس سلسلے میں کسی سے باز پرس کی جا چکی ہے؟

جناب رحیم داد خان {سینیئر وزیر (منصوبہ بندی)}: (الف) ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) دونوں پراجیکٹس کے سلسلے میں یہ بات درست نہیں ہے کیونکہ دونوں پراجیکٹس نے عمومی طور پر اپنے اہداف دورانیہ کے اندر حاصل کئے ہیں ماسوائے شاہرات کے، جس کی وقت پر تکمیل کی ذمہ داری ایف ایچ اے اور محکمہ ورکس اینڈ سروسز پر تھی۔

(ج) ترقیاتی منصوبوں کی توسیع عالمی ترقیاتی اداروں کی پالیسی کے تابع ہے۔ اس پالیسی کے تحت اے ڈی پی نے MRDP اور BADP-II منصوبوں کی توسیع نہیں کی جبکہ IFAD نے بارانی (IFAD Component) II کے حوالے سے منصوبے کو دسمبر 2009 تک چلانے پر رضامندی کا اظہار کیا ہے جس پر ابھی کام کیا جا رہا ہے۔

(د) مندرجہ بالا جوابات تفصیلی ہیں۔

جناب سپیکر: جی ستاسو پکښے بل څه سپلمنټری سوال شته دے؟

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: سپلمنټری سوال خو جی تر دے حده پورے دے چه زما د علم مطابق او په مختلفو اخبارا تو کښے دا شائع شوی وو چه د MRDP ټائم ختمیدو سره دوه ارب روپئ، لکه دا پکښے Saving نه وو شوے جی خو دا پاتے شوے وے او خرچ شوے نه وے۔ کوم چه ایشیئن ډیویلپمنټ بینک دے جی-----

جناب سپیکر: Surrender شوی دی؟

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: او جی، Surrender شوی دی، دغه شان پاتے شوی دی۔ بیا دغه شان په بارانی پراجیکټ کښے هم پاتے شوے وے او دا د اخبار هغه کټنګ، بدقسمتی دا ده چه دے وخت کښے زما سره نشته دے ګنی نو نور پکښے وو، ما کتلی وو جی خو منسټر صاحب وائی چه نه داسے څه خبره نه ده راغلے۔ نو چه منسټر صاحب وائی نو هغه خو زما مشر دے، هغه به ټهیک وائی، شاید چه د اخبار هغه خبره ټهیک نه وه نو په دے باندے جی زۀ زیات زور نه راولمه جی۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر صاحب، یوه خبره کومه۔

جناب سپیکر: تاسو پرے څه وایئ، تاسو څه وایئ جی، څه وایئ؟

مفتی کفایت اللہ: تا سو جی موقع نه را کوئ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: زر کوه مخکبنے دغه۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر صاحب، مهربانی۔ دوئ په دے جز (ب) کبنے دا وینا کړے ده چه ما سوائے شاهرات کے نور اهداف حاصل دی "جس کی وقت پر تکمیل کی ذمہ داری ایف ایچ اے اور محکمہ ورکس اینڈ سروسز پر تھی"، نو زۂ دا پښتنه کومه چه په دے کبنے به یوه محکمه ذمه داری په بله باندے اړوی، دوئ چه کوم Corresponding کړے دے، هغه د اوښائی، دوئ کومه ذمه داری پوره کړے ده؟

جناب سپیکر: جی منسټر صاحب، رحیم داد خان صاحب۔

سینیئر وزیر (منصوبہ بندی): کوم پراجیکټس چه کوم دغه جوړ شی، په دے د مختلف ډیپارټمنټس خلق کښینی خو Executing agency چه کومه ده، هغه Implementation کوی، ایریګیشن والا کوی، سی اینډ ډبلیو والا کوی نو د هغوی په دغه باندے کارکیږی نو په دے وجه باندے دا جواب راغلے دے۔

جناب سپیکر: جناب سکندر شیر پاؤ صاحب، سکندر خان شیر پاؤ صاحب، سوال نمبر جی؟

* 260 _ جناب سکندر حیات خان شیر پاؤ: کیا وزیر برائے منصوبہ بندی و ترقیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ 09-2008 کے اے ڈی پی میں شامل سکیموں پر کام شروع ہو چکا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ اے ڈی پی میں رد بدل کیا گیا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

1۔ ان سکیموں کے نام بتائے جائیں جن پر کام شروع کیا گیا ہے؛

2۔ جن سکیموں کو ختم کیا گیا ہے، ان کی وجوہات بتائی جائیں، نیز اے ڈی پی میں شامل کی گئی نئی سکیموں کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

جناب رحیم داد خان {سینیئر وزیر (منصوبہ بندی)}: (الف) ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی نہیں۔

(ج) 1۔ تمام منظور شدہ سکیموں پر کام شروع ہو چکا ہے۔ان کے ناموں کی تفصیل اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

2۔ کسی سکیم کو ختم نہیں کیا گیا۔اے ڈی پی میں کوئی نئی سکیم شامل نہیں کی گئی ہے، لہذا اے ڈی پی میں پہلے سے شامل شدہ نئی سکیمز مہیا کی گئیں جو اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

جناب سکندر حیات خان شیر پاؤ: جناب سپیکر، په دیکښې زما ضمني شته دے جي۔ چونکه دا کوئسچن خو کافي مخکښې داخل شوے وو او د دے جواب دا دے اوس راغے جناب سپیکر۔ بنیادي مقصد زمونږه دا وو چه چونکه پي اینډ ډي محکمه کښې همیشه دا دغه کیږي چه ریلیزز د کال آخر کښې اوشي او بیا هغه شان کار Complete کیږي نه، او که کیږي هم نو هغه چه په کومه طریقے سره کیږي نو هغه تاسو ته هم پته ده او ټول هاؤس ته پته ده جناب سپیکر۔ زما په دیکښې دا دغه دے چه دوئ په دے جز (ب) کښې وائي چه "اے ڈی پی میں کوئی ردو بدل نہیں کیا گیا"، نو زۀ ترینه دا تپوس کومه چه آیا Re-approportion هیڅ قسمه نه دے شوے او که Re-approportion نه دے شوے نو بیا دا دومره لوے سپلیمنټري بجټ چه دے چه هغے کښې دوئ په مونږ باندے کوم دغه پاس کړے وو چه کوم دوئ Utilize کړي نه وو یا فنډز ئے د نور سکیمز د پاره دغه کړي وو نو بیا د هغه څه ضرورت وو، جناب سپیکر؟

جناب سپیکر: جی جناب رحیم داد خان۔ جی، لودھی صاحب بھی کچھ فرمانا چاہ رہے ہیں، کوئی سوال ہے جی؟

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، اس سوال کے جواب میں پوری اے ڈی پی ساتھ لگا دی گئی ہے، یہ دیکھیں، اس کا حجم دیکھیں، یہ سارے صفحے ساتھ لگا دیئے ہیں۔ سوال کے (ج) جز میں انہوں نے جو جواب دیا کہ "تمام منظور شدہ سکیموں پر کام شروع ہو چکا ہے، ان کے ناموں کی تفصیل منسلک ہے"، تو جناب سپیکر، ان سے میرے ضمنی سوال پوچھنے کا جہاں تک تعلق ہے، وہ یہ ہے کہ ان میں ان کو دینا چاہیئے تھا کہ اس میں کتنے پراجیکٹس Complete ہوئے ہیں، 2008-09 کی سکیمیں اور کتنا فنڈ ہم نے Surrender کیا ہے اور کیا وجہ ہے کہ کس لئے ہم نے کی ہیں، اس میں کتنے فنڈز Surrender ہوئے ہیں، کتنے Incomplete ہیں، کتنے Complete ہوئے ہیں تاکہ پراگریس کا پتہ چلے کہ کیا ہو رہا ہے؟

جناب سپیکر: جی رحیم داخان صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: کیونکہ سال گزرنے کے بعد اس پر دگنا خرچہ آتا ہے۔ جناب سپیکر، ایک سال گزرنے کے بعد اس پر دگنا خرچہ آجاتا ہے کہ اس سال کی سکیمیں اس سال میں Complete ہونی چاہئیں۔

Mr. Speaker: Ji, Senior Minister for P& D.

سینیئر وزیر (منصوبہ بندی): جناب سپیکر، سکندر خان چه کوم کوئسچن کړے وو، د هغے جواب چه کوم دے راغلے وو په اے ډی پی، په Annual Development programme دغه باندے، دا کوئسچن چه کوم دے، زما په خیال که بل کوئسچن داسے راشی، دا Relevant نه دے او دغه شان د پراګرس سوال هم چه لودهی صاحب کوم اوکړلو نو هغه هم Relevant question نه دے، نو که څه داسے د دوئ څه خدشات وی یا نور څه وی نو ډیپارټمنټ والا شته دے، زۀ به ئے کښینومه ورسره، دا زمونږه مهربان دے او څه قسم چه د خپل ډسټرکټ، د خپلے حلقے ډیویلپمنټل کارونو متعلق د دوئ څه Reservations دی نو هغه به مونږه ختم کړو۔ تابعداریو، د ټولو تابعداریو۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: جی ملک قاسم خان صاحب۔ موجود نہیں ہیں۔

مفتی کفایت اللہ: زۀ پکښے یو سپلیمنټری سوال کومه جی۔ دیکښے دوئ لیکلی دی چه۔۔۔۔

جناب سپیکر: سوال نمبر؟ تۀ د هغه سوال پیش کول غواړے که څنګه؟

مفتی کفایت اللہ: زۀ پکښے سپلیمنټری سوال کول غواړمه۔

جناب سپیکر: سپلیمنټری جی، وایه څه شے دے جی؟

سینیئر وزیر (منصوبہ بندی): جی Mover ئے نشته دے او تاسو که څه وایئ نو فریش کوئسچن راوړئ او که د دوئ څه خدشات وی نو مونږ به ئے ډیپارټمنټ والا سره کښینوؤ۔

جناب سپیکر: هاں جی، تاسو څه وئیل غواړئ؟

مفتی کفایت اللہ: نو تاسو ولے ویریږئ جی؟ جی په دے جواب کښے لاندے دوئ د منصوبو تفصیل ورکړے دے، "بڑی سڑکیں، 110.36"، دا دی جی منظور شده منصوبے او چه کله مخکښے دوئ راکوی مکمل منصوبے او جاری منصوبے نو هغه 56.149 او 44.212 دی، چه مکمل منصوبے او جاری منصوبے تاسو یو ځائے کړئ نو دا سو کلو میټر جوړیږی او دوئ منظور شده منصوبے ایک سو دس کلومیټره راکړی دی، نو وزیر صاحب د دا اوښائی چه دا لس کلومیټره چرته لاړل؟

Mr. Speaker: (Laughter) Ji, Senior Minister for P&D!

سینئر وزیر (منصوبہ بندی): جناب سپیکر، یو خو دا ده چه Mover نشته دے، Main، چه Mover وی او هغه کوئسچن اوکړی نو په هغے باندے بیا سپلیمنټری کوئسچن پیش کولے شی، که دوئ څه وائی نو محکمے والا به ورسره کښینوؤ یا فریش کوئسچن د راوړی۔

جناب سپیکر: هغوی څه وئیل غواړی۔ جی تاسو څه وئیل غواړئ؟

مفتی کفایت اللہ: دا لس کلومیټره روډ غائب شوے دے، یو کلومیټر نه دے، دوه نه دی نو زۀ خو وایمه چه Mover هم دلته نشته دے خو زۀ خو هسے گزارش کومه، تاسو ولے د دے جواب نه ویریږئ؟ دا خو د بیوروکریسی جواب دے، دوئ د دا اعلان اوکړی چه زما بیوروکریسی تیارے نه دے کړے او ما له موقع راکړئ نو بیا ټهیک ده۔ لس کلومیټره روډ غائب دے جی او دوئ وائی چه زۀ جواب نه درکومه۔

جناب سپیکر: نه جواب، تاسو څه، دوئ د ډیپارټمنټ سره کښینوئ؟

مفتی کفایت اللہ: نه جی، ما د نه کښینوی۔

جناب سپیکر: هاں جی؟

سینئر وزیر (منصوبہ بندی): څه Complete روډز دی او څه چه کوم دی On going کښے دی کنه۔

مفتی کفایت اللہ: نه په Ongoing کښې شته جی، نه په Complete کښې شته جی۔ دا ګوره جی ما پوره تفصیل لیکلے دے او ما په دے باندے ځومره وخت لګولے دے۔

سینیئر وزیر (منصوبہ بندی): تاسو کوم یو دغه یادوئ؟

مفتی کفایت اللہ: دا یادومه جی، دا تاسو اوګورئ دا منظور شده منصوبے، مکمل منصوبے او جاری منصوبے۔

Senior Minister (P & D): Question No?

مفتی کفایت اللہ: کوئسچن نمبر 412، جز (ب): بڑی سڑکیں کلومیٹر، نو تاسو وایئ چه منظور شده منصوبے دی 110.36 کلومیټر، بیا مکمل منصوبے دی 56.149، جاری منصوبے دی 44.211، دا دواړه جاری او مکمل چه یو ځائے کړئ، دا 100 جوړیږی جی، او تاسو لیکلی دی 110، نو لس کلومیټره چرته لاړل؟

(شور)

سینیئر وزیر (منصوبہ بندی): تاسو کوم روډ یادوئ، د ایم پی ایز دغه یادوئ، که نور؟

مفتی کفایت اللہ: سر، تاسو به هم نا شته نه وی کړی ځکه چه چینی نشته دے کنه۔

(قہقہہ)

جناب سپیکر: رحیم داد خان، یہ میں سمجھ رہا ہوں، آپ ان کو اور سیکرٹری صاحب کو بٹھا دیں اور ادھر یہ ان کو سمجھا دیں گے۔

سینیئر وزیر (منصوبہ بندی): ٹھیک ہے جی۔

مفتی کفایت اللہ: سر جی، میں کارگزاری آپ کو سناؤں؟

جناب سپیکر: ہاں جی؟

مفتی کفایت اللہ: پھر وہ رپورٹ آپ کو سنادوں؟

جناب سپیکر: ہاں جی، جی، سوال نمبر، ملک قاسم خان، یہ تو ہو گیا۔ سردار اورنگزیب خان نلوٹھہ صاحب۔ جی سوال نمبر؟

* 437 _ سردار اورنگزیب خان نلوٹھہ: کیا وزیر برائے منصوبہ بندی و ترقیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ بیورو آف سٹیٹسٹکس محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کا ایک ذیلی ادارہ ہے;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ بیورو کو سالانہ بنیادوں پر بجٹ فراہم کیا جاتا ہے;

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ بیورو سالانہ اور ششماہی بنیادوں پر کتابوں کی چھپائی کرتا ہے;

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(1) مذکورہ چھپائی گورنمنٹ پرنٹنگ پریس سے کروائی جاتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات بیان کی جائیں;

(2) گزشتہ پانچ سالوں کے بجٹ کی تفصیل ہر سال الگ الگ فراہم کی جائے؟

جناب رحیم داد خان {سینیئر وزیر (منصوبہ بندی)}: (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ج) نہیں، صرف سالانہ بنیاد پر کتابوں کی چھپائی کی جاتی ہے۔

(د) (1) ہاں، مذکورہ چھپائی گورنمنٹ پریس صوبہ سرحد سے کراوائی جاتی ہے۔

(2) اگرچہ جواب اثبات میں ہے پھر بھی گزشتہ پانچ سالوں کے بجٹ تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

نمبر شمار	سال	کل بجٹ	چھپائی بجٹ	سالانہ چھپائی خرچہ
1	2003-04	8747,300	210,000	208,000
2	2004-05	8470300	254, 000	254,000
3	2005-06	10,18,110	260,000	215,000
4	2006-07	112,85,160	239,000	175,000
5	2007-08	126,79,020	220,000	201,000

Mr. Speaker: Any supplementary?

سردار اورنگزیب خان نلوٹھہ: سر، اس میں سپلیمنٹری یہ ہے کہ انہوں نے جو تفصیل فراہم کی ہے جی، اس میں ٹوٹل بجٹ 1,26,79020 ہے اور سالانہ چھپائی پر 2,01,000 انہوں نے خرچہ بتایا ہے، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں منسٹر صاحب سے کہ یہ باقی رقم جو ہے، یہ کس مد میں خرچ کرتے ہیں؟

Mr. Speaker: Ji, Rahimdad Khan Sahib, Senior Minister for P & D.

سینیئر وزیر (منصوبہ بندی): د Requirement مطابق Funding اوشی او بیا چہ کوم سرپلس شی نو واپس محکمے تہ لاړ شی۔

جناب سپیکر: جی مفتی سید جانان صاحب! سوال نمبر جی؟

مفتی سید جانان: سوال نمبر جی نشتہ دے، یو منټ جی۔

جناب سپیکر: دا سوال نمبر پرے اوگوری، 450 دے کہ نہ دے؟

مفتی سید جانان: او جی او 450۔

جناب سپیکر: جی!

* 450 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر برائے منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع ہنگو میں بارانی ایریا ڈیویلپمنٹ پراجیکٹ کا قیام عمل میں لیا گیا تھا؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ 2008 میں مذکورہ پراجیکٹ نے کئی ایک منصوبوں کی منظوری دی ہے؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(1) آیا 2008 میں کتنے منصوبے ایم پی ایز کی سفارش سے منظور ہوئے؛

(2) کتنے منصوبے ایم پی ایز کی سفارش کے بغیر منظور ہوئے؛

(3) جو منصوبے مکمل ہوئے، آیا وہ عملی طور پر موجود ہیں یا نہیں، ان کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب رحیم داد خان {سینیئر وزیر (منصوبہ بندی)}: (الف) ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) ہاں، یہ درست ہے۔

(ج) (1) جی نہیں، پراجیکٹ کے مروجہ طریقہ کار کے مطابق منصوبوں کی منظوری کیلئے معزز ایم پی ایز صاحبان کی سفارش درکار نہیں ہوتی۔

(2) تمام منصوبے مروجہ طریقہ کار کے مطابق مجاز اتھارٹی نے منظور کئے ہیں۔

(3) جی ہاں، تفصیل درج ذیل ہے:

منصوبے کا نام	منظور شدہ منصوبے	مکمل منصوبے	جاری منصوبے
گاؤں کی ترقی	119	09	19
شعبہ زراعت	109230	102336	-----
آبنوشی کی چھوٹی سکیمیں	53	53	-----
پینے کی پانی کی سکیمیں	112	95	17
چھوٹی سڑکیں (کلومیٹر)	69.4	38	31.4
بڑی سڑکیں (کلومیٹر)	18.01	-----	18.01

جناب سپیکر: جی پہ دیکښے څه ضمني سوال شته؟

مفتی سید جانان: په دیکښے جی دا په آخر کښے ما لیکلی دی جناب، چه کومے منصوبے مکمل شوی دی، هغه په عملی طور باندے موجودے دی که نه دی موجودے، د دے تفصیل د راکړلے شی، نو دوئ جی په جواب کښے لیکلی دی چه "جی ہاں، تفصیل درج ذیل ہے: گاؤں کی ترقی، شعبہ زراعت، آبنوشی کی چھوٹی سکیمیں، صاف پانی کی سکیمیں، چھوٹی سڑکیں، بڑی سڑکیں"، د دے ځائے نه دے معلوم چه کوم ځائے کښے جوړے شوی دی او مطلب دا چه کومو کومو علاقو کښے جوړے شوی دی، دا تفصیل ورکښے نشته دے۔

مفتی کفایت اللہ: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی مفتی کفایت الله صاحب، سپلیمنټری څه دے جی؟

مفتی کفایت اللہ: دا جی د سوال جز دے (ج)، د دے لاندے 1، 2، 3 جی، په دیکښے دوئ تفصیل ورکوی جی چه "گاؤں کی ترقی، منظور شدہ منصوبے 109، مکمل منصوبے صرف 9، جاری منصوبے 19"، دا دواړه چه ملاؤ شی، دا 28 شی، 81 منصوبے غائب دی۔

جناب سپیکر: جی نور څه؟

مفتی کفایت اللہ: دا ډیر دے جی۔

Mr. Speaker: Ji, Janab Senior Minister for P & D, Rahimdad Khan.

سینیئر وزیر (منصوبہ بندی): دا فګر غلط دے جی، چه دا ترے Minus شی نو د هغے صحیح فګر راځی او چه کومه خبره جانان صاحب اوکړله، تفصیل چه کوم ډسټرکټ وائز وو، هغه راغلے دے نور که دوئ مزید کوم کوم ځایونه یادوی، سپورټس یادوی نو مونږ به دوئ له ورکړو جی۔

مفتی سید جانان: نه دی راغلے جی، ما دا غوښتی دی چه دوئ تفصیل راکړی۔ دا یو اهمه اداره ده او د دوئ چه کوم صورتحال دے جی، مطلب دا دے چه یو بندر بانټ په دیکښے جی شروع دے، خلق پیسے اوړی او په ظاهر کښے هیڅ څه حقیقت نشته دے که دغه شان جی اوس مونږه وایو، ما دا تفصیل غوښتے دے چه په کومو کومو ځایونو کښے دا شوی دی نو دا نشته دے جی، خو بس صرف دا

ئے لیکلی دی چه مطلب دا دے چه دومره منصوبے شوی دی، په زمکه باندے دا موجود نشته دے جی۔

<u>سینیئر وزیر (منصوبہ بندی):</u> جناب سپیکر، زهٔ به دوئ سره سیکرټری او ډیپارټمنټ والا کښینوم چه خدشات وی یا نور څه دغه وی، د هغے خلاف به مونږه ایکشن واخلو۔

<u>جناب سپیکر:</u> ٹھیک شوه جی۔

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> سپیکر صاحب!

<u>جناب سپیکر:</u> سیکرټری درسره کښینوی کنه جی چه ستاسو څه خدشات وی۔۔۔۔۔

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> دا غلط معلومات ئے چه ورکړی دی، دا غلط معلومات چا راکړی دی؟

<u>جناب سپیکر:</u> هاں جی؟

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> دا غلط معلومات چا راکړی دی؟ څوک عذر معذرت هم نه کوی جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> په دیکښے کوم ځائے کښے غلط معلومات راغلی دی؟

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> اکاسی منصوبے غائب دی، اکاسی منصوبے، دا خو جی بیړه غرقه شوے ده د دے محکمے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جناب رحیم داد صاحب۔

<u>سینیئر وزیر (منصوبہ بندی):</u> دا فګر، مکمل منصوبے چه کوم دی کنه جی، دا ټولے 109 دی، جاری چه کوم دی، 19 دی او مکمل چه کوم دی، د 109 نه چه 19 تاسو Minus کړئ، بیا صحیح راځی۔ په دے ځائے کښے خو په غلطئ سره د 90 په ځائے 9 لیکلی شوی دی۔

<u>Mr. Speaker:</u> It`s typographic mistake.

<u>Mr. Bashir Ahmad Bilour (Senior Minister):</u> Clerical mistake.

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> دا سوال کمیټئ ته حواله کړئ، د دوئ کار نه دے، د چا چه وی نو د هغوی غلا به معلومه شی۔

مفتی سید جانان: دا سکیمونه په حقیقت کښے نشته دے ، یقین او کړئ که وی۔

مفتی کفایت اللہ: دا جی محترم وزیر صاحب ته مو گزارش دے ، کمیټی ته ئے حواله کړئ۔

جناب سپیکر: نه، تاسو سره چه کښینی نو تاسو اوګورئ که تاسو۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: د دے هاؤس کمیټئ جوړے شوے د دغے د پاره دی جی۔

جناب سپیکر: هاں جی؟

مفتی کفایت اللہ: د دے هاؤس دا کمیټئ د دے خبرے د پاره جوړے شوی دی، نو که دا کمیټئ ته حواله کړئ نو څه قباحت خو نشته دے۔

مفتی سید جانان: دا خو جی مونږه هسے ضد نه کوؤ جی خو هسے زهٔ درته حقیقت خبره کومه چه په دغه کښے ډیره لویه پیسه د قوم ضائع کیږی جی او که دا اسمبلی نه وے نو تاسو ته به بیا ما ټول صورتحال بیان کړے وو چه څه صورتحال دے دلته کښے ؟

مفتی کفایت اللہ: سپیکر صاحب، زهٔ په ایمانداری سره وایمه، زما د یو کس د خفت بالکل اراده نشته دے ، زما دا خیال دے چه دے بیوروکریسی ته پته اولګی چه دا خلق ویښ دی، دوئ لټوی، آئنده د پاره د تیاری کوی او ټهیک معلومات راکوی۔ کمیټئ ته ئے ریفر کړئ جی۔

جناب سپیکر: جی جناب جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: نور جی چه تاسو څنګه وایئ، مونږه هم هغه شان منو خو چه د دے تحقیق او کړلے شی۔

سینئیر وزیر (منصوبہ بندی): Clerical mistake دے په دے ځائے کښے نور جواب صحیح راغلے دے۔

(شور)

مفتی کفایت اللہ: نه په دے باندے جهګړه مه کوئ، په دے باندے تاسو جذباتو کښے مه راځئ۔ یوه آئینی لار ده ، هغه دا ده چه کمیټئ ته ئے حواله کړئ او بله چه په ورورولئ سره تاسو عذر او کړئ۔۔۔۔۔

سینئر وزیر (بلدیات): نه کوؤ جی، کمیټئ ته ئے نه لیږو۔

مفتی کفایت اللہ: نه عذر کوئ او نه ئے کمیټئ ته حواله کوئ نو زور او کړئ۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): سپیکر صاحب، زۀ ډیره بخښنه غواړمه، Clerical mistake په بنیاد باندے، چه دوئ په دے بنیاد باندے خبره کوی چه معذرت او کړئ، دا خو ډیره عجیبه غوندے خبره ده او ګنی نو کمیټئ ته ئے حواله کړئ، بالکل د ماشومانو غوندے خبره ترینه جوړه شوله۔ مونږ که یوه خبره، یو سړے وائی چه او خیر دے Clerical mistake دے، بیا به نه کیږی، دا خو داسے وړے وړے خبرے چه مونږه دغه کوؤ، مونږه دوئ ته هم ریکویسټ کوؤ چه دوئ د هم کوآپریشن کوی چه څه مسئله د دوئ وی، مونږ به ئے د زړه د کومی نه حل کوؤ۔ رحیم داد خان دومره د شرافت په طریقه باندے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک شوله جی۔

وزیر اطلاعات: خبره او کړله چه مونږ به ئے راا وغواړو۔

مفتی کفایت اللہ: سپیکر صاحب! نو بیا به زۀ واک آؤټ او کړمه۔

جناب سپیکر: نه داسے مفتی صاحب، په هره یوه خبره باندے واک آوټ هم مه کوه۔

(قہقہہ)

مفتی کفایت اللہ: سوال دے د رحیم داد خان او که جواب افتخار جواب راکوی جی نو بیا خو دوئ تعصب کوی کنه جی۔ افتخار خان وائی چه دا د ماشومانو خبره ده، دا د ماشومانو خبره نه ده۔۔۔۔۔

(شور)

مفتی کفایت اللہ: نه جی، نه تۀ به خبره اورے روره۔۔۔۔۔

(شور)

وزیر اطلاعات: ستا خو هم سوال نه دے۔

مفتی کفایت اللہ: نه زۀ په سپلیمنټری باندے راغلے یمه۔ زۀ په آئینی طور باندے راغلے یمه، ما له خو سپیکر صاحب اجازت را کړے دے۔

(شور)

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: د دے نه خو ډلے جرګے مه جوړوئ جی۔

(شور)

جناب سپیکر: تاسو چه ایډریس کوئ، تاسو چه خبره کوئ، دیخوا چیئر ته به کوئ، یو بل سره No cross talking۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں/شور)

مفتی کفایت اللہ: سپیکر صاحب، زه ګزارش کومه جی۔

جناب سپیکر: اوس یو کس۔ جی اکرم خان درانی صاحب۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): محترم سپیکر صاحب! مفتی صاحب چه کوم سوال کړے دے، د هغوی څه خدشات دی چه منصوبے په کاغذونو کښے شته دے او په حقیقت کښے نشته دے۔ په دیکښے رحیم داد خان دوئ ته دا ګزارش اوکړلو چه زهٔ به تاسو سره سیکرټری کښېنومه، که چرته تاسو مطمئن شوئ چه دا شے ټهیک دے، مونږ به تاسو ته هر څه رااوغواړو۔ زما به دا ګزارش وی که تاسو دا سوال پینډنګ اوساتئ او بیا به رحیم داد خان د دوئ سره خپل ډیپارټمنټ والا کسان کښېنوی که چرته دوئ مطمئن شول، په هغے باندے د دوئ تسلی ئے اوکړله نو بیا ټهیک ده او ګنی نو بیا به وروستو د دوئ، زما خیال دے د ګورنمنټ به دا خبره نه وی چه دا د کمیټئ ته نه ځی۔ نو دوئ به ورسره کښېنی، تاسو ئے لږ پینډنګ اوساتئ او د هغے نه بعد که چرته مفتی صاحب مطمئن شولو، رحیم داد خان به ئے کښېنوی نو بیا به د هغے نه وروستو که چرته دوئ په شریکه اووئیل بیا به ئے کمیټئ ته واستوئ۔

جناب سپیکر: جی جناب رحیم داد خان صاحب۔

سینئیر وزیر (منصوبہ بندی): زهٔ دا عرض کومه چه Clerical mistake دے، ما سره ټهیک دے، دوئ له چه کوم کاپئ تلی دی نو هغه غلط دی نو په دے وجه باندے داسے دومره دغه رانیول او مونږه هغه ماحول او ښه ماحول برقرار ساتو نو په

دے معمولی معمولی دغه باندے یو دومره حد ته تلل چه کوم دی نو دا ډیره د افسوس خبره ده جی۔

جناب سپیکر: محترمہ نور سحر صاحبہ۔

قائد حزب اختلاف: مونږه سر، دا عرض کړے وو۔

جناب سپیکر: دا خو چه کله ډیپارټمنټ سره کښینی کنه نو هغه به Already حل شی۔

قائد حزب اختلاف: دا تاسو پینډنګ اوساتئ۔

جناب سپیکر: دا به پینډنګ وی چه تر څو پورے هغه هغوی سره کښینی کنه او د ممبر هغه تسلی اوشی نو د هغے نه پس بیا دغه۔۔۔۔

(تالیاں)

قائد حزب اختلاف: مهربانی جی۔

جناب سپیکر: جی نور سحر بی بی! کوسچن نمبر؟ مائیک آن کریں ان کا، نور سحر بی بی کا مائیک آن کریں۔

* 453 _ محترمہ نور سحر: کیا وزیر برائے منصوبہ بندی و ترقیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں Community Based Sustainable Resources Management Project کا قیام عمل میں لایا گیا ہے;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(1) تو مذکورہ پراجیکٹ کی ذمہ داریوں اور گزشتہ تین سالوں کی کارکردگی کی تفصیل فراہم کی جائے;

(2) مذکورہ پراجیکٹ کے آئندہ منصوبوں سے متعلق تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب رحیم داد خان {سینیئر وزیر (منصوبہ بندی)}: (الف) ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) (1): مذکورہ پراجیکٹ کی ذمہ داریاں:

- قدرتی وسائل کا پائیدار طریقے سے انتظام/انصرام۔
- مال مویشیوں کی بہتر نگہداشت کے سلسلے میں ٹریننگ اور انتظام کے بہتر طریقوں سے روشناس کرانا۔
- زمینداروں کو جدید زرعی طریقوں اور فصلوں کی اعلیٰ اقسام کے بیج سے روشناس کرانا۔

• پراجیکٹ کی ترجیحات میں شجر کاری، باغبانی، زراعت، مال مویشی وغیرہ شامل تھے۔
(تفصیل اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے)

(2) پراجیکٹ کامیابی سے پایہ تکمیل تک پہنچنے کے بعد 2007 میں ختم ہوگیا ہے۔

جناب سپیکر: جی سوال څه دے ، او ضمنی شته۔

محترمہ نور سحر: نه جی هیڅ هم نشته۔

Mr. Speaker: Thank you.
Ms. Noor Sahar: Thank you.

جناب سپیکر: نور سحر بی بی، بل څه سوال دے جی ستاسو، نمبر څه دے جی؟ نمبر اووایئ۔

محترمہ نور سحر: سر، زهٔ نمبر وایم خو دوئ ما له دا ایجنډا نه ده راکړے ، دا زما په ایجنډا نه وه۔ د دے ځائے په ایجنډا ما له ئے یو، Last کښے به زهٔ اووایم، اوس یو پانچ منټ راکړه چه زهٔ ئے اوګورم خالی۔

جناب سپیکر: کیا جی؟

محترمہ نور سحر: سپیکر صاحب، چه دا نن کوئسچنز دی، دا خو مونږ ته شپږ، اووه، اته میاشتے پس راشی، زما ایجنډا چه کومه ما ته په میز پرته ده، هغے باندے نشته۔

جناب سپیکر: بی بی! 473 نمبر سوال دے ، تهٔ اوګوره۔

محترمہ نور سحر: سر، ما له یو پانچ منټ راکړئ، څه آخر کښے ما له راکړئ، دا ټائم ما له آخر کښے چه زهٔ ئے خو اوګورم کنه۔ زما په ایجنډا باندے نشته او د یاسمین بی بی له ئے دا دے-----

جناب سپیکر: دا ایجنډا کله تقسیم شوے ده؟

محترمہ نور سحر: یاسمین بی بی له ئے دا ایجنډا ورکړه، د هغے په ایجنډا وو، زما په ایجنډا باندے دا نشته۔

جناب سپیکر: نه، دا خو هغه بله ورځ تقسیم شوے ده، ایجنډا نن خو نه ده تقسیم شوے۔

محترمہ نور سحر: سر، ما له دا ایجنډا دوئ چه کومه راکړے ده، په دیکښے نشته۔

جناب سپیکر: هغه بله ورځ هم تقسیم شوے ده او نن دوباره بیا۔۔۔۔

محترمہ نور سحر: سر، هغه بله ورځ زۀ نه وومه او نن چه راغلے یم، ما له په دے ایجنډا باندے نشته، تاسو اوګورئ پخپله۔ د دوئ په ایجنډا باندے وو، د هغے نه مے راواغستو۔

(قطع کلامی)

محترمہ نور سحر: نه، ایجنډا ما سره شته خو دیکښے نشته۔

جناب سپیکر: کیا جی؟

محترمہ نور سحر: په دے ایجنډا باندے نشته سر، او په دے شته۔ د دواړه ایجنډے ستاسو مخکښے دی۔

جناب سپیکر: پینځه منټه مو درله درکړل جی۔ مخکښے ځئ جی، ثاقب الله خان چمکنی صاحب، سوال نمبر جی؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: 475 جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی!

* 475 _ جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سرحد رورل سپورٹ پروگرام (SRSP) کیلئے فنڈز مختص کئے گئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(1) ایس آر ایس پی کو کتنے فنڈز مختص کئے گئے ہیں؛

(2) کس ہیڈ میں یہ فنڈز استعمال ہوں گے؛

(3) ابھی تک کتنے فنڈز استعمال ہو چکے ہیں؟

جناب رحیم داد خان {سینیئر وزیر (منصوبہ بندی)}: (الف) سرحد رورل سپورٹ پروگرام (SRSP) کے وسیع تجربہ کی بنیاد پر اس کی خدمات حاصل کی گئی ہیں تاکہ وزیر اعلیٰ صاحب کی سکیم برائے غربت کا خاتمہ جو کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام 09-2008 کے سیریل نمبر 805 پر 'سیکٹر ریجنل ڈیویلپمنٹ' کے تحت

مذکور ہے جس کی کل لاگت مبلغ 1500 ملین روپے ہے اور مختص شدہ رقم برائے 09-2008 مبلغ 1000 ملین روپے ہے۔

(ب) (1) سکیم کا منظور شدہ پی سی ون1500 ملین روپے کا ہے جس میں سے 500 ملین روپے ایس آر ایس پی کو بطور امداد (Endowment) مہیا کئے جائیں گے اور 1000 ملین روپے پروگرام پر کام کیلئے دیئے جائیں گے تاکہ غربت کو کم کرنے کی سکیم پر عمل درآمد کیا جاسکے۔

(2) ایضاً

(3) یہ سکیم PDWP نے اپنی میٹنگ مورخہ 25-11-2008 کو منظور کی ہے، تاہم فنڈز کا اجراء بعض ضروری تقاضے پورے کرنے پر ہوگا مثلاً Administrative approval کا اجراء وغیرہ۔

جناب سپیکر: جی څه سپلیمنټری پکښے شته؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی جناب سپیکر صاحب، سپلیمنټری کوئسچن شته دے جی۔ یو خو جی زما چه کوم سوالونه وو، د هغے جواب ئے پوره نه دے مونږ ته راکړے بلکه جواب ئے Proper answer هم نه دے جی۔ ما جی، تاسو که جز (ب) (2) اوګورئ، په هغے کښے او (3) که اوګورئ، ما ډیټیلز غوښتی دی، ډیټیلز Published نه دی جی۔ بل جواب هم چه کوم دے سر، دا مونږه سوال چه کړے دے، دا وړومبے ځل نه دے، دا خالی زمونږه حکومت کښے نه دے شوے، دا جی لس دولس کالو نه دا پریکټس روان دے جی او یو ډیر غلط Precedent جوړ شوے دے جی، نو دا مونږه خپل آنریبل منسټر صاحب ته هم ریکویسټ کړے وو چه دیکښے دا جی، دا اوس اوګورئ سر، پندره سوله سو ملین یو وو او Thousand million بل، دا مونږه 'نان ګورنمنټل آرګنائزیشنز' له ورکړی دی۔ زمونږه 'نان ګورنمنټل آرګنائزیشنز' پکار ده چه خپل فنډ خپله ګوری۔ مونږه جی هغه خپله ورکړے دے چه دوئ به کار کوی، په هغے کښے د دے این جی او څه خپل Contribution شته دے که نشته؟ چه خپل Contribution ئے هم نشته دے سر، نو پکار ده چه زمونږه خپل ګورنمنټ سسټم دے، په هغے کښے زمونږه انجینئران هم شته، ډیپارټمنټ شته چه د هغے په Through کیږی۔ سر، زمونږه اطلاع دا ده او دۀ ته دا ریکویسټ کوم، خپل مشر رور ته چه دا شے

د کمیټۍ ته حواله کړی چه دا Thrash out شی۔ دا یو غلط Precedent جوړ دے او ډیر کالونو نه جوړ دے ، نور چه دا Continue نه پاتے کیږی۔

<u>جناب سپیکر:</u> د ایس آر ایس پی اوس وجود شته؟

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی:</u> شته دے ، سر۔

<u>جناب سپیکر:</u> فنډ ورکړے کیږی؟

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی:</u> سر، دا ورکښے شوے دی جی پندره سو ملین یو، ایک هزار ملین خالی زوړ کال کښے ورکړے شوی دی۔ دا انټرسټ اکاؤنټ کښے پروت وی او هغوی پرے بیا، د هغے څه Transparency او دغه هم نشته دے۔ مونږه هم، دا چه څو پورے استعمال نه وی شوے نو هغوی۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی منسٹر۔

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی:</u> خیر زمونږ خپل قانون دے، زمونږه سر، که زهٔ عرض اوکړمه جی زمونږه کوآپریټیو بینک د پاره سیډز پیسے پکار دی، دا زمونږه پرابلم Solve کولے شی۔ مونږه باندے 'فیډرل لونز' دی، 'پراونشل لونز' دی، د هغوی د انټرسټ تحقیقات مونږه اوکړو نو زهٔ ریکویسټ کوم چه هغوی د۔۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker:</u> تهیک شوه جی۔Senior Minister (P & D), Rahimdad Khan Sahib.

<u>سینئیر وزیر (منصوبہ بندی):</u> جناب سپیکر صاحب، د چمکنی صاحب مشکور یمه، دوئ ډیر محنت کوی او ډیرے تیارئ سره راځی۔ څومره پورے دا این جی او، ایس آر ایس پی ده نو د دے اوسه پورے خپل پوزیشن ډیر ښه پاتے شوے دے نو په هغے باندے مونږه دا الزام نه شو لګولے چه یره د دوئ کارکردګی څنګه ده څنګه نه ده؟ خو ګورنمنټ همیشه د خپل دغه د پاره چه دا کارونه زر اورسی، سر ته اورسی نو بیا داسے نمونه نیک نامه این جی اوز خدمات حاصلوی او چه کوم د دوئ خدشات دی، د دے لر کولو د پاره که دوئ څنګه وائی، سټینډنګ کمیټۍ ته که وائی نو زما پرے اعتراض نشته دے جی۔

<u>Mr. Speaker:</u> Is it the desire of the House that Question No. 475 moved by the honourable Member, may be referred to the

concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، ستاسو پہ وساطت باندے بہ زۂ د سینیئر منسٹر صاحب شکریہ ادا کوم جی، ڈیرہ مهربانی۔

Mr. Speaker: Thank you ji, thank you. Muhammad Zahir Shah Khan, not present. Abdul Sattar Khan Sahib, Question No. 527

* 527 _ جناب عبدالستار خان: کیاوزیر منصوبہ بندی وترقیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع کوہستان میں 'کوہستان ترقیاتی پراجیکٹ' (KHADP) کے نام سے کام کر رہا ہے;

(ب) اگر(الف)کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) KHADP نے ضلع کوہستان میں کل کتنے منصوبے شروع کئے ہیں اوران منصوبوں پر کل کتنی رقم خرچ کی گئی ہے;

(ii) مذکورہ پراجیکٹ کیلئے کل کتنی رقم مختص کی گئی ہے، نیز پراجیکٹ کیلئے رقم جن اداروں نے فراہم کی ہے،ان کے نام اور رقم کی تفصیل الگ الگ فراہم کی جائے;

(iii) 2008-09 کے ورکنگ پلان میں کتنی سکیمیں شامل کی گئی ہیں، نیزان سکیموں کیلئے کل کتنی رقم مہیا کی گئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب رحیم داد خان {سینیئر وزیر(منصوبہ بندی)}: (الف) ہاں،یہ درست ہے۔

(ب) (i) 'کوہستان ترقیاتی پراجیکٹ' کے زیر نگرانی کل 110 منصوبے شروع کئے گئے ہیں جن پر ابھی تک مبلغ 117.927 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام محکمہ	منصوبوں کی تعداد	خرچ کی گئی رقم (ملین)
1	محکمہ تعمیرات و مواصلات	05عدد	67.650
2	پینے کے صاف پانی کی سکیمیں	50عدد	28.00
3	محکمہ تحفظ ارضیات	36عدد	8.241
4	محکمہ حیوانات	05عدد	7.123

5	محکمہ ماہی پروری	05عدد	1.41
6	محکمہ زراعت	05عدد	4.21
7	محکمہ جنگلات	04عدد	1.293
	مجموعی خرچہ	110عدد	117.927

(ii) کوہستان ترقیاتی پراجیکٹ کو کل مختص شدہ رقم 933.35 ملین روپے ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

(1) نارکاٹیکس افیئر سیکشن (NAS/US Embassy) کا حصہ 600 ملین روپے;

(2) حکومت پاکستان کا حصہ 37.590 ملین روپے;

(3) حکومت صوبہ سرحد کا حصہ 295.760 ملین روپے۔

(iii) 2008-09 کے ورکنگ پلان میں کل 93 سکیمیں شامل کی گئی ہیں جن کیلئے 136.329 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام محکمہ	منصوبوں کی تعداد	مختص شدہ رقم
1	محکمہ تعمیرات و مواصلات	06عدد	97.342
2	پینے کے صاف پانی کی سکیمیں	42 عدد	23.78
3	محکمہ تحفظ ارضیات	36عدد	3.10
4	محکمہ امور حیوانات	05عدد	4.077
5	محکمہ ماہی پروری	15عدد	2.08
6	محکمہ زراعت	03عدد	2.00
7	محکمہ انہار	04عدد	2.50
8	محکمہ جنگلات	03عدد	1.45

Mr. Speaker: Any supplementary?

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر، میرا ایک اس حوالے سے، یہ 'کوہستان ایریا ڈیویلپمنٹ پراجیکٹ' جو ہے، یہ Launch ہوا تھا تقریباً پانچ چھ سال پہلے، اس میں جو مجھے جوابات دیئے گئے ہیں، یہاں پر اس کے جز نمبر (ii) میں نارکوٹکس افیئر سیکشن سے مطلب 600 ملین روپے، حکومت پاکستان کا شیئر اس میں

37.590روپے اور حکومت صوبہ سرحد کا حصہ 295.760روپے ہے، اس میں ٹوٹل ایسے دس منصوبے Show کئے گئے ہیں جن میں اس پراجیکٹ کیلئے 97ملین روپے ابھی تک Utilize ہوئے ہیں جبکہ 900 ملین روپے اس میں باقی ہیں، Utilize نہیں ہوئے ہیں۔ اس میں یہ ایک عام پراجیکٹ ہے میرے ضلعے کے حوالے سے، تو اس میں میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کیا حکومت اس پروگرام کو، اس پراجیکٹ کو Extend کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اگر اس کے پی سی ون میں فرق ہے تو اس کو ریوائز کرنے کا کوئی پروگرام ہے تو مجھے بتایا جائے تاکہ ممنون ومشکور ہو جاؤں اور یہ رقم اب پڑی ہوئی ہے، مطلب پوری خرچ نہیں ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: آپ اس کو Continue کرنا چاہ رہے ہیں یا نہیں ؟

جناب عبدالستار خان: اس کی Completion بھی چاہتا ہوں اور اس کے پی سی ون کو بھی چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، جی۔ جناب رحیم داد خان، سینئر منسٹر فار پی اینڈ ڈی۔

سینئر وزیر (منصوبہ بندی): جناب سپیکر، دا کوم پراجیکٹ چه جوړ شي Need basis باندے، چه د هغے ضرورت وی او هغه Complete شوے نه وی، پوره شوے نه وی نو د حکومت کوشش دا وی چه په دے باندے کار جاری اوساتی او کوم دغه چه دوئ اووئیل نو په هغے باندے کار روان دے او انشاءالله تعالیٰ Completion به ئے اوشی۔ اوس که یو پراجیکټ یو داسے ځائے وی نو آنریبل ایم پی اے صاحب د د هغے نشاندهی اوکړی نو مونږ به انشاء الله تعالیٰ د دهٔ تسلی اوکړو او د دهٔ د ارشاداتو مطابق Completion به اوشی د دے۔

جناب سپیکر: شکریه جی۔ ظاهر شاه صاحب، ظاهر شاه خان، محمد ظاهر شاه خان۔

حاجی قلندر خان لودھی: اس پر میرا ایک ضمنی ہے۔

جناب سپیکر: اس پر؟

حاجی قلندر خان لودھی: جی۔

جناب سپیکر: پیش کریں جی۔

حاجی قلندر خان لودھی: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ یہ NERP کے تحت جو کام آئے ہیں، وہ تو ان کیلئے اتنے اس کے پاس سے فنڈز ریلیز نہیں ہوئے اور میرے حلقے میں بھی اس کی ایک سکیم چل رہی ہے تو اس کا وہ-----

جناب سپیکر: میرے خیال میں یہ اگر اسی کوئسچن کو، جو ایریا ہے نا، شانگلہ-----

حاجی قلندر خان لودھی: جی، جی۔

جناب سپیکر: اس کے متعلق ان کے پاس ڈیٹا ہو گا، دوسرے ضلعوں کے متعلق ڈیٹا نہیں ہو گا۔

حاجی قلندر خان لودھی: نہیں سر، سینئیر منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، ان کو تو علم ہو گا۔ میں نے صرف یہ سوال پوچھا ہے، پورے صوبے کی بات ہے کہ ان کے وہ فنڈز جو ہیں، ان کو ریلیز کیا جائے تاکہ وہ جو، سال گزر رہا ہے، بہت مہنگائی ہے، یا ان پراجیکٹس کو Close کیا جائے، کچھ کاموں کو یا ان کاموں پر Enhancement کر کے ان کو فنڈز ریلیز کیا جائے تاکہ وہ کام Complete ہو سکیں۔ اس NERP کے بہت سارے کام جو ہیں، پورے صوبے میں Disturb ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی۔

سینئیر وزیر (منصوبہ بندی): ډیپارټمنټ چه کوم دے ، هغه پراجیکټ چه جوړ شی ، بیا د قاعدے او طریقے مطابق هغوی ریلیز کوی۔

جناب سپیکر: شکریه۔ ملک قاسم خان خټک صاحب ، تاسو خو بلا سوالونه Miss کړل ، دا ولے خټک صاحب ، چرته وے نن؟ تاسو خو ډیر پریږدئ نه۔ جی سوال نمبر جی۔ ملک قاسم خان خټک صاحب، سوال نمبر صرف اووایئ جی۔

ملک قاسم خان خٹک: 564۔

جناب سپیکر: اودریږئ جی، چه-----

* 564 _ ملک قاسم خان خٹک: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے سال 2007 تا 2009 مختلف قسم کے ٹیوب ویلز کی منظوری دی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) 2007 تا 2009 کے دوران کتنے ٹیوب ویلز کی منظوری دی گئی ہے، مقام اور خرچہ کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) منظور شدہ ٹیوب ویلز کی منظوری کیلئے کیا طریقہ کار اختیار کیا گیا؛

(iii) مختلف قسم کے ٹیوب ویلز کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز قواعد کے مطابق کیا طریقہ کار ہے، وضاحت کی جائے؟

جناب رحیم داد خان {سینیئر وزیر (منصوبہ بندی)}: (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) (i) سال 2007 تا 2009 کے دوران اے ڈی پی کے تحت مندرجہ ذیل ٹیوب ویلز برائے آب نوشی کی سکیمیں منظور ہوئیں:

(1) پی ایف 41 میں زیر اے ڈی پی نمبر 303/60305 کل گیارہ عدد ٹیوب ویلز برائے آبنوشی سکیمز تخمینہ لاگت 41.940 ملین منظور ہو کر مکمل ہوئی ہیں۔

(2) پی ایف 41 میں زیر اے ڈی پی نمبر 305/60338 کل دو عدد ٹیوب ویلز برائے آبنوشی سکیمز تخمینہ لاگت 9.141 ملین منظور ہو کر مکمل ہو چکی ہیں۔

(3) پی ایف 41 میں زیر اے ڈی پی نمبر 324/70875 کل ایک عدد ٹیوب ویل برائے آبنوشی سکیمز تخمینہ لاگت 2.954 ملین منظور ہو کر مکمل ہو چکی ہے۔

(4) پی ایف 41 میں زیر اے ڈی پی نمبر 328/50225 کل گیارہ عدد ٹیوب ویل برائے آبنوشی سکیمز تخمینہ لاگت 19.832 ملین منظور ہو کر مکمل ہو چکی ہیں۔

(5) پی ایف 40 اور 41 میں زیر اے ڈی پی نمبر 330/60311 کل گیارہ عدد ٹیوب ویلز برائے آبنوشی سکیمز تخمینہ لاگت 13.483 ملین منظور ہو کر مکمل ہو چکی ہیں۔

(6) پی ایف 40 اور 41 میں زیر اے ڈی پی نمبر 331/60319 کل اکیس عدد ٹیوب ویلز برائے آبنوشی سکیمز تخمینہ لاگت 47.149 ملین منظور ہوئی ہیں اور کام مکمل نہ ہونے کی وجہ سے مذکورہ ترقیاتی پروگرام سال 09-2008 میں جاری ہے۔

(7) پی ایف 40 اور 41 میں زیر اے ڈی پی نمبر 246/70633 کل تین عدد ٹیوب ویلز برائے آبنوشی سکیمز تخمینہ لاگت 9.886 ملین منظور ہو چکی ہیں اور ترقیاتی کام جاری ہے۔

(ii)۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام کی منظوری کے بعد متعلقہ کام کا پی سی ون بنا کر متعلقہ حکام کی منظوری کیلئے بھیجا جاتا ہے۔

(iii)۔ ٹیوب ویلز کی تفصیل بمعہ تخمینہ لاگت جز (i) میں درج ہے۔

جناب سپیکر: په دیکښے بل څه شته جی، ضمنی سوال؟

ملک قاسم خان خٹک: سپیکر صاحب، زهٔ اوس راغلم او ما ته دا ایجنډا نه ده ملاو، دا مے لا کتلے نه ده نو ما لا تیاری نه ده کړے که دا تاسو پینډنګ کړئ بیا زهٔ دے باندے-----

جناب سپیکر: دا دوه ځله تقسیم شوے ده، هغه بله ورځ هم تقسیم شوے ده او نن هم دا دے تقسیم شوه۔

ملک قاسم خان خٹک: ما ته نه ده ملاؤ شوے۔

جناب سپیکر: که پینځه منټه پس بیا Read کوئ نو بیا پینځه منټه درکوؤ درله۔

ملک قاسم خان خٹک: ٹھیک شوه، پینځه منټه را کړئ۔

جناب سپیکر: مخکښے جی، اسرار الله خان صاحب، اسرار الله خان صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یو سر۔ سر، تاسو څه اووئیل؟ میں تو ان سے یہ Assurance چاہوں گا-----

جناب سپیکر: سوال نمبر جی؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سوال نمبر 578۔

جناب سپیکر: جی۔

* 578۔جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: کیا وزیر منصوبہ بندی وترقیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے 'Area Development Concept' کے تحت 'ڈونرز' کے تعاون سے صوبہ سرحد کے کئی اضلاع میں اربوں روپے کے منصوبے شروع کئے جن میں کئی منصوبے کامیابی سے اختتام پذیر ہوئے ہیں؟

(ب) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ منصوبہ بندی وترقیات نے Area Development Concept کے تحت ڈی آئی خان میں تحصیل کلاچی کیلئے 90 کے دہائی میں ایک فیزیبلٹی رپورٹ بنائی تھی;

(ج) اگر (الف) و(ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

1۔مذکورہ منصوبے کے تحت صوبے کے کتنے اضلاع میں کن ممالک کے تعاون سے کتنی مالیت کے منصوبے جاری ہیں یا پایہ تکمیل کو پہنچ چکے ہیں;

2۔ تحصیل کلاچی کیلئے 1990 میں تیار کردہ فزیبلٹی رپورٹ کا مسودہ فراہم کیا جائے، نیز حکومت تحصیل کلاچی میں علاقہ کی ترقی کیلئے کسی 'ڈونر ایجنسی' کے تعاون سے منصوبہ شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات بتائی جائیں؟

سینیئر وزیر (منصوبہ بندی، ترقی): (الف) ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) ہاں، یہ درست ہے۔

(ج) 1۔ تفصیل درج ذیل ہے:

PROJECT EXECUTED BY SDU1984-2007

	Cost share of the project.			
Project /Donor Agency	FA	NWFP	GoP	Total
Gadun Amazai Dev. Project (USAID) 1984-1993	724.20	0.00	42.50	766.70
Kala Dhaka Area Dev. Project (USAID) 1989-1993	144.58	0.00	-	144.58
Buner Dev.Project (UNDP) 1976-1987	109.95	0.00	19.15	129.10
Buner Dev.Project (ECC) 1988-1996	206.28	0.00	92.95	299.23
Dir Dev: Project Phase-I (UNDCP) 1987-1994	442.03	0.50	20.00	462.53
Dir Dev: Project Phase-II (UNDCP) 1994-2002	615.00	1.00	30.15	646.15
Bajaur Area Dev: Project Phase-I (NAS/US Embassy)	434.38	0.00	29.95	464.33
Mohmand Area Dev:Project Phase –I (NAS/US Embassy)	409.36	0.00	34.80	444.16
Barani Area Dev. Project Phase-I(ADB) 1993-1999	1004.57	251.14	0.00	1255.71
Chitral Area Dev.Project (ADB/FAD) 1989-1998	1026.87	123.67	0.00	1150.54
Mansehra Village Support Project (IFAD) 1993-2001	566.00	122.00	0.00	688.00
Special Development Unit (SDU) (1985-2002) UNODC	54.68	9.34	0.00	64.02
Community Based resources Management (SDC) 2003-07	94.79	16.96	0.00	111.75

2۔مذکورہ فزیبلٹی رپورٹ مختلف ڈونرز کو فنڈنگ کیلئے بھیجی گئی تھی جس کیلئے کوئی خاطر خواہ جواب نہیں ملا،تاہم اس کا مسودہ درج ذیل ہے۔

صوبائی حکومت نےMilitancy Affected Areasکے لئے ایکConcept Paperمنظور کیا ہے۔جو وفاقی حکومت کو منظوری کے لئے بھیجی گئی ہے۔جس میں ضلع ڈی آئی خان کو بھی تجویز کیا گیا ہے ۔نیز تحصیل کلاچی کے لئے ایک علیحدہConcept Paperبھی تیاری کے مراحل میں ہے۔

ONGOING PROJECTS OF RE-ORGANIZED SDU

COST SHARE OF THE PROJECT.

Malakand Rural Dev.Project (Loan)(ADB)	2653.017	1143.506	0.00	3796.523*
Dir Area Support Project (Loan) (IFAD) 1997-June-2008	925.03	631.37	0.00	1556.40**
Kala Dhaka Dev: Project (Phase I) (NAS/US Embassy) Jan. 2006 to Dec. 2010	420.05	208.16	39.70	667.91
Linkages of Nara Amazai & Bait Gali Union Council District Haripur with Kala Dhaka (July 2007- June 2009)	--	0.00	193.403	193.403
Kohistan Dev.Project (Phase I) (NAS/US Emabssy) Jan: 2006-Dec. 2010	600.00	295.76	37.59	933.35
Warai Area Dev: Project (Consolidation of DDDP and SDP) (July 2006 to June 2009)	58.442	213.890	0.00	272.340
Barani Area Dev.Project (Phase-II) (ADB) 2001 to Dec.2008	4093.80	1975.5	0.00	6069.3

* A bridging period from July 2008 to December 2008 approved for formal closure of the project.
** To consolidate and strengthen the DASP, a bridging period from July 2008 to June 2009 worth Rs. 27.00 million is in process of the approval of P&D Department.

Mr. Speaker: Further question, if any?

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جی سر، بس اس میں سر، میں ان سے یہAssuranceچاہتا ہوں کہ یہ جو انہوں نے وعدہ کیا ہے کہConcept paper، جوMilitancy affected areaمیں میرے حلقے

کاروبہ نام زیر تجویز ہے تو مہربانی کرکے اس کو Ensure کیا جائے کہ یہ اس Concept paper میں آجائے۔

جناب سپیکر: جناب رحیم داد خان صاحب۔

سینیئر وزیر (منصوبہ بندی): Surety ورکوم دوئ ته جی۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ نور سحر بی بی! کوئسچن نمبر؟ تاسو کوم سوال، نور سحر بی بی، تاسو اوکتلو سوال که لا مو نه دے کتلے ؟ سوال نمبر اووایئ جی۔

* 473 _ محترمہ نور سحر: کیا وزیر برائے منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں بارانی پراجیکٹ اور نیرپ پراجیکٹ نے سال 2008 میں منصوبوں کی منظوری دی;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ پراجیکٹس نے سال 2008 میں کل کتنے منصوبوں کی منظوری دی تھی;

(ii) آیا منظوری کسی ایم پی اے کی سفارش پر دی گئی تھی;

(iii) ٹھیکے دینے کا قانونی طریقہ کار کیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے اور کونسا طریقہ کار اختیار کیا گیا ہے ؟

جناب رحیم داد خان [سینیئر وزیر (منصوبہ بندی)]: (الف) ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) (i) نیرپ پراجیکٹ: 2008 میں نیرپ پروگرام کے تحت کل 151 پراجیکٹس منظور کئے گئے۔

بارانی پراجیکٹ: مالی سال 09-2008 میں بارانی پراجیکٹ کے تحت کل 483238 منصوبوں کی منظوری دی گئی۔

(ii) نیرپ پراجیکٹ: نیرپ ایک ورلڈ بینک فنڈڈ پراجیکٹ ہے، تمام منصوبہ جات پر ورلڈ بینک کے مجوزہ طریقہ کار کے تحت عمل درآمد ہوتا ہے جس کے مطابق ضلعی حکومت کے ذریعے سکیموں پر کام ہوتا ہے۔ ان منصوبہ جات پر ضلعی حکومت، صوبائی حکومت اور ورلڈ بینک سے منظوری کے بعد عمل درآمد ہوا ہے۔

(iii) نیرپ پراجیکٹ: ٹھیکے ورلڈ بینک کی مجوزہ پروکیورمنٹ گائیڈ لائنز کے مطابق دیئے جاتے ہیں۔ اب تک تمام ٹھیکے ورلڈ بینک کی مجوزہ گائیڈ لائنز کے مطابق دیئے گئے ہیں۔

بارانی پراجیکٹ: O سب سے پہلے گاؤں یا محکمہ کی سطح پر تنظیم / کمیٹی بنائی جاتی ہے اور اس کو بارانی آفس کے ساتھ رجسٹرڈ کیا جاتا ہے۔ تنظیم قرارداد کے ذریعے اپنے گاؤں / محکمہ کی ضروریات بارانی دفتر پہنچاتی ہے۔ اس کے بعد اس کا فنی اور معاشرتی طور پر قابل عمل (Technical Feasibility and Social Feasibility) بنائی جاتی ہے اور ان رپورٹس کی روشنی میں منصوبے کی منظوری دی جاتی ہے۔

O 1.8 ملین روپے سے زیادہ کے ٹھیکے محکمے اپنے مروجہ طریقہ کار کے مطابق دیتے ہیں۔

O 1.8 ملین روپے سے کم منصوبے بارانی پراجیکٹ کے ساتھ رجسٹرڈ تنظیموں کو دیئے جاتے ہیں اور وہ ان منصوبوں کو خود مکمل کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، جی۔ دیکښے مخکښے څه شته؟

محترمہ نور سحر: سر، دوئ مونږ ه له ډسټرکټ وائز څه ډیټیل خو نه دے را کړے، دوئ مونږ له ټول را کړے دے دے باندے خو ډسټرکټ وائز ډیټیل دیکښے نشته کنه۔

جناب سپیکر: تاسو ډسټرکټ وائز خو غوښتے نه دے نو۔

محترمہ نور سحر: ما له خو دوئ، ما وئیل چه "کل کتنے منصوبوں کی منظوری دی گئی ہے"، نو پکار ده چه دوئ مونږ له ډسټرکټ وائز را کړے وے کنه، دوئ خو مونږ له ټوټل را کړے دے۔

جناب سپیکر: تاسو گوره کل منصوبے غوښتے دی، کل منصوبے ئے درکړے دی۔

محترمہ نور سحر: "منصوبوں کی منظوری دی گئی"، سر، دا یو نمبر (iii) کښے دوئ لیکلے دے چه "ٹھیکے ورلڈ بینک کی مجوزہ پروکیورمنٹ گائیڈ لائنز کے مطابق دیئے جاتے ہیں"، نو د دے څه مطلب شو؟ دا د دے مونږ ته کلیئر کړی کنه۔ دا گائیډ لائنز د مونږ ته کلیئر کړی چه کوم گائیډ لائنز دوئ ورکړی دی؟

جناب سپیکر: هاں بی بی! کوم، څه شے دے؟

محترمہ نور سحر: دا نمبر (iii) چه دے، سر۔

جناب سپیکر: نمبر (iii) کښے څه دی؟

محترمہ نور سحر: د یکبنے "ورلڈ بینک کی مجوزہ پروکیورمنٹ گائیڈلائنز کے مطابق دیئے جاتے ہیں۔اب تک تمام ٹھیکے ورلڈ بینک کی مجوزہ گائیڈلائنز کے مطابق دیئے گئے ہیں"، د کوم گائیډ لائنز مطابق دوئ ورکړے دی، سر؟

جناب سپیکر: دا 473 کبنے جی، دا.....

محترمہ نور سحر: دا تھرډ پارټ چه کوم دے۔

جناب سپیکر: تین نمبر۔جی جناب رحیم داد خان صاحب۔

سینئر وزیر(منصوبہ بندی): دا کوئسچن کوم یو دے ؟

Ms. Noor Sahar: Question No. 473.

سینئر وزیر(منصوبہ بندی): جی؟

Ms. Noor Sahar: Question No. 473, Part No. 3.

سینئر وزیر(منصوبہ بندی): سپیکر صاحب، ستاسو د رولنگ ارشادات مونږ ته په سر سترگو قبول دی خو پروسیجر داسے چرته نه دے پاتے شوے چه یره بیا بیا هغه وخت ورکول، دغه ورکول.....

جناب سپیکر: دا گله مند دی ډیر نو پریږده یو پوښتے لږ ورله څکه مو چانس ورکړو جی، خیر دے۔ خو دا خو بی بی، دیکبنے خو زیاتے طریقے ئے ورکړے دی۔

محترمہ نور سحر: گوره دیکبنے ئے لیکلی دی چه "گائیڈلائنز کے مطابق دیئے جاتے ہیں"، د کوم گائیډ لائنز مطابق دوئ ورکړے دی؟ دیکبنے خو گائیډ لائنز نشته کنه۔

جناب سپیکر: دا څه دی "سب سے پہلے گاؤں یا محلہ کی سطح پر تنظیم، کمیٹی بنائی جاتی ہے"؟

محترمہ نور سحر: سر، د ټهیکو د گائیډ لائنز راته اووایه؟

جناب سپیکر: څه؟

محترمہ نور سحر: د ټهیکو گائیډ لائن پکبنے نشته سر، چه دوئ څه طریقے سره دا ټهیکے ورکوی؟

جناب سپیکر: ٹھیکے،Criteria کیا ہے؟

محترمہ نور سحر: سر، راپورے خاندی اے۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: دا خو متعلقه ډیپارټمنټ ته ورکوی کنه، هغوی ورکوی۔

محترمہ نور سحر: نو سر، د دوئ سسټم څه دے؟ دوئ دا خپل سسټم د اوښائی کنه۔

جناب سپیکر: بی بی! دیکښے زما په خیال ښه دا ده چه تاسو فریش کوئسچن راوړئ، فریش کوئسچن راوړئ دیکښے۔

محترمہ نور سحر: ټهیک ده سر، ټهیک شوه جی۔

جناب سپیکر: مخکښے ملک قاسم خان خټک صاحب، جی۔

ملک قاسم خان خٹک: شکریه۔ زما کوئسچن خو ډیر واضح دے خو جواب بالکل راکړے شوے نه دے۔ ما خپل کوئسچن کښے لیکلی دی چه "2007 سے 2009 کے دوران کتنے ٹیوب ویلز کی منظوری دی گئی ہے، مقام اور خرچہ کی تفصیل فراہم کی جائے"، بالکل شته نه جی، Incomplete دے سر، بالکل جواب۔

جناب سپیکر: دا خوئے تاسو ته درکړی دی کنه۔

ملک قاسم خان خٹک: نه جی، بالکل نشته۔

جناب سپیکر: او تاسو هغه دغه ورکړے وو؟

ملک قاسم خان خٹک: جی، سر؟

جناب سپیکر: تاسو هغه بله ورځ یو سوال کړے وو او ما تاسو ته اووئیل چه خپل لسټونه ورکړئ چه کوم Incomplete دی ورکس اینډ سروسز کمیټئ ته۔

ملک قاسم خان خٹک: سر، ما راوړے دے بالکل۔

جناب سپیکر: چا له مو ورکړی دی؟ ورکس اینډ سروسز کمیټئ ته، دلته اسمبلئ ته تاسو ورکړی دی؟

ملک قاسم خان خٹک: نه اسمبلئ کښے، ما نن راوړو جی، ما نن راوړو، ټول ډیټیلز د بجلئ د ټول کرک ډسټرکټ، پبلک هیلتھ انجینئرنګ والا سکیمونه دی چه ما راوړل۔

جناب سپیکر: نه تا سو چه هغه کوم زاړه سکیمونه بنودل چه نه وو Complete کنه۔

ملک قاسم خان خٹک: ما سره دی جی، ما سره دی، اوس به ئے ورکړم جی۔

جناب سپیکر: نو دا تا سو یا نورو معزز اراکینو چه د چا Incomplete سکیمونه وو نو دا پرے رولنگ راغلے وو چه تا سو ورکس اینډ سروسز سٹینډنگ کمیټئ سره جمع کړئ خو تر نن پورے ما ته اطلاع دا ده چه چا نه دی جمع کړی۔

ملک قاسم خان خٹک: بالکل نه دی جمع کړی۔

جناب سپیکر: نو دا څه پازټیو طرف ته ځئ چه بیا مخے سره پرے ایکشن اغستے کیږی۔

ملک قاسم خان خٹک: کوؤ به جی۔

جناب سپیکر: دے سره خو پوره لسټ جمع دے جی۔

ملک قاسم خان خٹک: نشته جی، ما سره نشته۔

جناب سپیکر: دا تهٔ اوگوره پکښے، ایبټ آباد، ټوټل چارسده، ټوټل دیر، ټوټل کرک، ټوټل کوهاټ، ټوټل لکی مروت، دا خو شته جی۔

ملک قاسم خان خٹک: 465 سره گوره جی دا لسټ نشته۔

جناب سپیکر: بس صحیح شو۔۔۔۔

ملک قاسم خان خٹک: سر، زما د کوئسچن څه فیصله اوشوه؟

جناب سپیکر: تفصیل پکښے شاته شته، ما اوکتلو تفصیل کنه جی، زهٔ مطمئن شومه او تاسو نه یئی مطمئن۔

(قہقہے/ تالیاں)

ملک قاسم خان خٹک: دا 564 دے کنه، دا 564 دے۔

غیر نشاندار سوالات اوران کی جوابات

412 _ ملک قاسم خان خٹک: کیاوزیر برائے منصوبہ بندی وترقیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ بارانی پراجیکٹ نے سال2008میں مختلف منصوبہ جات مکمل کئے ہیں؛

(ب) اگر الف کا جواب اثبات میں ہو تو:

(1) سال 2008 میں مذکورہ پراجیکٹس کے تحت کل کتنے منصوبہ جات کی منظوری دی گئی;

(2) مذکورہ منصوبہ جات کس کی سفارش پر کس طریقہ کار کے تحت دیئے گئے ہیں;

(3) مذکورہ منصوبہ جات کے ٹھیکے دینے کا طریقہ کار کیا تھا اور کس طریقہ کار کے تحت ٹھیکے دیئے گئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب رحیم داد خان {سینیئر وزیر (منصوبہ بندی)}: (الف) ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) (1) مالی سال 09-2008 کیلئے مندرجہ ذیل منصوبے منظور کئے گئے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

منصوبے کا نام	منظور شدہ منصوبے	مکمل منصوبے	جاری منسوبے
گاؤں کی ترقی	1106	887	219
شعبہ زراعت	480764	574084 *	-----
آبنوشی کی سکیمیں	155	124	31
صاف پانی پینے کی سکیمیں	785	700	85
چھوٹی سڑکیں (کلومیٹر)	293.21	187.55	105.66
بڑی سڑکیں (کلومیٹر)	110.36	56.149	44.211
چھوٹے بجلی گھر	24	18	06

*پی سی ون میں شعبہ زراعت کے لئے مختص رقم میں زیادہ اہداف حاصل کئے گئے ہیں۔

(2) مذکورہ منصوبے تنظیموں کی سفارش اور ورک پلان کو مدنظر رکھتے ہوئے کئے جاتے ہیں۔ زراعت اور گاؤں کی ترقی کے منصوبوں کے پیسے متعلقہ محکموں کو دیئے جاتے ہیں جو حکومتی منظور شدہ طریقہ کار کے مطابق خرچ کئے جاتے ہیں۔

- 1.8 ملین روپے سے کم منصوبے بارانی پراجیکٹ کے ساتھ رجسٹرڈ تنظیموں کو دیئے جاتے ہیں اور وہ ان منصوبوں کو خود مکمل کرتے ہیں۔
- 1.8 ملین روپے سے کم منصوبے بارانی پراجیکٹ کے ساتھ رجسٹرڈ تنظیموں کو دیئے جاتے ہیں اور وہ ان منصوبوں کو خود مکمل کرتے ہیں۔

(3) O سب سے پہلے گاؤں یا محلہ کی سطح پر تنظیم / کمیٹی بنائی جاتی ہے اور اس کو بارانی آفس کے ساتھ رجسٹر کیا جاتا ہے۔ تنظیم قرارداد کے ذریعے اپنی گاؤں / محلہ کی ضروریات بارانی دفتر پہنچاتی ہے۔ اس کے بعد اس کا فنی اور معاشرتی طور پر قابل عمل Technical Feasibility and Social Feasibility بنائی جاتی ہے اور ان رپورٹس کی روشنی میں ورک پلان کو مدنظر رکھتے ہوئے ان منصوبوں کی منظوری دی جاتی ہے۔

O 1.8 ملین روپے سے زیادہ کے ٹھیکے محکمے اپنے مروجہ طریقہ کار کے مطابق دیتے ہیں۔

O 1.8 ملین روپے سے کم منصوبے بارانی پراجیکٹ کے ساتھ رجسٹرڈ تنظیموں کو دیئے جاتے ہیں اور وہ ان منصوبوں کو خود مکمل کرتے ہیں۔

544 _ جناب محمد ظاہر شاہ خان: کیا وزیر برائے منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع شانگلہ میں سال 2005 سے 2008 کے دوران نیرپ (NERP) کے تحت مختلف اسکیمیں منظور ہو چکی تھیں اور ان پر کام بھی کیا گیا ہے;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) نیرپ (NERP) پراجیکٹ کے تحت مذکورہ عرصہ کے دوران کتنی سکیمیں مکمل ہوئی ہیں اور کونسی نامکمل ہیں;

(ii) جن ٹھیکیداروں کو سکیمیں حوالہ کی گئی تھیں، ان کے نام اور لاگت کی تفصیل فراہم کی جائے؟

سینیئر وزیر (منصوبہ بندی): (الف) ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) (i) نیرپ کے تحت ضلع شانگلہ میں کل بیالیس سکیموں پر عمل درآمد ہوا ہے جو کہ محکمہ ورکس اینڈ سروسز ڈیپارٹمنٹ سے منسلک ہیں۔ ورکس اینڈ سروسز ڈیپارٹمنٹ سے موصول شدہ Completion certificates کے مطابق تمام سکیمیں مکمل ہو چکی ہیں۔

(ii) تمام سکیموں کی تعمیر ورکس اینڈ سروسز ڈیپارٹمنٹ ضلع شانگلہ نے کی ہے، لہذا یہ مناسب ہوگا کہ ٹھیکیداروں کی فہرست اور سکیموں کی تخمینہ لاگت محکمہ ورکس اینڈ سروسز سے طلب فرمائی جائے۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: جی جناب، کچھ معزز اراکین نے رخصت کی درخواستیں ارسال کی ہیں: جناب احمد خان بہادر صاحب، ایم پی اے، 2009-10-14 تا 2009-10-15; جناب ڈاکٹر شمشیر علی خان صاحب، ایم پی اے،

Is it the desire of the House that the 14-10-2009 تا 15-10-2009، تو leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave is granted.

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر صاحب، میں ایک بہت ہی اہم نکتے پر بات کرنا چاہتا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ اس کو یہاں پر ڈسکس کیا جائے۔

جناب سپیکر: آپ بیرسٹر صاحب ہیں، ہوشیار آدمی ہیں جی۔

جناب محمد جاوید عباسی: مہربانی کر کے جناب، اجازت دیں تاکہ میں بات کر سکوں۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب محمد جاوید عباسی: Thank you very much. جناب سپیکر، میں بہت ہی افسوس کے ساتھ، مجھے بڑا دکھ ہے آج اور میں آج بہت زیادہ غمزدہ بھی ہوں سر، جناب سپیکر----

جناب سپیکر: اللہ خیر کرے، بیرسٹر صاحب، کیوں؟

جناب محمد جاوید عباسی: میں کس کے ہاتھ پر لہو تلاش کروں سارے شہر نے یہاں دستانے پہن رکھے ہیں جناب سپیکر! یہ بہت Important تین ایشوز تھے، جب اسمبلی کا سیشن جناب سپیکر، یہاں شروع ہوا تو ہم نے یہاں Raise کیے اور ساری اپوزیشن اور ساری جماعتیں اس پر متفق تھیں اور میری بڑی خواہش تھی کہ یہ چھوٹے تینوں مسئلے جو تھے، اس کا تعلق اس صوبے کے غیر تمند عوام سے تھا جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! یہ سب سے بڑا ایوان ہے جس میں تمام سیاسی پارٹیوں کے لوگ اور تمام منتخب لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ جناب، یہ ساری باتیں، جو آج ہم کارروائی کر رہے ہیں، یہ بہت ضروری ہیں لیکن سب سے Important جو میری نظروں میں اور اس ایوان کی نظروں میں، جو واقعی ہونی چاہیئے تھی، اس صوبے کا مستقبل جن باتوں سے وابسطہ ہے۔

جناب سپیکر: وہ کیا تھی؟

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ یہاں 'بلیک واٹر' ایجنسی کے بارے میں ہم نے اپنی ایڈجرنمنٹ موشن لائی اور ہم توجہ دلاؤ نوٹس لائے اور یہ کہا کہ ساری دنیا آج دیکھ رہی ہے، ہم امریکہ سے اور دوسرے ملکوں سے اتنے ڈرتے ہیں کہ ہم ان ایوانوں میں بات نہیں کر سکتے، آج جن کی حکومت ہے، ان کا ہمیشہ سے الحمد للہ دعویٰ تھا کہ یہ جو سامراجی قوتیں ہیں، ان کے خلاف بات کرنے

میں ہم سب سے زیادہ، اور آج جب 'کیری لوگر بل' پر امریکہ کے اندر ڈسکشن ہو رہی ہے، آج 'ویسٹرن میڈیا' نے لکھا ہے، پورے پاکستان کے Intellectuals نے لکھا ہے، پاکستان کے وزیر خارجہ کو فوری طور پر بھیجا گیا ہے کہ جاؤ ہیلری کلنٹن سے بات کرو، اس وقت صوبہ سرحد کے غیور عوام اور غیر تمند عوام کو اس اسمبلی کے ممبران سے پوچھنا چاہیئے تھا کہ آپ نے اپنی اسمبلی میں اس کو ڈسکس کیوں نہیں کیا؟ جناب سپیکر، کل پنجاب اسمبلی کا سیشن شروع ہو رہا ہے اور سب سے پہلے اس 'بل' کو لایا اور انہوں نے قرارداد پاس کی ہے حالانکہ ہمارا تعلق اس چیز سے زیادہ وابسطہ ہے۔ مہربانی کر کے سب کی طرح ساری کارروائی کو روک کر، آپ نے بھی خود کہا تھا جناب سپیکر، ہماری آپ سے بھی یہ ہے کہ آپ نے کہا تھا کہ میں اس کو Next session میں لاؤں گا۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: میں ابھی، میں ان کی بات۔۔۔۔۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی</u>: سب سے پہلے آج ہمیں 'کیری لوگر بل' پر۔۔۔۔۔

(شور)

<u>جناب محمد جاوید عباسی</u>: یہ تو جناب سپیکر، آپ بار بار ان کو فلور دیتے ہیں اور۔۔۔۔۔

(شور)

<u>جناب محمد جاوید عباسی</u>: انہوں نے کہا ہے کہ پاکستان کے عوام کو، غیر تمند پٹھانوں کو اس نے گالی دی ہے، اس میں بھی ابھی تک ہم بات نہیں کر سکے۔

<u>میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات)</u>: جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر</u>: او د ریږه د دوئ جواب زۀ او کړم نو بیا۔۔۔۔۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی</u>: سب سے زیادہ اس میں بھی ریزولیوشن ابھی تک نہیں آ سکی۔

<u>جناب سپیکر</u>: جاوید عباسی صاحب۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی</u>: جب براؤن صاحب نے کہا ہے کہ پٹھان اب، اس پر بات اب تک نہیں ہو سکی ہے اور سارے پٹھانوں کو اس نے گالی دی ہے، تو جناب سپیکر صاحب، ہمیں پنجاب سے پہلے اس پر یہاں ایک ریزولیوشن لانی چاہیئے تھی اسلئے جناب سپیکر، ہمیں بھی کارروائی روک کر اس پر ایک قرارداد لانی چاہیئے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جاوید عباسی صاحب! آپ کی انفارمیشن کیلئے اتنی عرض ہے کہ پرسوں جمعہ کے دن یہ ایڈجرنمنٹ موشنز پیش ہوئی تھیں، ان میں اکرم خان درانی صاحب اور ان تینوں کی Proposals جو

تھیں، جنہوں نے، تین بندوں نے دی تھیں، وہ ایڈمٹ ہوئی۔ جب ایک ایڈ جر نمنٹ موشن ایڈمٹ ہو جاتی ہے تو پھر دوسری ڈیفر ہو جاتی ہے تو آپ کا اس دن سیکنڈ نمبر تھا، وہ اگلے دن کیلئے ڈیفر ہو گئی۔ انہوں نے،انہوں نے۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر صاحب! ایک میری، وزیر اعظم برطانیہ، براؤن نے پٹھانوں کے متعلق نازیباالفاظ کہے تھے،اس کے بارے میں تھی۔

جناب سپیکر: اکرم خان درانی صاحب، سکندر خان شیرپاؤ صاحب اور ان کی مہنگائی کے بارے میں ایڈجر نمنٹ موشن تھی اور۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: اور دوسرا 'بلیک واٹر' کے اوپر میں لیکر آیا ہوں کارروائی کیلئے، یا تو مہربانی کرکے، ان کا بھی ہے تو اس کو لایا جائے، سب کا وہ لایا جائے، ہمارے سوال کا جواب ہو جائے گا۔ جب یہ سائن ہو جائے گا،اوباما سائن کرنے کیلئے تیار ہے، کانگرس، ساری دنیا ہماری طرف دیکھ رہی ہے،اس کے بعد اس پر ہم کیا بات کریں گے ؟

جناب سپیکر: جی غنی داد خان۔

جناب غنی داد خان: جناب سپیکر سر۔

جناب سپیکر: تاسو له جواب درکومه جی، تاسو تپوس چه کړے وو نو تاسو له جواب درکوم۔ جی غنی داد خان۔

جناب غنی داد خان: سر، میں تو اکثر خاموش رہتا ہوں لیکن یہاں پر کچھ معزز ممبران صاحبان، جو 'اردو سپیکنگ' ہیں یا اردو زیادہ جانتے ہیں، وہ ہمیشہ شعر Quote کرتے ہیں لیکن غلط Quote کرتے ہیں، صبح پھر اخبار میں پڑھ کر ہمیں شرمندگی ہوتی ہے (قہقہے) اب انہوں نے جو Quote کیا کہ

میں کس کے ہاتھ پر اپنا لہو تلاش کروں تمام شہر نے پہنے ہوئے ہیں دستانے

انہوں نے 'سارا شہر' کہا تو پھر ہمیں شرمندگی ہوتی ہے (تالیاں) یا تو شعر پڑھنے سے احتراز کریں یا صحیح بولا کریں۔ شکریہ۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جی جاوید صاحب، آپ کو تو تھوڑا سا مشکور ہونا چاہیئے کہ ہر دن آپ کو دو منٹ مل جاتے ہیں لیکن رولز میں ان کی موشن Adopt ہو چکی تو اس وقت دوسری Adopt ہونی نہیں تھی۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، پختونوں کو دہشتگرد کہنے پر برطانوی وزیراعظم کے خلاف ہماری مذمتی قرارداد تیار ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ Next دن پر آئے گا۔ جی اکرم خان درانی صاحب، تاسو څه وایئ جی؟ هغه ستاسو دغه به سبا راځی جی۔ دا مهنګائی باندے چه کوم موشن دے، هغه به سبا راځی۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): محترم سپیکر صاحب، کومه خبره چه جاوید عباسی صاحب اوکړه، مونږه ستاسو چیئر ته ګزارش کوؤ چه دلته کوم Commitment اوشی نو هغه د Honour کیږی۔ دلته د برطانیه وزیراعظم خلاف د ټولو پارټیانو متفقه فیصله اوشوه چه هغه چه کوم Words ، کوم الفاظ استعمال کړی دی د پښتنو خلاف چه نوے فیصد دهشتګرد دی، نو مونږ د هغے د پاره یو متفقه قرارداد ډرافټ کړو او په هغے باندے ټول ګورنمنټ او اپوزیشن دستخطونه اوکړل او بیا مونږ تاسو ته وایو چه یره مهربانی اوکړئ مونږ ته وخت راکړئ چه Rules relax شی او په هغے باندے دا قرارداد راوړو نو بیا په هغے کښے په ادب سره جی تاسو کله پکښے 'ټی بریک' اوکړئ، چه هغه قرارداد د پاره مونږ تاسو، ډیر ضروری څیزونه دی، یو 'بلیک واټر' باندے زمونږ د ډاکټر اقبال فنا چه کوم دغه راغلے دے، تحریک التواء تاسو ایډمټ کړے دے، هغه راولئ، یو قرارداد دے جی او بل 'کیری لوګر بل' دے جی، دا ټوله دنیا په دے باندے لګیا ده او مونږ په دے لګیا یو چه کلومیټر روډ پوخ شو او که پاتے شو، هلته د سکیم نه اووتلو او که راغے جی؟ مهربانی اوکړئ جی، تاسو ته مونږ دا درخواست کوؤ چه دا درے څیزونه، یو وخت، مونږ ته نن اوس موقع راکړئ چه دا قرارداد په شریکه باندے راؤړو، ټول پرے باندے متفق دی او که څوک نه وی متفق نو هغه به اختلاف اوکړی او بل دا دے چه په 'کیری لوګر بل' باندے زمونږ د ټولو تحریک التواء ده، دا درے څیزونه ډیر ضروری دی جی او دا تاسو ته لږ ګزارش کوؤ په سنجیدګئ باندے واورئ او مونږ ته قرارداد موقع راکړئ او بله دا تحریک التواء راوړئ۔

جناب سپیکر: درانی صاحب! تاسو ته عرض دے ، ستاسو زړه تجربه ده ، زۀ تاسو له بار بار موقع ځکه دے د پاره درکومه چه تاسو نه مونږه هم څه ایزده کړو او ایوان هم څه ایزده کړی۔ تاسو پخپله ایډجرنمنټ موشن درے تنو دومره پریس کړو ، دومره زور مو ورکړو چه هغه مونږه ایډمټ کړو ټول هاؤس ، هغے نه پس دویم دا وو۔ چه یو ایډمټ شی ، بیا دویم نه شی ایډمټ کیدے۔ دویم د هغے ورځ نه مخکښے دومره ریزولیوشنز پاس شول ، تاسو خو یو هم ما له را نه وړو چه راکړئ دا هم په، چه دا دومره پاس کیدل نو دا ستاسو به نه پاس کیدو؟ خو چا Present نه کړو کنه۔

قائد حزب اختلاف: دلته خو جی که تاسو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: Proper presentation on the proper time، رولز Relax شو کنه، رولز Relax شو۔

قائد حزب اختلاف: مونږ خو نه پوهیږو ، دا ستاسو ، پرون نه هغه بله ورځ جی ، ستا سره په چیمبر کښے خبره اوشوه د مفتی جانان صاحب والا نو دلته میاں افتخار صاحب تا ته پاځی چه ما ته وخت راکړه ، تۀ ئے کښینوے نو ستاسو نه د چیمبر نه د دے ځائے پورے راتلو باندے ، په ادب سره ، هغه خبره بیا څنګه هیره شی؟

جناب سپیکر: هغه هاؤس In order ساتلو د پاره میاں صاحب یا دا ټول زۀ کښینومه۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: نه چه کوم Commitment اوشی ، هغه درته یادوی نو تۀ موقع خو ورکوه کنه۔

جناب سپیکر: نه، نه، د یادولو طریقه یوائے په اودریدو نه ده۔ د هغے یو چټ رالیږی او چه کوم چټ راشی نو چه کوم ضروری وی ، هغه زۀ کوم او هغه هر یو له موقع ورکوؤ جی۔ دا اوس تاسو ګورئ۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: مونږ ته تاسو دا کلیئر کړئ چه دا درے څیزونه دی ، دا قرارداد اوس مونږ ته موقع راکوئ که نه د پیش کولو؟

جناب سپیکر: بس دا تاسو، چه بله ورځ ایډمټ شوے دے، که سبا په هغے غواړئ-----

قائد حزب اختلاف: نه، مونږ ته د قرارداد چه دے د وزیراعظم خلاف، د هغے موقع را کوئ که نه اوس؟

جناب سپیکر: سبا، سبا ستاسو 'پرائیویټ ډے' ده جی، ټول را وړئ کنه۔ 'پرائیویټ ممبرز ډے' ده جی۔

حاجی قلندر خان لودھی: سپیکر صاحب! 'کیری لوگر بل' کے متعلق میری گزارش ہے کہ ساری قوم اس پر بول رہی ہے، آپ اس پر ان کو موقع دے دیں جناب۔

جناب سپیکر: کل 'پرائیویٹ ممبرز ڈے' اور Full day آپ کا ہے، جو کچھ کرنا چاہتے ہیں، لے آئیں۔

قائد حزب اختلاف: میرے خیال میں یہ موقع نہیں دے رہے ہیں، ان چیزوں پر جو ضرورت ہو گی، ہاں۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین نے ایوان سے واک آؤٹ کیا)

مسودات قانون

اباسین یونیورسٹی مسودہ قانون مجریہ 2009ء کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Ji, items Nos. 8 & 9: The Honourable Minister for Higher Education, NWFP, to please move that 'the Abasyn University Bill, 2009' may be taken into consideration at once. Honourable Minister for Higher Education, please.

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: On behalf of Higher Education Minister, I beg that، میں ہائر ایجوکیشن کے اباسین یونیورسٹی بل 2009ء کو فوری طور پر زیر غور لانے کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: یہ پڑھتا ہوں لیکن لودھی صاحب، یہ ابھی ویسے بھی ایک غلط روایت بن رہی ہے، According to rules، آپ بیٹھیں، عبدالاکبر خان، آپ بھی بیٹھیں۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، میں ان کو واپس ایوان میں لانا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں،آپ کو میں بھیج رہاہوں،سب کو بھیج رہاہوں لیکن کم از کم واک آؤٹ ایک اصولی چیز پر ہو تو ٹھیک رہتا ہے خواہ مخواہ ہر چیز پر اگر، ان کی اپنی ایڈجرنمنٹ موشن کی وجہ سے، ایک دوسری ایڈجرنمنٹ موشن، آپ دو لے سکتے ہیں ایک ٹائم میں؟

جناب عبدالاکبر خان: جب ایک ایڈجرنمنٹ موشن آجائے تو پہلے کو آپ نہیں لے سکتے۔

جناب سپیکر: نہیں لے سکتے نا، تو پھر اگر وہ خواہ مخواہ واک آؤٹ کے * + میں ہیں، قانون سازی سے جان بچاناچاہ رہے ہیں تو میں کیا کروں؟

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، اس بارے میں مجھے بات کرنے کی اجازت نہیں دے رہے ہیں۔ جناب سپیکر، آپ نے ٹھیک کہا، رولز کے مطابق آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں لیکن ہر چیز کی ایک Importance ہوتی ہے۔ 'کیری لوگر بل' کی اب اتنی بڑی Importance ہے، وہ قومی اسمبلی میں پیش ہورہا ہے، یہاں آپ ہمیں کیوں نہیں Allow کرتے؟ جناب سپیکر، یہ آپ کیلئے بہتر ہے، آپ کے صوبے کیلئے بہتر ہے، آپ کی ٹریژری بنچز کیلئے بہتر ہے، اپوزیشن کیلئے بہتر ہے۔ اب ہم اپنی قوم کو کیا جواب دیں گے، اپنے صوبے کو کیا جواب دیں گے کہ ہم کسی چیز پر بول بھی نہیں سکتے؟ آپ ہمیں بولنے تو دیں۔ یہ آپ کیلئے سب سے زیادہ بہتر ہے کہ مرکز میں آپ کی حکومت ہے، وہ سب اس پر ڈیبیٹ کر رہے ہیں اور ہمیں اس پر نہیں کرنے دیتے آپ۔

جناب سپیکر: آپ At a time ایک ایڈجرنمنٹ موشن پر پھر زور دیتے، اس کو چھوڑ دیتے کہ جب آپ نے ایک کو Adopt کیا۔۔۔۔

*بحکم جناب سپیکر حذف کیا گیا۔

حاجی قلندر خان لودھی: سر، اس کو چھوڑ دیتے نا، وہ مہنگائی، تو مہنگائی کے بارے میں تو ادھر، وہ تو ازل سے ہمارے ذمے پڑی ہوئی ہے، اس کو چھوڑیں، یہ نئی چیز جو ہمارے ذمے آئی ہے، یہ مصیبت، اس پر ہمیں بولنے کی اجازت دے دیں۔

جناب سپیکر: جی عبدالاکبر خان! آپ، نہ جب انہوں نے زور دیا ایک ایڈجرنمنٹ موشن پر، آیا دوسری ہم ایڈمٹ کر سکتے ہیں؟`

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، ایڈجرنمنٹ ایک، ایڈجرنمنٹ کا مطلب ہوتا ہے کہ یہ ایڈجرن ہوگیا، ہاؤس جو ہے نا Adjourned ہے، اس کا بزنس ایڈجرن ہوگیا۔ اب جب آپ ایک بزنس، ایک

ایڈجرنمنٹ موشن کوایڈمٹ کرالیتے ہیں تواس کے بعد اگر آپ کے ایجنڈے پراور بھی ایڈجرنمنٹ موشنز ہوں تو وہ آپ نہیں لے سکتے۔

جناب سپیکر: نہیں لے سکتے۔

جناب عبدالاکبر خان: اسی دن نہیں لے سکتے، دوسرے دن لے سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: تو یہی جواب میں نے دے دیا اور اس پر وہ، اب میں کیا کروں کہ ان کو * + ہے واک آؤٹ کرنے کا۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی اسرار، جی میاں افتخار صاحب۔ میاں افتخار صاحب۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): زۂ جی دوئ ته ریکویسټ کوم، تاسو ډیره ټهیک خبره کړے ده او د زیارت سبا ورځ ده۔ داسے څه خبره نشته چه ګنی نن ئے اهمیت دے او سبا ئے اهمیت نشته۔ سحر له بنه ورځ ده، مونږ دوئ ته ریکویسټ کوؤ، داسے نه ده، نه د واک آؤټ څه ضرورت شته دے، نه مونږه د دے ممانعت کړے دے، نه مونږه دوئ ته څه رکاوټ جوړ کړے دے۔ د اصولو مطابق مو ټهیک کار کړے دے، پکار دا دی چه پخپله راهم شی او ستاسو خبره هم ډیره درسته ده چه سحر له بالکل دوئ ته آزادی ده او دوئ هم پرے خبره کوی 'پرائیویټ ممبرز ډے' ده او مونږ به پرے هم خبره کوؤ۔

*بحکم جناب سپیکر حذف کیا گیا۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر سر، میں اس بارے میں چیئر سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اپوزیشن ایوان میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے تو سر، میں سمجھتا ہوں کہ پہلے گورنمنٹ سائڈ سے اگر کوئی چلا جائے ان کو منا کر واپس لے آئیں۔ ٹھیک ہے سر، رولز میں گنجائش نہیں ہوگی، لہذا وہ اگر چلے گئے ہیں تو ہاؤس کی کارروائی میں ان کو شریک کریں۔ سر، ہماری یہ ریکویسٹ ہے کہ۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: میں ان کو منا کر لے آتا ہوں، سر۔

جناب سپیکر: منور خان اور وہ چلے جائیں۔ انہوں نے تو۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ،آپ-----

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: نہیں، کیوں نہیں، ہمارے معزز اراکین ہیں لیکن آپ نے ان کو سمجھانا ہوگا کہ جو صحیح بات ہوتی ہے،وہ صحیح ہوتی ہے۔ جی، آپ بسم اللہ کریں جی۔ وہ کیوں نہیں جاتے، کیوں نہیں لیکن ادھر پہلے سمجھا دیں کہ As per rule ہم نے چلنا ہے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: میرا یہ سر،اس میں یہ گزارش ہے کہ میری بھی Amendments ہیں اور منسٹر صاحب کی بھی Amendments ہیں چونکہ-----

جناب سپیکر: او دریږه، صبر کریں Move تو ہو جائے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، Move ہو گیا نا، Consideration پر آ گیا۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں، ابھی میں Move کر رہا ہوں جی۔ Item No.8 & 9: The honourable Minister for Higher Education, NWFP, to please move that the، دا اوشو کنه، 'Consideration Stage' پر آ جائیں تو پھر میرے خیال میں The Motion before the House is that 'the Abasyn University Bill, 2009' may be taken in to consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر: The 'Ayes' have it. جی، ابھی اسی میں ہیں آپ کی Amendments۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: 'Consideration Stage' جب اس کی ہو گئی سر، میری Amendments ہیں۔

جناب سپیکر: او دریږه، دا دے وائی چه زما، هاں جی۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، میری Amendments ہیں اس میں۔

جناب سپیکر: ابھی 'Consideration Stage' سٹارٹ ہوا نا، وہ تو خالی Laying stage تھا۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: نہیں، Amendment پر صرف بات نہیں کر رہا۔

جناب سپیکر: ابھی 'Consideration Stage' پر منسٹر صاحب جو Amendment لا رہے ہیں نا۔ Amendment in sub-clause (2) of Clause 1: The honourable Minister for Higher Education, NWFP, to please move his amendment in

Honourable Minister for sub-clause (2) of Clause 1 of the Bill. Higher Education, ji. ان کی جگہ جناب بشیر بلور صاحب۔

Senior Minister (Local Government): On behalf of Minister for Higher Education, I beg to move that in Clause 1, sub clause (2), the following shall be substituted namely:

'(2) It shall come into force at once and shall be deemed to have taken effect from 1st March 2008.'

جناب سپیکر: جی اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یو، سر۔یہی میں آپ کی توجہ چاہتا تھا۔۔۔۔

Mr. Speaker: Mr. Israrullah Khan Gandapur, to please move his amendment in sub clause (2) of Clause 1 of the Bill.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، ایک تو اس میں آپ کی رولنگ یہ چاہتا تھا کہ میری بھی وہی Amendment ہے اور ان کا بھی وہی Amendment ہے تو In sequence of priority ان کی Amendment مجھ سے پہلے کیوں آئی ہے؟ اس میں رولنگ چاہتا ہوں کیونکہ سر، Date تو اگر میں نے دی ہے، اگر آپ Date کو Criteria بناتے ہیں پھر تو میری Amendment آنی چاہیئے تھی یا اگر آپ Name کی Spelling پہ جاتے ہیں، جیسے Abdul Akbar Khan ہے، 'A' کی وجہ سے ان کو پہلے لے آتے ہیں پھر بھی ایک بات بنتی ہے، اگر قاضی اسد صاحب بھی پیش کرتے ہیں، ان کا نام 'Q' سے شروع ہوتا ہے تو پہلے میرا آنا چاہیئے تھا تو یہ سیکرٹریٹ کی طرف سے، میں آپ سے یہ رولنگ چاہتا ہوں کہ اگر ایک ہی Amendment ہو اور Same thing ہو تو In order of priority کونسی پہلے آئے گی؟ یہ سر، ویسے رولنگ کیلئے۔ سر، دوسرا۔۔۔۔

جناب سپیکر: مقصد تو ایک ہی ہے نا، آپ کا اور گورنمنٹ کا مقصد تو ایک ہی ہے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: نہیں سر، مقصد نہیں ہے۔ مقصد سر، نہیں ہے۔ اس میں یہ ہے کہ یہ Amendment میں نے اس وجہ سے Propose کی تھی کہ گورنمنٹ اس چیز کو بھول چکی تھی۔

جناب سپیکر: اصل گورنمنٹ کو۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، اس میں گورنمنٹ اس چیز کو بھول چکی تھی۔ میں ویسے آپ کی توجہ چاہتا ہوں۔ یہ جو آرڈیننسز یہاں پر Lay ہوئے ہیں، وہ سپریم کورٹ کے اس Judgement کے حوالے سے ہیں جو انہوں نے کہا تھا کہ ایمرجنسی میں جتنے بھی آرڈیننسز ہیں، وہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرے معزز رکن صاحب، اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب، اس میں سیکر ٹریٹ کی طرف سے یہ ہے کہ گورنمنٹ کو Priority one دی جاتی ہے Normally۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: او۔کے، ٹھیک ہے، سر۔

جناب سپیکر: جی آپ اپنی Move کریں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: اس میں سر، میں نے یہ Amendment اس وجہ سے Propose کی تھی کہ جب وہ۔۔۔۔۔

سینئیر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر، اس میں۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: نہیں سر، مطلب ایک ہی ہے، جب ووٹنگ ہو جائے گی۔

سینئیر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر، ہم یہ کہہ رہے ہیں 31 مارچ 2008 سے اور یہ فرمارہے ہیں کہ یکم دسمبر 2007 سے تو یہ فرق ہے اس میں، مہربانی کریں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ پہلے Move تو کریں تاکہ ہم سمجھ تو جائیں کہ آپ کیا چاہ رہے ہیں؟

Mr. Israr Ullah Khan Gandapur: Sir, I beg to move that in Clause 1, sub clause (2) may be substituted by the following namely:

اگر میں اس کو Move کرتا ہوں سر، تو اس کی افادیت ختم ہو جاتی ہے۔ میں اس پہ ووٹنگ نہیں کرانا چاہتا، میں صرف گورنمنٹ کی توجہ چاہتا تھا کہ یہ جو آپ کا Break of period ہے جو سپریم کورٹ کی رولنگ کی وجہ سے آپ آرڈیننسز لائے ہیں تو اس کو Cover کیسے کریں گے؟ میرا یہ خیال تھا کہ From the date of laying of ordinance، جس سے وہ Promulgate ہو گیا، گورنمنٹ ابھی یہ سمجھتی ہے کہ نہیں آرڈیننس کی جو Validity 90 days کے بعد، تو میں سر، اس پہ زور نہیں دیتا اور میں اپنی Amendment withdraw کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Thank you. The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Minister may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Clauses 2 to 46: Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 2 to 46 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 2 to 46

may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 2 to 46 stand part of the Bill.

اباسین یونیورسٹی مسودہ قانون مجریہ 2009ء کا منظور کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': The honourable Minister for Higher Education, NWFP, to please move that 'the Abasyn University Bill, 2009' may be passed? Hon'able Minister for Local Government,---

آوازیں: منسٹر صاحب آئے ہیں۔

جناب سپیکر: آئے ہیں۔ جی آنریبل منسٹر فار ہائر ایجوکیشن، پلیز۔

Qazi Muhammad Asad Khan (Minister for Higher Education): Sir, I beg to move that 'the Abasyn University Bill, 2009' may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that 'the Abasyn University Bill, 2009' may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed with amendment moved by the honourable Minister.

لوکل گورنمنٹ (ترمیمی) مسودہ قانون مجریہ 2009ء کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Items Nos. 10 & 11: The honourable Minister for Local Government, NWFP, to please move that 'the NWFP Local Government (Amendment) Bill, 2009' may be taken into consideration at once. Honourable Minister for Local Government.

سینیئر وزیر (بلدیات): تھینک یو، جناب سپیکر سر۔ میں این ڈبلیو ایف پی، لوکل گورنمنٹ (امینڈمنٹ) بل، 2009 کو زیر غور لانے کیلئے تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that 'the NWFP Local Government (Amendment) Bill, 2009' may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Amendment in sub clause (2) of Clause 1: The honourable Minister for Local Government, NWFP,

to please move his amendment in sub clause (2) of Clause 1 of the Bill. Honourable Minister for Local Government, please.

Senior Minister (Local Government): I beg to move that in Clause 1 sub clause (2) the following shall be substituted namely:

'(2). It shall come into force at once and shall be deemed to have taken effect from 24th December, 2008.'

جناب سپیکر: 24 دسمبر سے آپ لانا چاہ رہے ہیں؟

سینئر وزیر (بلدیات): جی ہاں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Minister may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Clauses 2 to 3: Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 2 to 3 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 2 to 3 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; Clauses 2 to 3 stand part of the Bill.

لوکل گورنمنٹ (ترمیمی) مسودہ قانون مجریہ 2009ء کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': The honourable Minister for Local Government, NWFP, to please move that 'the NWFP Local Government (Amendment) Bill, 2009' may be passed. Honourable Minister for Local Government, please.

Senior Minister (Local Government): I beg to move that 'the NWFP, Local Government (Amendment) Bill, 2009' may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that 'the NWFP Local Government (Amendment) Bill, 2009' may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed with amendment moved by the honourable Minister for Local Government.

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جناب میاں صاحب، میاں افتخار حسین صاحب، جی۔

وزیر اطلاعات: مونږ جی د اپوزیشن د دے ملګرو چه کوم بهر ته وتی وو، واک آؤټ ئے کړے وو، ډیر مشکور یو چه هغوی زمونږ خبره اومنله او راغلل۔ یو څو خبرے داسے دی چه ستاسو علم کښے راولو۔ یو خو جی د ګورډن براؤن په حواله چه هغوی کومه خبره کړے وه، د هغوی قرار داد دے، هغه دوئ نن پیش کول غواړی۔ مونږ ورته وئیل چه End کښے به ئے پیش کړئ۔ بل جی د 'کیری لوګر بل' په حواله باندے او 'بلیک واټر' په حواله سحر له چه کوم دے نو مونږ ورته وئیل چه دا به خبره خا مخا پرے کیږی، تاسو به پرے خبره اوکړئ۔ یوه خبره جی دا، بل جی تاسو یو الفاظ داسے استعمال کړو چه "دوئ د * + + کړی" نو لږ مونږ ورته وئیل، خیر دے هیڅ خبره نه ده، هغه به Expunge کړے شی۔ نو په دے نیکو جذباتو او خواهشاتو دوئ دلته دننه راغلی دی نو مونږه ورته پخیر راغلے هم وایو، یقیناً چه تاسو به دا خبره مونږ سره اومنئ۔

جناب سپیکر: الفاظ د بالکل Expunge شی۔ زما د خبرو قطعاً دا مطلب نه وی چه چا ته دل آزاری اوشی یا زهٔ چرته غلط کار اوکړم (تالیاں) خو کم از کم چه زهٔ کله دوئ له چه څومره چانسونه ورکوم، څه خبره کوم نو هغه د هم Appreciate کوی کنه، د یو طرف نه خو خبره نه وی۔ زما خو مشران دی، ما د

*بحکم جناب سپیکر حذف کیا گیا۔

پاره ټول یو دی، که هغه ټریژری بنچز دی او که هغه زما د اپوزیشن ورونړه دی، ما د پاره یو برابر دی، زهٔ به چرے هم پکښے فرق اونکړم او نه ما فرق کړے دے ترننه پورے خو رولز چه څه وائی او څه طریقه ده، زهٔ هغے باندے چلیږمه، لږ لږ به راسره کوآپریشن کوئ په دغه کښے او کړے هم دے تاسو۔ مهربانی جی، شکریه۔ (تالیاں) آئټم نمبر 12۔ جی، بی بی، تاسو-----

وزیراطلاعات: په پوائنټ آف آرډر باندے جی یوه خبره ده او داسے خبره ده چه نن بلوچستان اسمبلئ کښے هم د هغے قرارداد پاس شو او سندھ اسمبلئ والا هم پاس کړے دے او هغه تاسو ټول ملګری د دے نه خبر یئ چه سیمی فائنل زمونږ چه کوم د 'چیمپیئن ټرافی' ټورنمنټ کښے شوے وو، په هغے کښے امپائر ډیرے غلطے فیصلے ورکړے وے او هغه پرون هم یوه واقعه داسے راغله چه زمونږه کیپټن، یونس خان استعفیٰ ورکړه، نو زهٔ په هغے باندے صرف دا خبره کول غواړم په پوائنټ آف آرډر باندے، بیا به پرے زمونږه د لوبو وزیر خپله خبره کوی خو دا ځکه ضروری ده چه مونږ د دے خبرے احساس ورکړو ځکه چه زمونږ 'پاکستان کرکټ بورډ' د دے خبرے نه مجبور دے، هغه 'انټرنیشنل کرکټ بورډ' ته خبره نه شی کولے، د هغوی خپل یو دائره اختیار دے۔ چونکه بلوچستان اسمبلئ او د سندھ اسمبلئ ډائریکټ هغه هغوی ته واستلو، مونږ دا خبره کول غواړو چه د 'انډیا کرکټ بورډ' خپله خبره کولے شی، اول خو پکار دا ده چه سړے خپله خبره اوکړی ځکه چه دلته زمونږ په دے یواځے د کرکټ خبره نه ده، دا د احساساتو او د جذباتو خبره په لوبه کښے ګټه او بائیلات شته خو چه ارادةً د رباندے ځوک بائیلی، په زور د رباندے ځوک بائیلی او د خپل حق خبره سړے نه کوی نو دا ډیره ناجائزه ده۔ مونږه خپل ټائم سره ولاړ یو، هغوی باندے په زور بائیللے شوے ده او د دغے امپائر خلاف د ایکشن واغستے شی او د هغوی یو 'ایلیټ امپائر ګروپ' دے چه په انټرنیشنل لیول لس کسان وی، د دهٔ پکښے نوم دے، دغه نوم به زهٔ واخلم 'سائمن ټافل' د دے نه بیخی دا نوم اوښکل غواړی او دا بلیک لسټ کول هم غواړی۔ مونږ د پاکستان قام سره په دیکښے کلک ولاړ یو

(تالیاں) لهذا زهٔ د دے اسمبلئ په وساطت ټولو ملګرو ته خواست کوم چه د ټول قام احساساتو ته او جذباتو ته ټهیس رسیدلے دے، مونږ په بائیلات باندے نه یو خفه، بائیلل په لوبه کښے شته دے خو چه په زور راباندے بائیلی او پینځه فیصلے غلطے شوے دی خو دا یوه فیصله چه ده، هغوی پخپله ایډمټ کړے ده او د هغے کرکټر نه ئے معافی غوښتے ده، نو په دے بنیاد چه هغه ایډمټ کړے ده، په معافئ نه کیږی، روغ په مونږ باندے په دنیاوی سطح باندے ئے لوبه بائیللے

ده۔ مونږه وایو چه دے د بلیک لسټ هم کړے شی او چه خاصکر د دغه اکمل چه کوم دے ، کامران اکمل، د هغه د آؤټ کیدو۔۔۔۔۔

آوازیں: عمراکمل۔

وزیراطلاعات: عمر، عمر، کامران کا بھائی ہے، عمراکمل۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دوئ وائی چه دا به څه، قرارداد ، تاسو څه وایئ؟

وزیراطلاعات: دا جی، ما پوائنټ آف آرډر باندے دغه اوکړو، دوئ قرارداد به ډرافټ کوی، بیا به پرے دوئ خبره خپله تفصیلی اوکړی خو نن ورځ ما ځکه ضروری ګنړله چه سندھ هم قرارداد پاس کړے دے ، بلوچستان هم پاس کړے دے نو په دے بنیاد ما دا خبره اوکړه چه په ریکارډ باندے راشی چه مونږ ټول په دیکښے د هغوی سره شریک یو۔

جناب سپیکر: میاں صاحب، میاں صاحب، زهٔ درته یو سوال کومه، تاسو ته هم کومه او دوئ ته هم کوم، تاسو یو پوټے دے ایجنډے ته اوګورئ، دومره لیجلیشن پروت دے ، Appropriate time باندے یوه خبره شروع کړئ چه ستاسو بزنس هم نه Suffer کیږی، تاسو کار هم نه Suffer کیږی، بیا ورستو کرسئ مو ما ته تشے پرتے وی، دا درته سوال کوم چه خپل ټائم باندے۔۔۔۔۔

وزیراطلاعات: دیکښے جی، صحیح ده جی، زهٔ ستاسو خبره هم منم۔ ما خپله یوه مدعا بیان کړه، هغه راورسیده، زهٔ ستاسو مشکور یمه۔ دوئ به پرے سحر له خپله خبره اوکړی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس اوس به ستاسو لیجسلیشن پاتے شی که تاسو نه غواړئ نو بس زهٔ به دا لیجسلیشن پریږدم۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: اول به بیا ملک قاسم خان اورئ ګنی دوئ به بیا اوځی۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: نه، ملک قاسم خان له اول ورکوم ټائم۔ جی ملک قاسم خان صاحب، وایه، د هغوی نه ده خوبنه۔

ملک قاسم خان خٹک: ډیره شکریه جی۔ میاں صاحب ډیره زبردسته خبره اوکړه، چلو رولز Relax کوؤ، دغه قرارداد به پاس کړو۔ فرسټ به د برطانیه وزیر اعظم خلاف قرارداد پاس کړو چه کومه خله ئے وهلے ده۔۔۔۔

جناب سپیکر: تاسو نه غواړئ، بس هم هغسے چه تاسو څنګه وایئ۔

ملک قاسم خان خٹک: رولز Relax کړئ جی۔ ټهیک ده، مونږه Agree یو جی۔

(شور)

جناب سپیکر: زهٔ خو هم دغه سوال کومه چه ستاسو هاؤس دے او ستاسو په مرضئ به اوس چلیږمه۔

ملک قاسم خان خٹک: جی دوئ مطالبه اوکړه، مونږه Agree یو۔ د برطانیه وزیر اعظم۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایجنډا که پاتے کیږی نو پاتے به شی جی۔ وایئ جی، یو وایئ جی، ټول وایئ۔

بیگم شازیہ اورنگزیب خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی وایئ۔ بی بی! تهٔ هم وایه۔

بیگم شازیہ اورنگزیب خان: شکریه، جناب سپیکر۔ جناب۔ زمونږ دا خبرے ډیرے اهمے دی خو د ټولو نه زیاته اهمه خبره نن دا ده جی چه عوام څنګه Suffer کیږی لګیا دی۔ جناب، زهٔ د کور نه نن ډیره وختی راوتےووم ځکه چه ستاسو همیشه دا خبره وی چه تاسو ناوخته نه، د کور نه ډیر وختی راوځئ۔ جناب، په هر سړک باندے نن پینتالیس منټ ټریفک جام، Massive traffic jam وو، خلقو اپیل کړے دے سپریم کورټ ته د Suo moto action د پاره، د هغے نه باوجود اوسه پورے څه نه دی شوی۔ زهٔ خواست کوم جی تاسو ته چه نن د دے هاؤس نه جی تاسو یو آرډر اوکړئ ځکه چه Administrative failures دی هر ځائے کښے۔ دا چه کوم روډز دی، دا Lead کوی دے Main hospitals ته، ایمبولنسز چه دی نو ځائے په ځائے باندے په ټریفک جام کښے انښتے دی، هغے ته لار نه ورکړے کیږی، په دے باندے آرډرز ورکړئ۔ Administration is absolutely failed;

it has failed او دا Massive traffic jams او ډیر بد حال دے د عوامو، په عوامو باندے Mercy اوکړئ جی۔ شکریه۔

جناب سپیکر: تھیک شوه بی بی، دا ما سی۔سی۔پی سره وختی خبره اوکړه بلکه وروستو مے راغوبنتی دی۔ تاسو هم پکښے راشئ نو بیا به خبره هغوی سره مخا مخ اوکړئ۔

صوبہ سرحد شہری غیر منقول جائیداد ٹیکس (ترمیمی)

مسودہ قانون مجریہ 2009 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 12 & 13: The honourable Minster for Excise and Taxation, NWFP, to please move that 'the NWFP Urban Immovable Property Tax (Amendment) Bill, 2009' may be taken into consideration at once. Honouralbe Minister for Excise and Taxation, please.

Mr. Liaqat Ali Shabab (Minister for Excise & Taxation): Thank you, Sir. I beg to move that the NWFP Urban Immovable Property Tax (Amendment) Bill, 2009, may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the NWFP Urban Immovable Property Tax (Amendment) Bill, 2009 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker : The 'Ayes' have it. Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 1 to 3 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 3 may stand parts of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 3 stand parts of the Bill. Preamble also stands part of the Bill.

صوبہ سرحد شہری غیر منقول جائیداد ٹیکس (ترمیمی) مسودہ قانون مجریہ 2009 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': The honourable Minister for Excise & Taxation NWFP, to please move that the NWFP Urban Immovable Property Tax (Amendment) Bill, 2009 may be passed. Honourable Minister for Excise and Taxation, please.

Minister for Excise and Taxation: Thank you Sir. I beg to move that the NWFP Urban Immovable Property Tax (Amendment) Bill, 2009 may be passed at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the NWFP Urban Immovable Property Tax (Amendment) Bill, 2009 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the Bill is passed.

وزیر آبکاری و محاصل: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی لیاقت شباب صاحب۔

وزیر آبکاری و محاصل: جناب سپیکر صاحب، پہ دے موقع باندے د ټول August House د معزز ممبرانو، د ټریژری بنچز او د اپوزیشن د مشرانو د ټولو ممنون و مشکور یم جی چه دا یوه دیرینه عوامی مطالبه وه او تقریباً د ایک لاکھ پینسټھ هزار نه Above خلقو ته ریلیف ملاؤ شو چه د هغوی کوم Arrears پاتے وو او دے تیر، پریویس گورنمنټ لکه یو ښه Step اغستے وو چه Self occupied پانچ مرلے پورے چه کوم کورونه وو، هغه ئے Exempt کړی وو خو چونکه دا Arrears د هغوی پاتے وو او په هغه وجه باندے هغه د ایکسائز اینډ ټیکسیشن ډیپارټمنټ ته گیر وو او دا زمونږه Commitment وو دے قام سره، خپل د صوبے عوام سره چه انشاء اللہ دا مسئله به د هغوی بنیادی چه کوم حق دے دا به حل کوؤ نو په هغه لحاظ زهٔ د ټول معزز ایوان چه دے انتهائی مشکور یمه چه هغوی دے قامی، دے بنیادی مسئله کښے تعاون اوکړو، دا خصوصاً د اپوزیشن د مشرانو او د رونړو، د ټولو مننه او شکریه ادا کوم جی۔ تهینک یو۔

(تالیاں)

پیراپلیجک سنٹر (تحویل میں لیا جانا اور قیام مکرر) مسودہ قانون مجریہ 2009 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Thank you. Item No. 14 & 15: The Honourable Minister for Health, NWFP, to please move that Paraplegic Centre (Taking Over and Re-establishment) Bill, 2009 may be taken into consideration at once. The honourable Minister for Health, please.

Syed Zahir Ali Shah (Minister for Health): I beg to move that the amendment in the Paraplegic Centre (Taking over and Re establishment) Bill, 2009 may be passed-----

جناب سپیکر: آپ کو Consideration سے پہلے پاس کرنے کی بڑی جلدی ہے۔۔۔۔۔

Minister of Health: (Sorry) may be taken into consideration at once.

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! تھوڑا ہمارے مفتی صاحب کو تو پہلے موقع دیں نا۔ The motion before the House is that the Paraplegic Centre (Taking over and Re-establishment) Bill, 2009 may be taken into consideration at once. Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Amendment in sub-clause (2) of Clause 1: The honourable Minister for Health, NWFP, to please move his amendment in sub clause (2) of Clause 1 of the Bill. Honourable Minister for Health, please.

Minister for Health: I beg to move that in Clause 1, sub clause (2), the following shall be substituted:

'it shall come into force at once and shall be deemed to have taken effect from 9th January, 2008.'

Mr. Speaker: Mr. Israrullah Khan Gandapur, amendment in sub clause (2) of Clause 1 of the Bill. Israrullah Khan Gandapur Sahib.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یو، سر۔ میں نے تو وہ وجوہات پہلے بھی ہاؤس کے سامنے رکھ دیں جن کی وجہ سے میں Amendment لایا تھا۔ چونکہ گورنمنٹ Already اس پر کام کر چکی ہے اور وہ جو Cut off period آرہا تھا، اس کو Cover کر رہی ہے، تو میں زور نہیں دیتا، Withdraw کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Minister may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Clause 2 to 23: Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 2 to 23 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 2 to 23 may stand parts of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 2 to 23 stand part of the Bill. Preamble also stands part of the Bill.

(اس مرحلہ پر معزز رکن جناب انور سیف اللہ خان ایون میں داخل ہوگئے)

جناب سپیکر: انور سیف اللہ خان کو خوش آمدید کہتے ہیں جی، بڑے عرصے بعد آئے ہیں۔

(تالیاں)

پیراپلیجک سنٹر (تحویل میں لیا جانا اور قیام مکرر) مسودہ قانون مجریہ 2009 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': The honourable Minister for Health, NWFP, to please move that the Paraplegic Centre (Taking-over and Re-establishment) Bill, 2009 may be passed. Honourable Minister for Health, please.

Minister for Health: I beg to move that the Paraplegic Centre (Taking-over and Re-establishment) Bill, 2009, with amendment, may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Paraplegic Centre (Taking-over and Re-establishment) Bill, 2009 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed with amendment moved by the honourable Minister for Health.

شمال مغربی سرحدی صوبہ ملازمین (مستقلئ ملازمت) مسودہ قانون مجریہ 2009 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Items Nos. 16 & 17: The hon`able Minister for Law, on behalf of Chief Minister, NWFP, to please move-----

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: لاء منسٹر نہیں آیا؟

سینیئر وزیر (بلدیات): نہ، زۂ بہ پیش کوم۔

Mr. Speaker: آپ کریں گے؟ Senior Minister (Local Government), Bashir Ahmed Bilour Sahib, on behalf of Chief Minister, NWFP, to please move that the NWFP Employees (Regularization of Services) Bill, 2009 may be taken into consideration at once. Honourable Minister for Local Government, please.

Senior Minister (Local Government): Thank you, Sir. The NWFP Employees (Regularization of Services) Bill, 2009 may be taken into consideration at once, please.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the NWFP Employees (Regularization of Services) Bill, 2009 may be taken into consideration at once -----

Senior Minister (Local Government): With the request Sir, if you permit me کہ یہ بل جو ہے، یہ سٹینڈنگ کمیٹی، لاء کمیٹی کو حوالے کیا جائے۔

جناب سپیکر: ابھی؟

Mr. Abdul Akbar Khan: Mr. Speaker! I oppose.

سینیئر وزیر (بلدیات): نہیں، بعد میں میری ریکویسٹ ہے کہ یہ کمیٹی میں جائے۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، یہ After consideration ہو گا، جب یہ ہو جائے پھر اس کے بعد یہ بات ہو گی۔

جناب سپیکر: ہاں، ہاں۔

جناب عبدالاکبر خان: یہ آپ Consideration تو کرا دیں نا جی۔

جناب سپیکر: اس طرف پھر ہم آتے ہیں تو پھر ابھی لیں گے، Laying ceremony ہے۔ Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Now 'Consideration Stage'------

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی جناب بشیر احمد بلور صاحب، سینیئر منسٹر فار لوکل گورنمنٹ۔

Senior Minister (Local Government): I beg to move that the NWFP Employee (Regularization of Services) Bill, 2009 may be taken into consideration at once.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، Consideration stage تو ہو گیا، سر۔

جناب سپیکر: ہو گیا ہے نا۔

جناب عبدالاکبر خان: ہاں، تو ابھی Passage پہ ڈال رہے ہیں۔ یہ Passage پہ ڈال رہے ہیں کیونکہ دو ہی سٹیجز ہوتے ہیں، ایک Consideration stage ہوتا ہے۔

سینیئر وزیر (بلدیات): اور ایک پاس کرنے کیلئے ہوتا ہے نا۔

جناب عبدالاکبر خان: تو پاس کرنے کیلئے کر رہے ہیں؟

سینئر وزیر (بلدیات): زۂ امید کوم The Bill may be passed، پاس کړے شی، زۂ خو هم دا ریکویسټ کوم۔ ماخو دوئ ته دا مخکښے نه وئیل چه دا ریکویسټ کوم چه دا د کمیټئ ته لاړ شی او هلته د ډسکس شی چه دے نه پس بیا دا، اوس چه تاسو پیش کوئ او بیا دے Amendment پیش کوی نو بیا خو دا پراسس شروع کیږی۔ هم دیکښے به دا ریکویسټ کوم چه دا د کمیټئ ته لاړ شی، سټینډنګ کمیټئ ته Under rule 82، نو دیکښے به۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، تاسو څه وایئ؟ عبدالاکبر خان! تاسو څه وایئ؟

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، دا کمیټئ ته لیږل د دے اسمبلئ خوښه ده خو زۂ ستاسو توجه، آپ کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ گزشتہ سال اگست میں میں نے یہ بل اس اسمبلی کے سیکرٹریٹ میں پیش کیا تھا اور چیئر نے مہربانی کر کے اس کو سلیکٹ کمیٹی کے حوالے کیا تھا۔ سلیکٹ کمیٹی نے تقریباً نے آٹھ، نو مہینے اس پر لیے، پھر حکومت ایک آرڈیننس کو لے آئی اور میرے بل کے مطابق آرڈیننس لے آئی اور وہ آرڈیننس آج بل کے فارم میں چینج ہو رہا ہے۔ اب اس میں ہم نے Amendments شامل کی ہیں تو جناب سپیکر، ہم کہتے ہیں کہ جی کمیٹی کو بار بار جانے کے، ایک سال، چودہ مہینے تو ہو گئے، اب چودہ مہینے اگر ہم اور لیں گے تو میری ریکویسٹ ہوگی کہ ہماری Amendments کو لیا جائے اور اگر کوئی Oppose کرتا ہے تو Oppose کرے۔

سینئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر صاحب، دا لږ، دوئ چه دا کوم وائی، مونږه Oppose کوؤ خو بیا هم دیکښے ډیر Lacunas دی، نو دوئ ته مونږ دا وایو چه مونږ دا سټینډنګ کمیټئ ته واستو، دا څه داسے هغه خو نه دے چه یو دم داسے څه دغه راځی۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی اسرار اللہ خان گنڈاپور۔۔۔۔

سینئر وزیر (بلدیات): دا لاء کمیټئ ته د لاړ شی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، محترم وزیر صاحب کہہ رہے کہ اس میں Lacunas ہو سکتے ہیں تو یہ آرڈیننس تو گورنمنٹ کا بنایا ہوا آرڈیننس ہے۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): بالکل ٹھیک بات ہے مگر اس Amendment میں، سر، اس میں۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، اس میں Lacunas ہو سکتے ہیں تو اس میں Lacunas کی کیا بات ہے، یہ گورنمنٹ نے نہیں دیکھا تھا کیا؟

سینیئر وزیر (بلدیات): یہ ٹھیک بات ہے مگر اس میں جو Amendments ہیں، یہ ہم مانتے ہیں کہ اس میں ہے ایک پرابلم، ہم کہتے ہیں کہ اس کو ادھر لاء کمیٹی میں بھیج دیا جائے، سٹینڈنگ کمیٹی میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، بشیر بلور صاحب! ایک منٹ، میں آپ کو دوبارہ ٹائم دیتا ہوں، پہلے ان کو سنتے ہیں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یو، سر۔ سر، ایک تو میں رولز کے متعلق اپنے آپ کو Clarify کرنا چاہتا ہوں کہ "Motion after introduction: - (1) (a) that it be taken into consideration by the Assembly either at once or at some further day to be specified; or (b) that it be referred to appropriate Standing Committee" مطلب یہ دو مختلف شقیں ہیں، انہوں نے چونکہ 'Consideration' بھی کہہ دیا، 'At once,' بھی کہہ دیا، پھر اس کے بعد (a) اور (b) اکٹھے اس پہ Apply ہو سکتے ہیں؟ جب وہ ہو گیا تو یہ دوسرا سٹیج تو آنا ہی نہیں ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: ہاں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تو سر، جب 'At once' ہو گیا اور آپ نے اس پر ووٹنگ بھی کرادی۔

جناب سپیکر: One by one، عبدالاکبر خان، دے پسے یئ جی۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تو سر، جب آپ نے اس پہ ووٹنگ بھی کرادی تو آپ نے (a) کو لے لیا۔ اب (b) میں منسٹر صاحب جیسے کہہ رہے ہیں کہ سٹینڈنگ کمیٹی کو بھیج دیا جائے تو یہ (b) اس پہ Apply کیسے ہوگا کیونکہ ووٹنگ تو سر، اس پہ ہو گئی اور دوسرا سر، اس کی جو Technicalities ہیں، کل آپ نے سنا ہوگا، سی ایم پنجاب نے ایک لاکھ، پچاس ہزار کنٹریکٹ ملازمین کو ریگولرائز کر دیا۔ ابھی اس سے جو مستفید ہونگے، Hardly کوئی پانچ ہزار ملازمین ہیں اور اگر ان کے معاملے کو اتنا لٹکایا جائے کہ یہ پھر سٹینڈنگ کمیٹی میں جائے اور وہاں اس پہ بحث ہو تو میں سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ کے بھی Interest میں نہیں، کیبنٹ نے Already اس کو Approve کیا ہے، اگر اس کو Refine کرنا، Amendment میں One by one اس پر ووٹنگ کرادیتے ہیں، جو بھی اس پہ Collective wisdom ہے ہاؤس کی، وہ بھی آ جائے گی، تو سر، میرے خیال میں تو یہی بہتر ہوگا۔

جناب سپیکر: جی عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: میں بھی اسرار اللہ خان گنڈا پور سے اتفاق کرتا ہوں۔ جناب سپیکر، اگر Consideration at once ہوتا ہے، پھر وہ موشن اگر Move ہو جائے تو اس کے بعد پھر کوئی اگر اٹھ کر کہہ دے، ممبر انچارج نہیں، دوسرا ممبر اگر کھڑا ہو جائے کہ اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے اور تیسرا کہہ دے کہ اس کو پبلش کیا جائے، جناب سپیکر، چونکہ آنریبل منسٹر نے Consideration at once کہا، آپ نے اس پر ووٹنگ کرائی، ہاؤس نے یہ اختیار دے دیا کہ اب اس کو Consider کیا جائے تو جب Consideration، تو اس کا مطلب ہے کہ 'Consideration Stage' سٹاپ ہو گیا ہے، آپ پیچھے نہیں جا سکتے۔ وہ اس وقت ہوتا کہ اگر Consideration وہ Move کرتا، پھر کوئی اور ممبر Move کرتا کہ جی اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔ میں آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں: "85. (2) (a) if the Member-in-Charge moves that his Bill be taken into consideration," جس طرح آپ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایک منٹ، ایک منٹ، پلیز۔

جناب عبدالاکبر خان:

Mr. Abdul Akbar Khan: Any Member may move as an amendment that the Bill be referred to the concerned Committee لیکن یہ اس وقت ہوتا ہے کہ جب آپ 'Consideration Stage' پر ووٹ نہیں کرتے۔ جب وہ موشن Move ہو جاتی ہے تو موشن جب تک Take up on floor نہیں کرتی اسمبلی، اس وقت تک کوئی ممبر اٹھ کر کھڑا ہو سکتا ہے اور کہتا ہے کہ اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے لیکن جب یہ Once decide ہو جائے کہ Consideration اب اسمبلی نے منظور کر دی کہ ہاں، Consideration شروع کرو، تو پھر آپ پیچھے نہیں جا سکتے۔ یہ اس وقت ہوتا کہ جب میں موشن Move کرتا، کوئی ممبر اٹھ کر کہتا کہ اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے، پھر آپ ہاؤس سے پوچھتے اور ہاؤس آپ کو اجازت دیتا کہ اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔ اب جب آپ نے Consideration کو ہاؤس میں Put کر کے اس پر ووٹنگ کی تو اس کا مطلب ہے اب Chapter close ہو گیا، وہ Chapter close ہو گیا۔

جناب سپیکر: پھر آپ ٹریژری بنچز، بشیر بلور صاحب، جی اودریږئ، تاسو څه وئیل غواړئ؟

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: جی کوم یو ؟ مائیک ذرا آن کریں بشیر بلور صاحب کا۔

Senior Minister (Local Government): Rule 82, 'Motion after introduction:- (1) When a Bill is introduced or on some subsequent occasion the Member-in-Charge may make one of the following motions in regard to his Bill, namely:-

(a) that it be taken into consideration by the Assembly either at once or at some further day to be then specified; or

(b) that it be referred to appropriate Standing Committee or a Select Committee;"

نو زهٔ دا ریکویسټ کوم۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، جب آپ نے Move کرادیا تو پھر اس کا مطلب ایک ہی ہے کہ یا تو Consideration میں جائیں، دوسرا یہ ہے کہ کمیٹی کے حوالے کریں، تیسرا یہ ہے کہ اس پر وہ کرائیں اور اب جناب سپیکر، جب آپ نے Move کرادیا تو ہاؤس میں جو Introduction کا مرحلہ ہے، وہ تو مکمل ہو گیا، اب اس کے بعد تو گنجائش ہی نہیں، سر۔

سینئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، دا ډیر Important Bill دے۔ دا چه کوم بل دے، دیکښے دا بنائی چه دا چار هزار یا تین هزار کسان دی چه کوم کسان پبلک سروس کمیشن نه راغلی دی، هغه استاذان دی، هغه ډاکټران دی یا هغه سول ججان دی، هغوی له ډیر لوے، دیکښے هغه شان پوره ډیټیل نه دے راغلے نو زما دا ریکویسټ دے چه دا مونږ دے د پاره کمیټئ ته لیږو، تاسو دا Put کړئ هاؤس ته۔

جناب سپیکر: یہ عبدالاکبر خان! ذرا (b) پڑھیں۔

جناب عبدالاکبر خان: (b) پڑھا ہے، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: (b) کیا کہہ رہا ہے؟

جناب عبدالاکبر خان: (b) پڑھا ہے لیکن وہ تو Consideration جب آپ Put نہیں کریں گے تو Move ہو گا، اس کے بعد وہ بجا ہے۔ جب Consideration کو Decide کر لیا، اسمبلی نے تو اس کو

Decide کر لیا کہ ہاں، Consider کرو، آپ نے ہاؤس سے پوچھا، 'Consideration Stage' پہ تو پڑا ہوا ہے۔

سینیئر وزیر (بلدیات): Consideration کے ساتھ میں نے یہ بھی ریکویسٹ کی ہے کہ یہ کمیٹی میں جائے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، اس سلسلے میں میری یہ عرض ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اسرار اللہ خان گنڈاپور کا مائیک آن کریں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، اس میں چونکہ میں نے ہاؤس کی توجہ دلائی ہے، میں نے آپ سے اس میں رولنگ لی ہے تو منسٹر صاحب نے جیسے Explain کیا کہ بعض ایسی مشکلات ہیں تو میری پھر اس میں یہی استدعا ہو گی کہ بجائے اس کے کہ کمیٹی کو ہم ریفر کر دیں کیونکہ Under the rules ابھی یہ نہیں ہو سکتا، وہ سٹیج ابھی گزر چکا ہے۔ اب یہ ہے کہ فی الحال آج کا دن، اگر آپ اس کو ڈیفر بھی کرانا چاہتے ہیں، 'آف دی ریکارڈ'، ہم بیٹھ جاتے ہیں اور اس میں ڈسکشن کر کے اور جو Legal lacunas رہ جاتے ہیں، اس کو ڈسکس کر لیتے ہیں کیونکہ سر، رولز کے اندر ابھی گنجائش میں سمجھتا ہوں کہ آپ کے پاس نہیں ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، اس میں اب صرف اتنا ہے کہ حکومت ہمیں مطمئن کرے۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، ہمیں مطمئن کرے کہ ہماری Amendment غلط ہے، ہماری Amendment سے اس بل کو نقصان پہنچ رہا ہے، ہماری Amendment سے اس ایکٹ کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ بالکل جی ہم تو Open ہیں، ہم واپس کر لیں گے، اپنی Amendments واپس کر لیں گے لیکن اگر ہماری Amendment بل کو اور Clarify کرتی ہے اور صحیح کرتی ہے اور ٹھیک کرتی ہے تو حکومت کو اعتراض کیوں ہے اس پر؟

جناب سپیکر: لاء منسٹر کدھر ہیں؟ لاء منسٹر صاحب کدھر ہیں؟ ایڈوکیٹ جنرل صاحب کوئی ہے؟ ایڈوکیٹ جنرل صاحب کوئی ہے؟ لاء ڈیپارٹمنٹ سے کوئی بھی نہیں ہے، افسوس۔۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی ثاقب اللہ خان۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: اودریږئ جی، دا ثاقب خان څه وائی نو بیا تاسو وایئ۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر، چه کله دا Present کیدو، هغے وخت سره منسټر صاحب دا ریکویسټ اوکړو چه دا زۀ کمیټئ ته ورکول غواړمه، په هغے کښے جی زمونږه Colleagues اعتراض اوکړو۔ دا جی کنفیوژن دے، مقصد دا دے چه دا د ګورنمنټ بل دے، هغوی ئے سټینډنګ کمیټئ ته ورکوی، د ممبر انچارج خو Intention وړومبنی نه دا وو، هغوی خو اووئیل دا خبره، هغے باندے دا خبره شوے ده جی۔ زۀ ریکویسټ کومه که دا هسے هم Amendment پرے کیږی، هغه خو دا یو اوس هغه Technically دغه کوی خو هغه چه کله تاسو خپل د سرحد اسمبلئ ریکارډ راواخلئ چه هغوی Passage کولو، هغه وخت سره ئے اووئیل چه دا د Consider شی جی۔ هغه خو بیا وروستو ټیکنیکل ګراؤنډز باندے-----

جناب سپیکر: نه دیکښے لږ یو پوټے څه ټیکنیکل څه دغه دے خو دا کلیئر کوی، دا یو-----

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میرے خیال میں اس میں ممبر انچارج کا Prerogative ہے، یہ بھی ہاؤس کا ہی اختیار ہے کہ وہ کمیٹی کو بھیجنا چاہتا ہے کہ نہیں لیکن سر، ہم کہتے ہیں، ہمارا پوائنٹ وہی ہے کہ آپ یہ-----

Mr. Speaker: Now please sit down, every body sit down. Is it the desire of the House --------

جناب عبدالاکبر خان: جناب، ہاؤس سے پوچھ لیں کہ ہاؤس کی مرضی ہے یا-----

جناب سپیکر: نہیں، آپ نے خود کہا ہے کہ ہاؤس کی، دیکھیں ایک دو سیکنڈ میں اپنی بات سے پیچھے نہ ہٹیں۔ آپ نے خود پوچھا کہ ہاؤس کی مرضی ہے-----

(شور)

جناب سپیکر: ابھی Consideration شروع ہو رہی ہے نا-----

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، Undo کیسے کریں گے؟ آپ نے ووٹنگ بھی کرادی، ابھی آپ اس کو Undo کرتے ہیں۔

Mr. Speaker: It is deferred; let`s have ‘Tea Break’ for 20 minutes; please, discuss it over there.

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی چائے کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب وجیہہ الزمان خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی وجیہہ الزمان صاحب۔

جناب وجیہہ الزمان خان: شکریہ، جناب سپیکر۔ میں ایک اہم مسئلے کی طرف اس آنریبل ایوان کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ سر، ابھی کہیں سے اطلاع ملی ہے کہ کالاڈھاکہ کے علاقے میرہ مزاخیل میں آرمی نے کوئی آپریشن لانچ کیا ہے تو سر، میری گزارش یہ ہے کہ آنریبل منسٹر آج موجود نہیں ہیں، ان کا حلقہ ہے، نمروز خان صاحب کا، تو اس میں میں بتانا یہ چاہتا ہوں کہ یہ میری Neighborhood ہے اور یہ ایک زمانے سے بہت Peaceful area ہے، اس میں چھوٹی موٹی Skirmishes شروع ہوئی تھیں جو کہ بعد میں لوکل لشکر تشکیل دینے کے بعد ختم ہو گئی تھیں اور معاملات نارمل ہو گئے تھے تو اب سر، یہ سمجھ نہیں آتی کہ ایسی کیا وجہ ہو گئی جو لوکل لوگوں کو اعتماد میں لیے بغیر وہاں پہ آپریشن لانچ ہوا ہے؟ تو اس کے حوالے سے میں تھوڑی سی سر، گزارش کرنا چاہونگا کہ یہ Unnecessary اس طرح کی چیزیں نہ ہوں کیونکہ ویسے ہی ہمارے حالات بہت خراب ہیں۔ Secondly جناب سپیکر، فاٹا ہو گیا یا پاٹا ہو گیا ہمارا، یہ علاقے اس میں آتے ہیں، 'نان سیٹلڈ ایریاز' میں آتے ہیں تو اس میں میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ماضی میں آپ نے دیکھا ہے کہ سوات کا علاقہ ہو گیا، ملاکنڈ کا علاقہ ہو گیا اور دیگر علاقے جو کہ 'سیٹلڈ' کر دیئے گئے، تو 'سیٹلڈ' ہونے سے پہلے ان کے حالات بہت بہتر تھے لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے اور Otherwise بھی، تو ہمارے اپنے ملک کے حالات، اس وقت جن مشکلات کا شکار ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ موجودہ حالات میں ہمیں ایسے ایریاز کو 'سیٹلڈ' نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ وہ Already peaceful ماحول میں رہ رہے ہیں، تو ان کو 'سیٹلڈ' کر کے ہم اپنے لئے مزید پریشانیاں پیدا کر سکتے ہیں۔ تو لہذا اس میں تھوڑا سا یعنی اس کو دیکھا جائے، Consider کیا جائے۔ Thank you very much, Sir.

جناب سپیکر: وجیہہ الزمان صاحب! آپ کافی عرصہ بعد اٹھے تھے تو اسلئے آپ کو سن لیا، کل انشاء اللہ اس کو آپ لے آئیں، جو بھی طریقہ ہو وہ کر لیں گے جی۔ جی بشیر بلور صاحب! ابھی کیا کریں، Consideration شروع کریں؟ کیا آپ کا Consensus built up ہوئی نہیں ہوئی، آپ لوگوں میں کیا Decide ہوا؟

سینئیر وزیر (بلدیات): وہ میں نے بات کی ہے عبدالاکبر خان سے۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر، میں اس ضمن میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ چونکہ سر، ہمارا تو یہی خیال ہے کہ Under the rules یہ چیز Move ہو چکی ہے، آپ سے رولنگ کیلئے کہا تھا اور آپ نے چونکہ ڈیفر کر دیا تو میری یہ گزارش ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے آپ کو تو ٹائم دے دیا کہ آپ آپس میں بیٹھ کے Consider کریں کہ آپ لوگ کیا چاہتے ہیں؟

سینئیر وزیر (بلدیات): رولز کی بات یہ بار بار کرتے ہیں اور رول 82 میں نے آپ کو پڑھ کر بھی سنایا ہے اور اس کو میں نے پہلے بھی، آپ کو جس وقت میں نے یہ Introduce کیا، اس وقت بھی میں نے عرض کیا کہ اس کو آپ کمیٹی کے حوالے کریں، آپ نے ہاؤس سے پوچھا۔ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ خیر ہے، بیٹھ کر ان سے بات کر لیں گے، تو آپ ڈیفر کر دیں ایک دو دن کیلئے اور پھر بیٹھ کر بات کر لیں۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر، ڈیفر کی بات نہیں ہے، بات رول کی ہے جناب سپیکر اور ہم چاہتے ہیں کہ آج ہی اس کو Dispose of کیا جائے کیونکہ کل پھر 'پرائیویٹ ممبرز ڈے' ہے اور پھر یہ گورنمنٹ بزنس ہے، ہو سکتا ہے کہ کل 'پرائیویٹ ممبر ڈے' میں نہ آ سکے۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: جناب سپیکر، اسد صاحب کے ساتھ بیٹھ کر Take up کر لیتے ہیں۔ جناب سپیکر، دا پاس کولو د پارہ د دغه شروع شی، دا Amendments چه کوم دی، هغه د غه کړی نو دغه به زیاته بهتر وی۔

جناب سپیکر: جی ملک قاسم خان صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔

جناب سپیکر: جی مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: شکریه ډیره زیاته جی۔

جناب سپیکر: آپ جیسے اچھے اچھے دوست بیٹھے ہوں تو۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: یہ جو مسئلہ ہمارے صاحبان کے درمیان زیر بحث ہے جی، اس پر بہت زیادہ وقت لگا ہے جی۔ میں ایوان کی توجہ چاہونگا، عبدالاکبر خان کو In order کر دیں جی۔ ہاؤس In order نہیں ہے جی۔

جناب سپیکر: جی بسم اللہ جی۔ ہم اچھی اچھی باتیں کریں تو ہاؤس خود بخود In order ہو جائے گا۔

مفتی کفایت اللہ: تو ہم نے آپ سے کہا تھا کہ یہ ایم ایم اے گورنمنٹ کے اندر مولانا فضل علی، سابق وزیر تعلیم کا ایک کارنامہ ہے کہ ان کے سامنے جب یہ بات آئی ہے کہ ہمارے سکولز خالی ہیں تو انہوں نے اکیڈمک نمبرات پر انٹرویو کے نمبر ختم کر کے ان لوگوں کو On line بھرتی کر دیا اور میں جی چیلنج کرتا ہوں کہ ایک آدمی بھی اگر خلاف میرٹ ہو تو ہم سزا کیلئے تیار ہونگے، ہم نے یہ اسلئے کیا کہ پبلک سروس کمیشن کا راستہ بہت Lengthy تھا اور بہت سارے بچوں کا وقت ضائع ہو رہا تھا۔ پھر میں یہ بھی Add کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے جو محترم وزیر ہیں، وہ کبھی اس کو Delay کرتے ہوئے، کیبنٹ کے اندر دو مہینے اس پہ لگ جاتے ہیں پھر یہاں آتا ہے کہ بہت وقت لگتا ہے، اب یہ کہا جارہا ہے کہ لاء ڈیپارٹمنٹ میں اس کو بھیج دیا جائے تو یہ تو وزیر کا عدم اعتماد ہے لاء ڈیپارٹمنٹ پر، تو وہ عدم اعتماد کر رہے ہیں، ہمیں سمجھ نہیں آ رہی۔ میری یہ رائے ہے کہ آپ اس کو آج Consider کر لیں، ہم سے پوچھ لیں تاکہ یہ بات ختم ہو جائے۔ بہت سارے لوگ ختم ہو جائیں گے، وہ بیچارے Regularized نہیں ہیں، ہر دن وہ مظاہرے کرتے ہیں، ہم سے پوچھتے ہیں۔ اگر آج آپ اس کو پاس کر دیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب! اگر آپ تھوڑا سا یہ لاء 82 پڑھیں، اس بارے میں مجھے تھوڑا سا Update کر لیں، بلکہ سارے ہاؤس سے میں پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ 82 پر مجھے ذرا وہ کر لیں، رول 82، لائن نمبر 2 پر مجھے عبدالاکبر خان، آپ، کوئی بھی مجھے ذرا وہ کر لیں کیونکہ نہ ایڈوکیٹ جنرل ہے، نہ لاء منسٹر ہے، کوئی وہ نہیں ہے۔ Introduction stage (1) 82 میں۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: After introduction ہے، سر۔ یہ دیکھیں، آرڈیننس کا مطلب ہوتا ہے، یہ ایک ایکٹ ہوتا ہے، میں آپ کی توجہ آرٹیکل 128 کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ 128 میں کہتا ہے، آپ ذرا سپیکر صاحب،۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں آپ سے صرف یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں، پہلے مجھے۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر، میں آپ کو، میں Sequence میں آ رہا ہوں:

"128. (2) An Ordinance promulgated under this Article shall have the same force and effect as an Act of the Provincial Assembly and shall be subject to like restrictions as the power of the Provincial Assembly to make laws, but every such Ordinance-

(a) shall be laid before the Provincial Assembly and shall stand repealed at the expiration of three months"

جناب سپیکر! یہ آخری تین رہ گیا۔ “(3) Without prejudice to the provisions of clause (2), an Ordinance laid before the Provincial Assembly shall be deemed to be a Bill introduced in the Provincial Assembly” یعنی یہ آرڈیننس جب Lay ہو جاتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ یہ ایک Introduce ہو گیا، Automatically introduce ہو گیا۔ جناب سپیکر، Its introduction stage اس پر لاگو نہیں ہوتا۔ اب Introduction stage کے بعد جو سٹیج ہے، اس کی طرف میں آتا ہوں۔ جناب سپیکر، وہ آپ کے رول 82 میں ہے ‘When a Bill is introduced’ یعنی مطلب ہے کہ یہ آرڈیننس Lay ہو گیا تو یہ Introduce ہو گیا، “or on some subsequent occasion the Member-in-Charge may make one of the following motion in regard to his Bill, namely:” سر، آپ دیکھیں، ممبر انچارج کے پاس تین چیزیں ہیں جن میں سے وہ ایک کرے گا یعنی اس میں لکھا ہے کہ “The Member-in-Charge may make one of the following”، ‘one of the following’ یعنی Restriction ہے کہ آپ ان تینوں میں ایک موشن کر سکتے ہیں، “May make one of the following motions in regard to his Bill, namely:”. اچھا کونسی تین ہیں؟ ایک ہے کہ “That it be taken into consideration by the Assembly either at once or at some further day to be then specified” یعنی انہوں نے کہا کہ ‘At once’ تو اب جناب سپیکر، دوسری سٹیج تو ختم ہو گئی، One of the three میں سے ایک تو چلا گیا، تو جب وہ ہو گیا اور وہاں پہ کہہ دیا ہاؤس سے کہ “May be taken into consideration at once?” اور ہاؤس نے کہا ’ہاں‘، اس کا مطلب ہے ‘Consideration Stage’ میں جو فرسٹ ہے اس کا، وہ Clear ہو گیا، تو اب دو کی باری تو آ نہیں سکتی۔ جب ایک ہو گیا تو باقی دو، کیونکہ تین میں سے اس نے ایک چننا ہے، ممبر انچارج نے تین سٹیجز میں ایک سٹیج کو چننا ہے، انہوں نے پہلی سٹیج چن لی، انہوں نے موشن Move کی، آپ نے ہاؤس کو Put کیا، ہاؤس نے کہا کہ ہاں، Consider کرو، بس معاملہ ہی ختم۔

الحاج حبیب الرحمان تنولی (وزیر مال): جناب سپیکر، مجھے ایک منٹ دیں گے۔

جناب سپیکر: جی تنولی صاحب!

وزیر مال: سر، رول 82 میں آپ اگر ملاحظہ فرمائیں تو لکھا ہے کہ "When a Bill is introduced or on some subsequent occasion"، اس کو ذرا Consider کریں،

"When a Bill is introduced or on some subsequent occasion"-----

جناب سپیکر: میں یہی پوچھنا چاہ رہا ہوں، آپ سب کیلئے Open ہے، This is open for you۔

Minister for Revenue: This is open ji, that subsequently the Member-in-Charge is empowered for option of these things.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، اس کا فیصلہ بھی آپ ہی کریں گے۔

جناب سپیکر: ہاں، میں اپنی رولنگ پر آ رہا ہوں لیکن پہلے اگر کوئی بولنا چاہے اس پہ۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جی سر، اس کا فیصلہ کریں چونکہ میں بھی یہی سمجھتا ہوں کہ جب وہ سٹیج گزر چکی ہے، Subsequent occasion جو ہے، وہ Introduction کے ساتھ ہے، Introduce ہو گیا، (a) گزر گیا، (a) گزر گیا، اب (b) کی طرف آپ کیسے آتے ہیں؟ تو میری تو اس میں یہ ہے، اس پہ ووٹنگ بھی ہو گئی، آپ اس کو Undo اگر کرتے ہیں تو کیسے کریں گے؟ بس اسی پہ آپ کی رولنگ ہے، اگر آپ، کیونکہ وہ سٹیج تو گزر گئی ہے۔ اس میں تو آپ کی رولنگ ہے، آپ کہہ دیں کہ یہ Possible ہے تو یہ آپ کی رولنگ ہے، ہم تو چیئر کا احترام کرتے ہیں۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب، اس میں-----

جناب سپیکر: جی منور خان صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب، اب اس میں آپ کی رولنگ چاہیئے چونکہ آرڈیننس Automatically introduce ہوتا ہے، جیسے ہی یہ Promulgate ہوتا ہے تو وہ Introduce ہو جاتا ہے۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: اس میں سر، سب سے اہم بات جو یہ ہے کہ-----

جناب سپیکر: یہ 'Or' جو ہے، یہ بھی بیچ میں آ رہا ہے، عبدالاکبر خان، ذرا وہ بھی دیکھیں 'Or'۔

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): سر، میں اس پہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی قاضی صاحب!

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، اس میں جو رول 82 ہے، اس کے آخر میں اس کی ایک Proviso ہے اور اس میں یہ ہے کہ "Unless the Speaker, in the exercise of his power to

آپ کے پاس اختیار ہے،suspend this rule allows the motion to be made”
سر،اس میں سر۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: کون سمجھتا ہے؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: نہیں، ‘Unless’ ہے نا۔۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب، میری۔۔۔۔

جناب سپیکر: منور خان!

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سر، یہ تقریباً آٹھ مہینوں سے چل رہا ہے اور یہ بے چارے جو ملازمین ہیں سر، اگر آپ لوگوں نے ان کو واقعی کوئی سہولت پہنچانی ہے تو میرے خیال میں یہ Minor جو اس قسم کی Technicalities ہیں، اس پہ نہ جائیں سر، اس بیچاروں کا خیال کیا جائے تاکہ ان کو Confirmation، پنجاب میں تو ڈیڑھ لاکھ ملازمین کو Confirm کر رہے ہیں سر، اور آپ اور ہم اسی Technicalities میں پڑے ہوئے ہیں کہ ہم اس کو اس طرح پیش کر سکتے ہیں یا اس طرح پیش کر سکتے ہیں۔ Kindly سر، یہ سارا ہاؤس یہی چاہتا ہے کہ ان کا یہ جو مسئلہ ہے، اس کو حل کیا جائے جی۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی ملک قاسم خان صاحب۔

سینئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: اودریږئ جی، دے پسے تاسو بہ جواب ورکوئ۔

ملک قاسم خان خٹک: شکریہ، جناب سپیکر۔ تۀ خو جی یو عظیم سپیکر یے د دے اسمبلئ، دا ځومرہ سپیکر (تالیاں) دا سعید خان ځان نہ لرے کړہ، سعید خان، دا سعید خان درنہ لرے کړہ، ټول دوئ پریشانہ کړی یئ۔ پہ ایمانداریٔ دا کوم قانون دے، چہ دا سعید خان دے کہ څہ شے دے کنہ؟ دے د غونډ پکښے خطا کړی۔ دا ستا ټھیک ټھاک خبرہ وی، کہ دے نہ وی، د هاؤس نہ رائے واخلئ، د سعید خان پکښے څہ کار دے؟ تا غونډ پریشانہ کړی، کلہ یو کاغذ درتہ مخے تہ کوی، کلہ بل درمخے تہ کوی۔ حقیقت دا دے جی، دا د دۀ، د دوی اختیار دے؟ رولنګ چہ کوم دے، حکم اوکړہ۔

جناب سپیکر: دا د سعید خان ډیوټی ده چه هغه به خامخا زهٔ چه څه غواړمه، هغه به ما له راوباسی، هغه ترے زهٔ غواړمه جی۔ بل پرے څوک وئیل غواړی جی؟ جی بشیر بلور صاحب۔

(شور)

جناب عبدالاکبر خان: سر، اس پہ آپ اپنی رولنگ دیں۔

سینئیر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، اگر آپ اپنی کارروائی کو، اگر یہ ٹیپ ہو رہی ہے تو اس کو آپ سنیں تو میں نے جس وقت پیش کیا ہے، اس وقت بھی میں نے ریکویسٹ کی کہ اس کو آپ کمیٹی میں بھیج دیں، تو اس وقت اگر آپ نے ووٹنگ نہیں کرائی تو میرا اس میں قصور نہیں ہے۔ میں نے تو اسی وقت کہہ دیا تھا کہ یہ کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔ یہ میری ریکویسٹ ہے، جب اس میں ووٹنگ ہوئی نہیں ہے تو پھر کیسے اس کو یہ کرتے؟ جب یہ سٹیج، میں نے جس وقت پیش کیا، اس وقت میں نے ریکویسٹ کی تھی کہ اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے تو اب یہ غلط Interpret کرتے ہیں، ان کی مرضی، باقی آپ کا اختیار ہے جیسے آپ فیصلہ کرتے ہیں، ہمیں منظور ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، ہم نے غلط Interpret نہیں کیا۔ آپ سے ہم اس ضمن میں عرض کر چکے ہیں، باقی آنریبل منسٹر نے جو Quote کیا ہے، وہ Proviso، وہ انہوں نے پورا Quote نہیں کیا۔ جناب سپیکر، وہ یہ ہے کہ "Provided that no such motion shall be made until after copies of the Bill have been made available for the use of Members, and that any Member may object to any such motion being made unless copies of the Bill have been made available for three clear days before the day on which the motion is made" اب انہوں نے یہاں سے شروع کیا "And such objection shall prevail unless the Speaker, in the exercise of his power to suspend this rule". وہ تین اس کیلئے ہے سر، یہ اس کیلئے نہیں ہے۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میں اس میں دوسرا رول لے رہا ہوں اور یہ صرف اس Proviso کو رول بنا رہے ہیں، یہ فرق ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ کے پاس اختیار ہے، آپ Suspend کر سکتے ہیں اور ہمیں دوبارہ اختیار دے سکتے ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: مجھے Proviso بتائیں، کونسی ہے؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: تو یہی میں پوچھ رہا ہوں نا۔

جناب سپیکر: اس طرح پھر تو آپ آپس میں باتیں نہ کریں، چیئر کو مخاطب کر کے جو کچھ بھی بولنا ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب، آپ Important Chair پر بیٹھے ہیں۔

جناب سپیکر: میں تو سارے ہاؤس کو Update کرنا چاہتا ہوں کہ پورا ہاؤس سن لے۔

جناب عبدالاکبر خان: ہاں سر، ہم Misguide نہیں کرنا چاہیں گے۔

جناب سپیکر: خالی 'Yes'، 'No' کیلئے میں ہاؤس کو نہیں Put کرونگا۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، آج یہ کوئی حکومت کا بل نہیں ہے، جب آرڈیننس ہے تو اس کا مطلب ہے کہ یہ Already introduced ہے۔ جب Lay ہو گیا تو یہ Introduce ہو گیا، اسلئے آپ نے، ممبر نے، آنریبل منسٹر جو بھی ہے، اس نے کبھی بھی یہ نہیں کہا ہوگا کہ I beg to introduce the Bill فلاں اور وہ کہتا ہے کہ I lay on the table of the Assembly آرڈیننس فلاں یا بل فلاں، وہ چونکہ آرڈیننس Constitute کرتا ہے، اب جناب سپیکر، وہ سٹیج تو گزر گیا، اب جو دو باقی سٹیجز آتے ہیں سر،۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، اس کا ایک اور حل بھی ہے۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: ایک منٹ، میں اپنی بات ختم کر لوں پھر آپ بولیں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: میں بھی آپ کی ہی بات کر رہا ہوں۔

جناب عبدالاکبر خان: (قہقہے) بس چپ، (قہقہے)

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سپیکر صاحب، اس کا حل ہے جی۔

جناب سپیکر: جی قاضی صاحب!

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، اس کا حل یہ ہے کہ اس کو خوش اسلوبی سے حل کرنے کیلئے لاء منسٹر بھی موجود نہیں ہیں، ایڈووکیٹ جنرل صاحب بھی نہیں ہیں، اس کو پینڈنگ کر دیں۔ سر، اس کو پینڈنگ کر دیں، آئندہ کیلئے پینڈنگ کر دیں، اس پہ بات کر لیں گے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر سر، کیا پینڈنگ کر دیں؟ کیا پینڈنگ کریں، سر؟

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: مسٹر جاوید عباسی۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، اس کے بارے میں میری عرض یہ ہے کہ ہماری جو ہاؤس کی ایک کمیٹی ہے، Procedure and Conduct Committee ہے، میں چاہونگا کہ یہ معاملہ وہاں ریفر کیا جائے اور وہاں جو ممبر صاحب، عبدالاکبر صاحب بھی اس کے ضرور ممبر ہیں، وہاں ان کے پاس جائے، Interpretation کیلئے وہاں جائے، یہ ساری ڈسکشن وہاں ہو۔ پھر جناب، ایک دفعہ رولز ہم بناکر دوبارہ یہاں بھیجیں تاکہ یہ معاملہ Once for all settle ہو جائے، جناب۔

جناب سپیکر: جی نور سحر بی بی۔

محترمہ نور سحر: جناب سپیکر، تھینک یو۔ سر، میری بھی دو Amendments ہیں جو تاخیر کی وجہ سے اس میں شامل نہیں ہوئی تھیں تو اگر کمیٹی کو ریفر ہو جائے تو وہ میں اس شامل کر دیتی ہوں۔ (قہقہے) تو ان کیلئے میں کہتی ہوں کہ کمیٹی کو ریفر کر دیں۔

جناب سپیکر: آپ کو اپنی Amendments کی فکر لگی ہے۔

محترمہ نور سحر: سر، وہ شامل ہونی چاہئیں۔

جناب سپیکر: جی قلندر خان لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، ہم آئین کی بات کرتے ہیں، قانون کی بات کرتے ہیں، قاعدے کی بات کرتے ہیں، 'بل' ٹیبل ہو چکا ہے، یہ سب پبلک کے مفاد میں بات کرتے ہیں۔ جب گورنمنٹ نے اتنا زیادہ اناؤنس کر دیا جناب سپیکر صاحب، ہر دفعہ ان کا آیا، کیبنٹ میں انہوں نے اناؤنس کر دیا، اخباروں میں آ گیا، وہ لوگ اتنے مہینوں سے بیٹھے ہوئے ہیں کہ ہمارے ساتھ اب کیا ہو گا؟ ان کو Extension ہی نہیں دی گئی اور وہ بیٹھے ہوئے ہیں تو میرے خیال میں اب جو چیز آ گئی ہے ان کے سامنے اور ہاؤس سے آپ نے رائے بھی لے لی ہے تو اس پر میں ریکویسٹ کرونگا عبدالاکبر خان کو کہ وہ اپنی کوئی ایسی Amendment جس سے گورنمنٹ کو نقصان ہو رہا ہے، تو وہ واپس کر لیں اور اس بل کو پاس کر دیں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: ہم تو یہ کہہ رہے ہیں کہ آ جائے۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر، یہ معاملہ جو غریبوں کا معاملہ ہے، اس پر بات کرنی چاہیئے۔ لوگ اتنی مدت سے بیٹھے ہوئے ہیں، ان کو کنفرم کیا جائے۔ سپیکر صاحب، یہ جو آرڈیننس ہے، یہ چار مہینوں کیلئے ہوتا ہے، شروع سے، جس دن سے ہوا ہے، چار مہینے اس پہ عملدرآمد ہو گا، تین مہینے اور ابھی تو پندرہ دن بھی نہیں گزرے ہیں اس آرڈیننس کو، تو میں یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس کو بیٹھ کر اگر Refine

کر کے ہم پیش کریں تو بہتر ہوگا تاکہ ہم Collectively اس کو پاس کر دیں۔ یہ زیادتی ہو گی، جو لوگ بیچارے رہ گئے ہیں، ان کا کیا بنے گا؟ ہم تو ان سے ہمدردی رکھتے ہیں۔ میری ریکویسٹ یہ ہے کہ بیٹھ کر اس کو Refine کیا جائے تاکہ ہم۔۔۔۔۔

<u>جناب ظاہر علی شاہ (وزیر صحت):</u> جناب، مجھے اجازت ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی ظاہر شاہ صاحب۔ ظاہر شاہ صاحب۔

<u>وزیر صحت:</u> جناب سپیکر، چونکہ کل 'پرائیویٹ ممبرز ڈے' ہے اور اگر اس چیز کو کل تک کیلئے ڈیفر کیا جائے، اس کے بعد ہم بیٹھ کر اس پہ بات کریں اور آپ Allow کریں کہ 'پرائیویٹ ممبرز ڈے' میں کل اس کو لا سکیں، تو میرا خیال ہے یہ بعد میں بیٹھ کے اس پہ ڈسکشن کر لیں تو یہ بہتر ہو گا۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> کل ہے جمعرات، میں نے آپ کو ٹائم بھی دیا، 'ٹی بریک' میں اسی لئے وہاں آپ کو بھیجا کہ آپس میں بیٹھ کر اس پر بات کر لیں، تو اس ایشو کو کل تک ڈیفر کیا جاتا ہے۔

شمال مغربی سرحدی صوبہ سرکاری ملازمین (مستقلیٔ ملازمت) (ترمیمی) مسودہ قانون مجریہ 2009 کا واپس لیا جانا

<u>Mr. Speaker:</u> Item No.18: Mr. Abdul Akbar Khan, to please move for leave of the House to withdraw 'the NWFP Civil Servants (Regularization of Services) (Amendment) Bill, 2009'.

<u>جناب سپیکر:</u> جناب سپیکر، ابھی آپ نے، جو اوریجنل 'بل' ہے، اس کو کل تک کیلئے پینڈنگ کیا تو میں اس وقت تک اس کو واپس نہیں لونگا جب تک یہ 'بل' پاس نہ ہو جائے۔ (قہقہہ)

<u>Mr. Speaker:</u> This is also deferred for tomorrow. Ji, Janab Israrullah Khan Gandapur Sahib, please.

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور:</u> سر، یہ گورنر صاحب کا میسج جو ہم تک پہنچا ہے آرٹیکل 116 کے تحت، اس کے متعلق میں کچھ کہنا چاہتا ہوں، اگر مجھے ذرا سن لیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں، میں فلور پر Lay تو کر لوں نا۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور:</u> نہیں سر، اس کے متعلق میں یہی کہنا چاہتا ہوں کہ یہ 116 کے تحت اگر آپ دیکھیں:

"116. (1) When a Bill has been passed by the Provincial Assembly, it shall be presented to the Governor for assent.

(2) When a Bill is presented to the Governor for assent, the Governor shall, within thirty days,-
(a) assent to the Bill; or
(b) in the case of a Bill other than a money Bill" ------

جناب سپیکر: ایک منٹ، ایک منٹ۔ جی بسم اللہ، اسرار اللہ خان گنڈا پور صاحب، کونسا جی، 116؟

Mr. Israrullah Khan Gandapur: "116 (1) When a Bill has been passed by the Provincial Assembly, it shall be presented to the Governor for assent."

اس کی سیکنڈ سیکشن ہے:

(2) When a Bill is presented to the Governor for assent, the Governor shall, within thirty days,-
(a) assent to the Bill; or
(b) in the case of a Bill other than a money Bill, return the Bill to the Provincial Assembly with a message requesting that the Bill, or any specified provision thereof, be reconsidered and that any amendment specified in the message be considered".

انہوں نے چونکہ (b) (2) کے تحت ہمیں یہ بھیجا ہے For reconsideration، سر، اس میں اگر آپ دیکھیں تو 20 جنوری کو ہم نے اس کو پاس کیا تھا، 20 جنوری کو اور 28 فروری کو گورنر صاحب کے اس پر دستخط ہیں، اس میں جو پریڈ آرہا ہے، وہ 38 دن کا ہے کیونکہ 20 تاریخ کو ہم نے پاس کر لیا، 20 جنوری کو اس پر سٹمپ لگی ہوئی ہے، 30 days تک اس کے پاس اختیار تھا، ابھی اس میں یہ شق آسکتی ہے کہ 'When the Bill is presented to the Governor' لیکن سر، بات یہ ہے کہ جب ایک لیجسلیشن ہو گئی ہے اور اس میں گورنمنٹ سائڈ سے شاید یہ ایک بات آجائے کہ پھر ہم نے دس دن بعد ان کو Present کیا یا بیس دن، اس کی کوئی Authentication تو ہمارے پاس نہیں ہے، اگر اسمبلی سیکرٹریٹ ہمیں پھر وہ لیٹر دکھا دے کہ فلاں دن کو ہم نے گورنر صاحب کو بھجوا دیا، پھر ہم اس پر Convince ہو جائیں گے۔ میرے خیال میں اس کو بھی اگر کل تک آپ ڈیفر کر لیں کیونکہ اگر اس قسم کی کوئی تشریح آئے گی تو میرے خیال میں ہاؤس ماننے سے قاصر ہوگا اور وہ ہمیں 'بلیک اینڈ وائٹ' دکھایا جائے کہ کب Present کیا گیا؟

(قطع کلامی)

جناب عبدالاکبر خان: بیا خو اغستے نه شی، بیا مطلب دا دے چه دوئ اغستے نه شی۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تو ٹائم تو ویسے بھی سر، اس پر دس ماہ گزر گئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، عبدالاکبر خان کیا کہتے ہیں؟

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، یہ 116 کلیئر ہے کہ When it is presented to the Governor then the thirty days period will start. As far as I know، میرے خیال میں مجھے وہ پتہ نہیں ہے کہ کب ہوا ہے، کب نہیں ہوا ہے؟ اسرار خان کا پوائنٹ یہ ہے کہ 30 days سے اگر زیادہ ہوتے ہیں تو وہ Reconsideration کیلئے-----

جناب سپیکر: نہیں، نہیں عبدالاکبر خان، یہ ہم نے 31 جنوری-----

جناب عبدالاکبر خان: ہاں، بس ٹھیک ہے۔ پھر تو میں اسرار خان سے درخواست کرونگا کہ وہ اپنے پوائنٹ آف آرڈر کو واپس لے لیں، اگر آپ نے 31 کو بھیجا ہے۔

جناب سپیکر: یہ لگتا ہے In time، لیکن اس میں کچھ وہ نہیں لکھا ہے-----

جناب عبدالاکبر خان: نہیں-----

جناب سپیکر: جی، بسم اللہ۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، اس میں دو چیزیں ہیں، اب اگر آپ اس کو-----

Mr. Speaker: Point of order is overruled.

جناب عبدالاکبر خان: سر، یہ جو Message ہے، مجھے تو سمجھ نہیں آتی کہ آرٹیکل 116 کا (b) (2) ہے، وہ تو بالکل کلیئر کہتا ہے کہ Governor will sent for reconsideration with the clear cut message کہ آپ Reconsideration اسمبلی سے کیوں چاہتے ہیں؟ اس 'بل' میں کیا غلطی ہے، اس 'بل' میں کونسی غلطی ہو گئی ہے کہ آپ کہتے ہیں کہ اس کو Reconsider کرو؟

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان! میں نے ابھی یہ پڑھا نہیں ہے، میں پہلے Present کروں تو پھر آپ اس پر بولیں جی۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر-----

جناب عبدالاکبر خان: وہ اس نے جو پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا تھا-----

جناب سپیکر: آپ کا پوائنٹ آف آرڈر تو Overrule ہو گیا نا۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: اچھا جی۔

Mr. Speaker: Item No. 19.

جناب اورنگزیب خان: جناب سپیکر، زۂ پہ پوائنٹ آف آرڈر باندے یوہ خبرہ کول غواړم۔

جناب سپیکر: هاں جی، اودریږئ جی، دے نہ پس بیا اوکړئ، دا یو اهم ایشو دہ۔

جناب اورنگزیب خان: ښہ جی۔

جناب سپیکر: معزز اراکین اسمبلی! مورخہ 21 جنوری 2009 کو موجودہ اسمبلی نے 'بینک آف خیبر (ترمیمی) بل، 2009' پاس کیا اور صوبائی اسمبلی سیکرٹریٹ نے 31 جنوری 2009 کو آرٹیکل 116 کے تحت گورنر صوبہ سرحد کو بغرض منظوری ارسال کیا۔ گورنر صوبہ سرحد نے مذکورہ بل آرٹیکل (2)116 (b) کے تحت ایک پیغام کے ذریعے دو خطوط کے ہمراہ جو کہ مفتی کفایت اللہ صاحب، ایم پی اے اور جناب عنایت اللہ صاحب، سابقہ وزیر صحت، جناب شاہ راز خان صاحب، سابقہ وزیر خزانہ اور جناب حافظ حشمت خان صاحب، سابقہ وزیر زکواۃ و عشر کی طرف سے جناب گورنر سرحد کو مذکورہ بل کے ضمن میں ارسال کئے گئے تھے، منسلک کر کے دوبارہ غور کیلئے صوبائی اسمبلی کو ارسال کیا۔ مذکورہ بل کے ضمن میں جو خطوط جناب گورنر سرحد کو ارسال کئے گئے ہیں، ان میں استدعا کی گئی ہے کہ صوبائی اسمبلی سے منظور شدہ 'دی بینک آف خیبر (ترمیمی) بل' آئین کے آرٹیکل 207 سے متصادم ہے جس کیلئے صوبائی اسمبلی مجاز نہ تھی، نیز صوبائی اسمبلی نے آئین کے آرٹیکل 227 کے تحت جولائی 2004 میں اتفاق رائے سے 'دی بینک آف خیبر ایکٹ 2004' کے تحت ایک ترمیم منظور کی تھی جس کی رو سے دی بینک آف خیبر کو بتدریج ایک اسلامی بینک میں تبدیل کرنا تھا اور یہ تمام عمل سٹیٹ بینک آف پاکستان کے قواعد و ضوابط کے مطابق ہونا تھا۔ بینک نے اسلامی بینکاری کے پانچ سال کی قلیل مدت میں نمایاں کامیابی حاصل کی اور 29 میں سے 11 برانچیں اسلامی بینکاری میں تبدیل ہوئیں، جبکہ پانچ نئی برانچوں میں بھی اسلامی بینکاری شروع کی گئی اور ان برانچوں میں بہت کم وقت میں 5.3 ارب روپے Deposit کئے گئے۔ انہوں نے مذکورہ خطوط میں یہ بھی استدعا کی، یہ خطوط کی میں بات کر رہا ہوں عبدالاکبر خان، آپ دسٹرب نہ ہوں، یہ جن خطوط کے ساتھ واپس بھیجا گیا ہے، اس کا متن ہے، ان خطوط سے یہ اخذ کیا گیا ہے۔ ان خطوط میں یہ بھی استدعا کی ہے کہ بینک آف خیبر کے ترمیمی بل کی منظوری کے وقت صوبائی اسمبلی کے اراکین اور عوام

الناس کو اصل صورتحال اور وجوہات سے بے خبر رکھا گیا، نیز بینک انتظامیہ نے اپنی ناکامی چھپانے کیلئے صوبائی حکومت کو مبہم اور گمراہ کن اعداد و شمار اور جائزے پیش کیے تاکہ سودی بینکاری کا دوبارہ اجراء کرکے اسلامی بینکاری کے ثمرات سے صوبہ سرحد کے عوام کو محروم اور اسلامی نظام معیشت کی جانب بڑھنے والے قدموں کو روکا جاسکے۔ انہوں نے اسلامی بینکاری کے ضمن میں منافع کی 'آڈٹ شدہ بیلنس شیٹ 2007' بھی اپنے مراسلے کے ہمراہ ارسال کی ہے جس سے اسلامی بینکاری اور سودی بینکاری کے ضمن میں منافع کی شرح کا موازنہ موجود ہے۔ گورنر صاحب صوبہ سرحد نے آئین کے آرٹیکل 216 کے تحت کارروائی کرتے ہوئے 'دی بینک آف خیبر (ترمیمی) بل 2009' کو مزید غور کیلئے واپس کیا ہے، اس لئے اب ایوان اس پر غور کرکے اپنی رائے دے۔ اب جی۔۔۔۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: جناب سپیکر! اب تو میرے خیال میں پارٹیاں ہیں، وہ تو بعد میں ڈیٹیل سے بات کرینگے، میں تو۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی عبدالاکبر خان، یہ ان خطوط کا، جو اس کے ساتھ وہاں منسلک تھے، صرف گورنر صاحب کی طرف سے ڈائریکٹ اس پر، جی بسم اللہ۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: جناب سپیکر! میں اس کی ٹیکنیکل سائڈ پر بات کرتا ہوں۔ ایک تو جناب سپیکر، اب گورنر صاحب کا جو Message ہے، وہ یہ ہے کہ "As discussed with the Chief Minister and yourself, I am enclosing two papers related to the subject and returning the Bill for reconsideration"، آیا یہ Message کی Purview میں آتا ہے، آیا یہ کوئی پیغام ہے، آیا یہ انہوں نے کوئی ڈائریکشن یا کسی چیز کا ذکر کیا ہے اس میں؟ یہ تو Just، اچھا دوسرا جناب سپیکر، ہم نے Amendment میں کیا کیا تھا؟ ہم نے Amendment میں یہ کیا تھا کہ اسلامی بینکاری کے ساتھ Conventional banking بھی ہو، یہاں پر جناب سپیکر دیکھیں، اس میں یہ تھا (f) میں کہ "The Bill may, in addition to a commercial/conventional banking, develop and promote Islamic modes of banking in line with the policies, instruction and criteria as laid down by the State Bank of Pakistan for the promotion of Islamic banking." اب جناب سپیکر، اگر آپ Conventional banking کو، گورنر صاحب کہتے ہیں کہ Reconsider کریں، مطلب ہے کہ یہ Amendment نکال دیں تو پھر آپ کے پاکستان کے سارے بینک جو Conventional banking کر رہے ہیں، پھر آپ کو وہ بھی ختم کرنا پڑیں گے

کیونکہ آپ صرف خیبر بینک کیلئے ایک چیز نہیں رکھ سکتے۔ اگر آپ Conventional Banks کو 'ان اسلامک' Declare کرتے ہیں یا تو 'اسلامک آئیڈیالوجی کونسل' سے کوئی فتویٰ لے آئیں یا مطلب ہے کوئی، اور اس میں یہ بھی ہے، ہم نے یہ بھی لکھا ہے کہ State Bank of Pakistan for promotion of Islamic banking، مجھے پاکستان کے کسی بینک کے چارٹر میں یہ Words دکھائیں؟ یہ صرف اس اسمبلی نے خیبر بینک کیلئے لکھا ہے۔ اب جناب سپیکر، اگر ہم، I am sorry to say لیکن اگر گورنر صاحب اس طرح کا Message، کوئی دو تین خط لکھ کے اگر اس سارے کو Reconsideration کیلئے بھیجتا ہے Without solid reasons، اب جناب سپیکر، اگر Conventional banking کو ہم ختم کرتے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ پھر سارے پاکستان میں Conventional banking کی ہم مخالفت کرتے ہیں۔ اسلئے میں تو اس ہاؤس سے درخواست کرونگا کہ اب یہ گورنر صاحب کی اس Reconsideration کی ریکویسٹ کو Accept نہ کیا جائے اور جس طرح ہم نے 'بل' پاس کیا ہے، اسی طرح اس کو رہنے دیا جائے۔

سید عاقل شاہ (وزیر کھیل وثقافت): جناب سپیکر، میں بھی اسی سلسلے میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جناب عاقل شاہ صاحب۔

وزیر کھیل وثقافت: ایسا ہے جناب سپیکر، کہ بینک آف خیبر نے خود بھی اسلامک بینکنگ سے انکار نہیں کیا اور ظاہری بات ہے کہ اسلامک بینکنگ سے کس کو انکار ہو سکتا ہے؟ انہوں نے جو نئی بیس برانچوں کیلئے Apply کیا ہے سٹیٹ بینک کو، اس میں خود انہوں نے گیارہ برانچز اسلامک بینک کے مانگے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ لوگوں کو چانس دینی چاہیئے اور دوسرا یہ ہے کہ اگر آپ اس کو Pure Islamic Banking کرتے ہیں تو مزید برانچیں بنانے کی اجازت سٹیٹ بینک بینک آف خیبر کو نہیں دیگا۔ As such میری تو تجویز یہ ہے کہ لوگوں کو چانس دی جائے اور اسلامک بینکنگ کے ساتھ ساتھ ان کو Conventional banking کی بھی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: شکریہ، جناب سپیکر۔ ایک بہت اہم مسئلے کی طرف ایوان متوجہ ہے اور میری درخواست ہوگی کہ ہماری حکومت شمال مغربی سرحدی صوبہ نے ایک ترمیمی بل پیش کیا خیبر بینک ایکٹ میں، اس کا جو کلاز 2 ہے، میں اس کو Delete کرنے کی درخواست کرتا ہوں کہ اگر یہ Delete ہو جائے

تو ہمارا مسئلہ ختم ہوگا۔ اب مسئلہ کیا ہے؟ میں نے اس سلسلے میں اپنی تمام کوششیں کی ہیں لیکن ہماری بدبختی یہ ہے کہ جب کوئی اچھی بات بھی اپوزیشن بنچوں سے آتی ہے تو اس کو اسلئے رد کردیا جاتا ہے، دلائل کی بنیاد پر نہیں، بلکہ یہ اپوزیشن بنچوں سے آئی، حالانکہ کبھی کبھی تو ایسا ہوتا ہے کہ آدمی اپنی پارٹی سے بھی بالادست ہوکر، سیاسی وابستگیوں سے بالادست ہوکر، بالا بالا اس کو فیصلے کرنا پڑتے ہیں اور یہ وہ وقت ہوتا ہے کہ جب مذہب کے لحاظ سے کوئی بات ہوتی ہے یا ملک کے لحاظ سے کوئی بات ہوتی ہے۔ جناب سپیکر، ایم ایم اے گورنمنٹ نے ایک ترمیم کی تھی اور اس ترمیم کے اندر یہ طے کیا تھا کہ خیبر بینک اپنا تمام کاروبار اور معاملات اسلامک بینکنگ کے ذریعے سے کرے گا۔ یہ ایک ان کا اچھا قدم تھا جی۔ میں تمام ممبران اسمبلی کو میمورنڈم کی طرف متوجہ کرتا ہوں جس کے اندر یہ کہا گیا ہے کہ سودی کاروبار اللہ تعالیٰ کے خلاف اعلان جنگ ہے۔ جناب سپیکر، میں نہیں سمجھتا کہ ہمارے حکومت کے ساتھی اس اعلان جنگ پر کیوں بضد ہیں؟ ہمارے ہاں بہت سارے مسئلے ہیں، ہمارا صوبہ شورش کا شکار ہے، ہمارے صوبے کے اندر بغاوت ہے اور ایسے مشکل حالات کے اندر پھر ہم اللہ تعالیٰ کی ناراضگی بھی مول لیتے ہیں۔ کبھی آٹا نہیں ہوتا، کبھی کپڑے کی بات ہوتی ہے، کبھی چینی کی بات ہوتی ہے، بحرانوں سے ہم گزر رہے ہیں، اس میں تو ہمیں چاہیئے یہ تھا کہ ایسی باتیں جو کہ خلاف اسلام ہیں یا جس سے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی پیدا ہوتی ہے، چاہیئے تو یہ تھا کہ ہم اس کے اندر نہ پڑیں لیکن میں پھر بھی حیران ہوں کہ صرف عددی اکثریت کے بل بوتے پر اور صرف اسلئے کہ ان کے پاس حکومت ہے، انہوں نے ایک ایسی بات کی ہے جو خلاف قانون، خلاف شریعت اور خلاف اسلام ہے۔ میں گورنر صوبہ سرحد کا انتہائی زیادہ شکر گزار ہوں کہ جب ہم نے ان کو درخواست کی ہے تو درخواست کے بعد انہوں نے اس مسئلے کو Seriously لیا ہے، آپ سے بھی بات کی ہے اور چیف منسٹر صاحب سے بھی بات کی ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ اب ان کے دل میں ایک نرم بات ہونی چاہیئے۔ جناب سپیکر، باوجود اس کے کہ ہم اس میں سنجیدہ ہیں اور درانی صاحب کی قیادت میں ہم نے چیف منسٹر صاحب سے بات کی ہے اور ان سے یہ گزارش کی ہے کہ آپ اس کو نہ چھیڑیں لیکن ہماری بات نہیں سنی گئی۔ مختلف حوالوں سے ہم نے اپنے بڑوں کو متوجہ کیا کہ ان سے بات کرلی جائے لیکن ہماری بات نہیں سنی گئی اور میں یہ بات اسلئے کرتا ہوں کہ اگر یہ خالصتاً شرعی اور مذہبی مسئلہ نہ ہوتا تو میں اس سے زیادہ اصرار نہ کرتا لیکن خالصتاً شرعی مسئلہ ہے۔ اس کے علاوہ بھی ایک اور بات ہے کہ جو ہماری اسلامی بینکاری ہے، اس کی تین سالہ کارگزاری آپ کے سامنے ہے۔ اسلامی بینکاری کا Growth بھی زیادہ ہے،

پرافٹ بھی زیادہ ہے، نٹ پرافٹ بھی زیادہ ہے اور جو ہماری Conventional بینکاری، یعنی سودی بینکاری ہے،اس کی رپورٹ بہت حد تک انتہائی ناگفتہ بہہ ہے اور میں یہ بھی کہتا ہوں کہ ہمیں تو یہ نہیں پتہ، اسمبلی کو کہ کیوں ہم ایسا کر رہے ہیں؟ لیکن زبانی طور پر یہ بتا دیا گیا ہے کہ جو اسلامی بینکاری ہے، وہ Profitable نہیں ہے حالانکہ میں نے آپ کے سامنے وہ بیلنس شیٹ جو Attested ہے اور جو ان لوگوں نے آڈٹ کیا ہے،اس حوالے سے میں آپ کو متوجہ کرتا ہوں کہ یہ Gross income ہے جی، اس کے صفحہ 5 پر آپ آرٹیکل 3 کو دیکھیں اور آپ جب اس کو آگے لے جاتے ہیں جی،Growth، تین سالہ کارگزاری میں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی بینکاری کی جو انکم ہے، وہ ستاون فیصد ہے اور جو ہماری سودی بینکاری ہے،اس کی جو Growth ہے،وہ انکم جو ہے، چار فیصد ہے۔ میں آپ کو آگے لے جاتا ہوں 5 نمبر پر 'نٹ انکم' پر آپ دیکھیں جی، کیا لکھا ہے؟ کہ جو اسلامی بینکاری ہے، وہ 64 فیصد میں ہے،اس کا 'نٹ انکم' اور جو سودی بینکاری ہے، وہ 104 Minus ہے۔ 104 Minus کے معنی یہ ہیں کہ یہ دیوالیہ ہو رہا ہے،اس وجہ سے کہ وہاں سودی بینکاری کیوں ہے؟اور میں بہت زیادہ عذر سے کہتا ہوں کہ حکومت نے اپنے اثاثے،اپنے ڈیپازٹس اس میں جمع نہیں کیے جی۔آج بھی حکومت کے دو فیصد ڈیپازٹس جاتے ہیں اسلامی بینکاری کو اور 98 فیصد ڈیپازٹس جاتے ہیں Conventional Banking کو، تو پھر کون ہے جو اس کو اتنی زیادہ اہمیت دیتا ہے؟ وہ عوام ہیں، عوام کی شرح بہت زیادہ ہے، عوام چاہتے ہیں کہ یہاں اسلامی بینکاری ہو اور اب جو آپ کو مطلوبہ تعداد ہم نے فراہم کی ہیں، معلومات،اس میں دیکھیں کہ عوام کی خواہش ہے کہ بینکاری اسلامی ہو، غیر اسلامی نہ ہو۔ میں آپ کو متوجہ کرتا ہوں کہ آپ دیکھیں اس کے 15 نمبر پر کہ Other assets میں کیا ہے؟ تو Other assets کے اندر 119 فیصد ہماری اسلامی بینکاری ہے اور 52 فیصد یہ۔ یعنی جس چیز کو بھی آپ دیکھیں،اس کے اندر یہ مار کھا رہے ہیں اور بہت زیادہ ان کی حالت پتلی ہے اور پھر میں اس پر بھی بہت زیادہ اعتراض کرتا ہوں کہ جو ہمارے بینک والے ہیں،انہوں نے اپنی ناکامی چھپانے کیلئے ایسے اعداد دیئے ہیں کہ انہوں نے ہماری حکومت کو گمراہ کیا ہے اور غلط اعداد و شمار ان کے ساتھ دیئے ہیں جی۔ صفحہ 6 کے اندر آپ دیکھیں جی، یہ ان کی 'سٹیٹمنٹ' میں یہ Growth بتا رہی ہے، کتنی Growth ہے؟ تو گورنمنٹ ڈیپازٹس جو ہیں جی، وہ 36 فیصد ہیں، ان کا اسلامک بینکاری جو منافع دے رہا ہے، وہ 6 فیصد ہے اور آگے اگر آپ کو لے جائیں جی پرائیویٹ ڈیپازٹس میں، تو پرائیویٹ ڈیپارٹس میں اسلامک بینکاری، تین سالوں کے اندر 106 فیصد اس میں

اضافہ ہوتا ہے اور جو ہماری Conventional یا اس کو سودی کہا جاتا ہے، وہ تین فیصد ہے اور آپ 26 نمبر پر دیکھیں جی، ٹوٹل ڈیپازٹس میں کیا ہوتا ہے؟ تو آپ کو بتا دیا جاتا ہے کہ ٹوٹل ڈیپازٹس کے اندر 105 فیصد ہماری Growth ہے اور اس میں اضافہ ہوتا ہے اور جو سودی کاروبار ہے، اس میں تین فیصد اضافہ ہوتا ہے۔ بہت زیادہ ہم بات جس پر کرتے ہیں، وہ 29 نمبر ہے، صفحہ نمبر 6، نمبر 29، اس میں Net income per branch یعنی ایک برانچ سے کتنا کتنا فائدہ ہوتا ہے؟ یہ ہم نے اس کا حساب آپ کے سامنے رکھا ہے جی، تو آپ دیکھیں کہ الحمد للہ ہر سال کے اندر جو اسلامی بینکاری ہے، Per branch اس کے اندر اضافہ ہو رہا ہے، 8 ہزار یا 8.266 اور 1.185، یہ دونوں کی پراگریس ہے جی۔ آخر میں آپ کو Return on equity بتاتا ہوں جی، تو Return on equity کے اندر دسمبر 2005ء میں اسلامی بینکاری 21 فیصد وہ Return دیتی ہے اور سودی بینکاری 9 فیصد Return دیتی ہے۔ دسمبر 2006 میں اسلامی بینکاری 21 فیصد Return on equity دیتی ہے اور 7 فیصد سودی بینکاری دیتی ہے۔ دسمبر 2007 کے اندر 24 فیصد ہماری ہے اور وہ ایک فیصد دے رہی ہے۔ کتنی شرمناک قسم کی ان کی Growth ہے اور ہم اس پر بحث نہیں کرتے؟ 2009 میں اگر آپ دیکھیں، وہ ہمارے پاس موجود نہیں ہے، ان سے آپ منگوالیں تو آپ کو اس کا بھی اندازہ ہو گا کہ یہ مکمل خسارے میں جارہی ہے، یہ سودی بینکاری خسارے میں بھی جارہی ہے اور ساتھ ساتھ وہ ہمارے آئین کے آرٹیکل 227 کے بھی مخالف ہے، قرآن مجید کے بھی مخالف ہے اور سنت کے بھی مخالف ہے اور اللہ تعالیٰ اس کو اعلان جنگ فرماتے ہیں۔ تو میں اپنے ان ساتھیوں سے گزارش کرونگا کہ برائے مہربانی اس کے اندر آپ راستہ دیں، اللہ تعالیٰ کے اعلان جنگ میں نہ آئیں۔ اللہ تعالیٰ بہت زیادہ طاقتور ہے، ہم بہت کمزور ہیں، یہی اجتماعی غلطی ہمارے اوپر مصائب لے آتی ہے۔ ایک انفرادی غلطی ہوتی ہے، اس کی سزا انفرادی طور پر ملتی ہے اور جب ہم اجتماعی غلطی کرتے ہیں تو اس کی سزا اجتماعی طور پر آجاتی ہے۔ آج گورنر صاحب نے ایک موقع ہمیں فراہم کیا ہے تو وہ موقع اسلئے فراہم کیا ہے کہ ہم ضد نہ کریں، ہم اپنی انا پر نہ کھڑے ہو جائیں اور خالصتاً اسلامی تعلیمات کے مطابق اس 'بل' کے اندر ایک کلاز 2 کو ہم Delete کر لیتے ہیں، ہمارا سارا مسئلہ حل ہو جاتا ہے۔ مجھے امید ہے کہ میری ان گزارشات کو غور سے سنا جائے گا۔

<u>جناب بشیر احمد بلور (سینیئر وزیر):</u> جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> جناب بشیر بلور صاحب! ان کے بعد پھر گورنمنٹ کی طرف سے۔ جی منور خان صاحب۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: جناب سپیکر، مونږ له مخکښے موقع را کړئ، بیا د دوئ خبره اوکړی۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: میں سر، مفتی کفایت اللہ صاحب کی بات کو سپورٹ کرتا ہوں اور سب سے اہم بات یہ ہے سر، کہ آج جو انڈسٹری تباہ ہے اور بند پڑی ہے سر، یہ ان بینکوں کی وجہ سے بند پڑی ہے کیونکہ بینکوں سے اتنا قرضہ لیا ہوا ہے، اب 'مارک اپ' ان پر اتنی 'ہائی' ہو گئی ہے سر، کہ وہ اب نہ اپنی انڈسٹری کو چلا سکتے ہیں اور نہ وہ بینکوں کو Payment کر سکتے ہیں۔ یہ صرف واحد جو خیبر بینک کے بینکس ہیں سر، اس سے لوگوں کے کافی مسئلے حل ہو چکے ہیں۔ میں ذاتی طور پر سر، خیبر بینک کی اسلامی بینکاری کی وجہ سے جو انڈسٹری چل رہی ہے سر، ان کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ انڈسٹری کیلئے جو 'مارک اپ' ہے، وہ روزانہ، ہر سال، ہر مہینے، ہر دن بڑھتی ہے سر، جبکہ خیبر بینک میں وہ مسئلہ نہیں ہے، سر۔ اب یہ بینکس جو ہوتے ہیں، لوگوں کی Interest کیلئے ہوتے ہیں کہ لوگ ان سے فائدہ حاصل کریں۔ اگر لوگ ان سے فائدہ نہیں حاصل کرتے اور الٹا ان کو نقصان ہوتا ہے سر، تو میں مفتی کفایت اللہ صاحب کی جو بات ہے، اس کو میں سپورٹ کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: ظاہر شاہ صاحب۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: شکریه، سپیکر صاحب۔ مفتی صاحب خو ډیرے تفصیلی خبرے اوکړلے او دا ئے ثابته کړه چه دا اسلامی بینکاری په فائده کښے ده او دا سودی نظام په نقصان کښے دے خو سپیکر صاحب، زۀ ستاسو توجه دے طرف ته دلاؤمه چه دا پاکستان چه جوړ شوے وو، دا د اسلام په نوم باندے جوړ شوے وو او هغه وخت دے قوم سره دا وعده شوے وه چه دلته به اسلامی نظام چلیږی، دلته به دا سودی نظام نه چلیږی او دلته کښے ټول په دے ملک کښے سودی نظام چلیږی او د هغے نتیجه دا ده چه په مالاکنډ ډویژن کښے غوئمے دی، شرونه دی، فسادونه دی، د خلقو هلته بنیادی مسئله د اسلام ده، د شریعت ده جی، هغلته کښے مونږ خو دا وایو چه فلانکے تخریب کار راغئ، فلانکے مسئله، خو 'مین' مسئله هلته کښے خلق شریعت غواړی، نظام مصطفیٰ غواړی جی۔ (تالیاں) نو زۀ د دے خبرے تائید کوم چه په دے 'بل' باندے د دوباره غور اوکړے شی او دے نه دا غیر اسلامی، د سود خبرے د ترے لرے کړے شی۔ دلته

کښے زمونږ ملک، خصوصاً زمونږ د پښتنو صوبه دا نور نه شی برداشت کولے جی چه دلته کښے دا دغه اوشی۔
جناب سپیکر: جی اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔
جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، میں آپ کی توجہ اور اس ایوان کی، اور یہ میڈیا بیٹھا ہوا ہے، ایک تو سر، سوال یہ ہے کہ یہ جو گورنر صاحب نے بھیجا ہے 227 کے تحت کہ جو خط ان کو لکھا گیا ہے، 116 کے سب سیکشن (b) (2) کے تحت بھیجا ہے لیکن ان کا جو اعتراض ہے یا سابقہ وزرا صاحبان نے جو خط بھیجا ہے 227 کے مطابق کہ All Islamic laws shall be in conformity، ابھی سر، یہ پارٹ IX جو اس کا ہے، اس پہ وہ کہتے ہیں کہ "Effect shall be given to the provisions of Clause (1) only in the manner provided in this part"، اچھا اس پارٹ میں، اسلامک آئیڈیالوجی کونسل سے یہ Relate کرتا ہے-----
جناب سپیکر: کس سے؟
جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، یہ جو ہے نا، یہ پارٹ IX جو ہے 'Islamic Provisions'، اس میں-----
Mr. Speaker: Page number?
جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جی سر، پیج نمبر 127، آرٹیکل 227، یہ جو میرے پاس آئین ہے، کانسٹی ٹیوشن، سر، اس میں ہے جو Islamic Provisions سے Deal کرتا ہے، کہ "Effect shall be given to the provisions of clause (1)" کا مطلب ہے All existing laws shall be brought in conformity with the Islam، وہ ٹھیک ہے بطور مسلمان ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ "Effect shall be given to the provision of Clause 1 only in the manner provided in this part" یعنی پارٹ کا مقصد یہ ہوا کہ یہ دو صفحے جو ہیں، ان میں جو Manner provide کیا گیا ہے، اس کے مطابق 227 اس پہ لاگو ہوتا ہے۔ ابھی ہم اس بحث میں سر، نہیں پڑتے کہ وہ فگرز، کیونکہ سابقہ وزرا صاحبان کا جو میں نے خط دیکھا ہے، انہوں نے لکھا ہے کہ بینک آف خیبر انتظامیہ، خزانہ، بورڈ انتظامیہ، ڈائریکٹر سب نے غلط آپ کو فگرز دیئے جس کی وجہ سے اسمبلی کو Misled کیا گیا اور یہ Provision، مطلب ہے جو Amendment پاس ہوئی، یہاں سے سر، جو Message جا رہا ہے یا جس طریقے سے ہم اس پر بول رہے ہیں جیسے ایک Formal amendment

آئی ہو۔ 'بل' تو ہم Already اس پر پاس کر چکے ہیں، ہمیں تو سر، میرے خیال میں Reconsideration میں یہ دیکھنا چاہیئے کہ 227 جو ہے، ہم اس کے تحت اس کو Cover کر رہے ہیں اور یہ جو گورنر صاحب کا Message ہے، کیونکہ سر، اس پر Formal motion تو ابھی نہیں ہے کہ میں ان کے حق میں ہوں یا میں ان کے خلاف ہوں یا کل کو پریس میں یہ ہمارا Message جائے کہ انہوں نے اسلامی شقوں پر بات کی جبکہ اسمبلی میں ہم سب مسلمان ہیں، ہمارا یہ ایمان ہے۔ میں تو سر، یہ سمجھتا ہوں کہ اس کو دیکھنا چاہیئے کہ 227 کا یہ جو پارٹ ہے یا جس کے تحت گورنر صاحب کو خط بھیجا گیا ہے، ہمیں تو یہ لگتا ہے کہ گورنر کو Misled کیا گیا، جو خط بھیجا گیا، 227 کا انہوں نے حوالہ دیا اور انہوں نے Reconsideration کیلئے ہمارے پاس بھیج دیا۔ میں تو سر، یہ سمجھتا ہوں کہ یہ Message نہ جائے کہ Formal motion تھی، حکومت جو تھی، وہ ڈٹ گئی اور اپوزیشن جو تھی، انہوں نے Islamic provision لائی تھی کیونکہ Formal motion ہے ہی نہیں، نہ Amendment کا سٹیج ہے، اس پر غور کیا جائے اور اس کے متعلق بات کی جائے۔

جناب سپیکر: آپ کے خیال میں یہ Amendment کا سٹیج نہیں ہے اور نہ Formal motion ہے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: 227 جو اس کا اپنا ایک پارٹ ہے، اسی سے Deal کرتا ہے۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب۔

سینئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب! ما له موقع را کړئ چه یو څو خبرے پرے او کړم۔

جناب سپیکر: او د ریږه چه ثاقب خان یو دوه خبرے او کړی نو بیا به د ر کړم۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: پھر یہ کل آئے گا کہ بلڈوز کیا گیا اور یہ ہوا اور وہ ہوا، تو ان کو تھوڑا سا بولنے دیں۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، خبرے په دغه باندے اوشوے او زمونږ ورور اسرار الله گنډاپور صاحب یو ډیر ضروری پوائنټ اوچت کړو، زهٔ غواړمه چه د هغوی په سپورټ کښے یو دوه خبرے اوکړمه جی۔ جناب سپیکر صاحب، دے اسلامک بینکاری

کېږي یو، بلکه 'اسلامک فنانشل سستم' کېږي دوه څیزونه چه دی، د هغې ممانعت دے او بالکل هغې کښې ګنجائش د بل څه خبرے نشته دے: یو سود او یو غرار، دا دوه څیزونه ډیر Important دی جی۔ مونږه غواړو سر، چه ټولے صوبے ته، ټول پاکستان ته دا پته وی چه مونږه دلته ټول مسلمانان یو او د دے خلاف مونږه داسے یو Step به نه اوچتوؤ چه دا سود یا غرار په هغې کښې Establish کیږی خو سر، مسئله بله ده، اسرار ګنډاپور صاحب د یو آئینی شق حواله ورکړه، په دے آئین کښې مونږ ته دا لیکلی شوی دی، دا ئے مونږ ته وئیلی دی چه بهئ یو قانون به هم داسے جوړوئ نه، یو رول به هم داسے نه جوړوئ چه هغه د اسلامک آئیډیالوجی خلاف ورزی کوی۔ سود بالکل، نو اوس دا زهٔ تپوس کومه جی چه نیشنل اسمبلئ کښې دا دومره اسمبلیانے تیرے شوے جی، په دیکښې دا مشران ناست وو، اسلامک آئیډیالوجی کونسل ناست دے، هغوی په دے خبره باندے سوچ کړے دے که نه دے کړے؟ دا جی یو ډیر عجیبه غوندے، ډیر Simple غوندے ایشو دے او ډیر Complicate شو۔ سود، زهٔ مفتی نه یم، عالم نه یم، زهٔ ډیر ادب سره ټولو عالمانو نه، مفتیانو صاحبانو نه به معافی اوغواړم خو یوه خبره به ضرور کوم، سود هغه شے وی چه هر هغه بزنس کښې، کاروبار کښې چه چرته ستاسو Risk نه وی، Risk involve نه وی، زهٔ به دا تپوس کومه چه چا دا وئیلے دے، دا چا سټډی کړے دے چه دا کمرشل چه څومره بینکنګ دے، په دیکښې د Bankruptcy clause شته دے که نشته؟ بی۔سی۔سی۔آئی بینک وو، تاسو د هغې حال اوګورئ۔ تاج کمپنی وه، د هغې حال اوګورئ، خلقو ورکښې Investment کړے وو، Commercialize وه، هغه بینکونه دغه نه وو؟ زمونږ وړور سر خوځوی، زهٔ به هغوی ته هم خبره کومه جی، د نن سبا چه کوم شے خرابیږی لګیا دے او تباهی کوی، زهٔ خپله هم لږ ډیر کاروبار کوم، زمونږ وړونړه هم کاروبار کوی، هغه Interest rate چه ورته مونږه وایو، دا شرح سود چه ورته وایو، زهٔ دا تپوس کول غواړمه چه خیبر بینک او دا نور بینکس چه اسلامک سستم باندے راغلل، دا شرح کمه شوه؟ سروس چارجز ورته وائی خو زمونږ خو چه ملا ماتیږی لګیا دے، د کاروباری سړی ملا ماتیږی، هغه دا ده چه په سل روپئ پسے به، که تاسو ورته سروس چارجز وایئ

او که انټرسټ وایئ، ډیارلس روپئ او پنځلس روپئ به ورکوئ۔ سټیټ بینک وئیلی دی چه دومره پرسنټ، د دے نه بره به اخلئ، هغے نه کمے به نه اخلئ۔ په دنیا کښے هر چرته تین پرسنټ دے، دو پرسنټ دے، چار پرسنټ دے نو سلو روپو پسے که هغه تاسو ورته انټرسټ وایئ، سرچارج وایئ، سروسز وایئ، چه څه هم وایئ، هغه دومره کم دے چه بزنس مین ئے Afford کولے شی، هلته کاروبار هم چلیږی، په سود چلیږی خو سم چلیږی۔ زما چه کومه خبره ده سر، زهٔ دا یو ریکویسټ کومه چه زهٔ په دے سلسله کښے کم از کم دا وایم چه زهٔ عالم نه یم، مفتی نه یم خو په دغه خبره باندے پوهیږمه چه مسلمان یم، داسے زما دا ټول مشران رونړه ناست دی، که اپوزیشن والا دی او که ټریژری، مونږه ځان ته مسلمانان وایو او د اسلامک آئیډیالوجی یا د خپل ایمان بنیاد نه خرابوؤ خو زهٔ وایمه چه د دے نه مخکښے چه مونږه په دے خبره کوؤ، دا ولے؟ چه دا اسلامک آئیډیالوجی هم شته، اسلامک کونسل هم شته، آئیډیالوجیکل کونسل هم شته دے او سټیټ بینک سود والا بینکونو له اجازت ورکړے دے، مونږه ولے خپل ایمان خرابوؤ؟ زهٔ دا وایمه چه هم دغه عالمان د کښینی، مفتی صاحب د کښینی، مخکښے د اوګوری، کمرشل بینکنګ د اوګوری، دهغے لاز د اوګوری چه Bankruptcy څنګه ده، په هغے کښے کوم داسے شقونه دی چه که هغه مونږه اخوا کړو نو دا ټول به اسلامک شی؟ پکار دا ده چه خالی کمرشل، دا د سټیټ ذمه واری ده، د اسلامک سټیټ ذمه واری ده چه هر یو قانون، هر یو بینک، هر یو Commercialized bank، هر یو State owned bank د د اسلامک قانون د لاندے وی، نو زهٔ دا وایمه سر، چه په دغے ټائم باندے مونږه که 'پوائنټ سکورنګ' کوؤ نو بس سل ځله، مونږه به هم خبره کوو، هر یو کس به کوی، د ګورنمنټ به هم خپل موقف وی۔ زهٔ وایم چه یوه کمیټی د جوړه شی د عالمانو او مونږه به ریزولیوشن جوړ کړو، چونکه دا لاز خو د سټیټ بینک دی، دا خو زمونږه نه دی که تاسو خیبر بینک کښے هم، دا زمونږه مشر ورور، عاقل شاه ناست دے، د دوئ نه تپوس اوکړئ چه کله 'Islamic Window' جوړیده، برانچ پریږدئ، اجازت مو د چا نه اغستو؟ د سټیټ بینک نه، چه سټیټ بینک اجازت درنکړی نو Window نه شی، برانچ خو لویه خبره ده، Window هم نه ورکړے

کیږی نو زۀ دا وایمه چه خامخا ئے ، ریزولیوشن پرے جوړ کړئ چه ریزولیوشن پاس کړو چه بهئ د Commercialized banking ټول قانون اوګوری او دغه اوکړی جی۔ ډیره مهربانی جی۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، زۀ یوه خبره کول غواړم۔

جناب سپیکر: بس جی، No repetition, no repetition۔ ٹریژری بنچز سے جناب، کوئی بھی ایک-----

جناب بشیر احمد بلور {سینئیر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جناب بشیر بلور صاحب۔

سینئیر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر، ستاسو شکرګزار یو۔ مفتی صاحب خپلے خبرے کړے دی-----

مفتی کفایت اللہ: دیکښے جی یوه خبره پاتے شوے ده-----

جناب سپیکر: تهٔ او دریږه جی چه د ګورنمنټ سائډ نه هم پرے څه Opinion راشی۔

سینئیر وزیر (بلدیات): مفتی صاحب خپلے خبرے کړے دی او بیا بار بار پاڅیدل، خپلے خبرے تاسو کړے دی-----

مفتی کفایت اللہ: محترم سپیکر صاحب، په دیکښے بس زۀ یوه خبره کومه-----

جناب سپیکر: تاسو خپله خبره بنه د ډیټیل سره وئیلے ده جی۔

مفتی کفایت اللہ: بس جی دا یوه خبره پاتے شوے ده، دا کول غواړم، صرف یو منټ-----

جناب سپیکر: ما یو شے هم نه دے پریښودے ، تاسو چه څه لیکلی وو، ما هغه ټول اووئیل۔

سینئیر وزیر (بلدیات): تا ټولے خبری کړے دی، هیڅ هم نه دی پاتے۔ سپیکر صاحب، ما ته ټائم راکوئ ؟

جناب سپیکر: ہاں جی؟

سینئیر وزیر (بلدیات): زۀ خبره اوکړم جی ؟

جناب سپیکر: بشیر بلور صاحب، او د ټریژری بنچز د طرف نه تاسو جواب اوکړئ جی۔

سینئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر صاحب، زهٔ ستاسو شکرګزار یمه چه په داسے اهم خبره باندے تاسو ما ته اجازت راکړو خو زهٔ افسوس په دے کوم۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر صاحب، ما ته د خبرے کولو موقع راکړئ، دا ډیره اهم خبره پاتے ده، دا بشیر خان به وروستو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جواب در جواب نه، مفتی صاحب۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، زهٔ صرف یو منټ اخلم او یوه خبره کوم۔

جناب سپیکر: ښه جی، یو منټ ورله ورکړئ جی، پریږدئ۔

مفتی کفایت اللہ: دا ثاقب الله خان ډیره ښه خبره اوکړه، زهٔ هغه خبره سپورټ کومه۔ دے وائی زهٔ عالم نه یمه، زهٔ مفتی نه یمه، د علماء نه تپوس اوکړئ، کمیټی جوړه کړئ، ما لږ د دے وضاحت کولو چه د پاکستان نه، په پوره دنیا کښے چه د ټولو نه غټ عالم دے، په بینکنګ باندے پوهیږی، د هغوی نوم دے جسټس مفتی تقی عثمانی صاحب او د هغه مولانا تقی عثمانی صاحب په سربراهئ کښے دا کار شوے دے او بیا جناب سپیکر صاحب، زمونږه د دے حکومت د ملګرو نه چه کومه هغه خبره شوے ده، هغه هم ښایمه۔ Amendment دا وو چه دا کوم ټول برانچز دی، هغه د اسلامی شی۔ دوئ دا نه وائی چه هغه اسلامی به نه وی، دوئ وائی چه اسلامی کاروبار د وی لیکن دوئ دا وائی چه ورسره ورسره سودی کاروبار د هم وی۔ دیکښے څه اوشو؟ نقصان اوشو۔ نقصان دا اوشو چه هغه سفر چه کوم اسلامی کاروبار ته مونږه کړے وو، هغه منقطع شو جی نو هغه چه منقطع شو نو زمونږه خبره خرابه شوه او مونږه له چه مکمل اسلامی بینک راکول وو، هغه اونه شو جی، هغه لار بنده شوه۔

جناب سپیکر: ټھیک شوه جی۔ ٹریژری بنچز سے کون؟

سینئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب، آپ جواب دے دیں۔

سینئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، ډیر زیات شکرگزار یمه او افسوس دا کومه چه مفتی صاحب صرف دا خپل ځان مسلمان گنړئ او باقی دوئ وائی چه دا ټول کافران دی او چه دا څوک خبره کوی، دا صرف مسلمان دے۔ (تالیاں)
زهٔ ورته دا وایم چه:

؎ اتنی نہ بڑھا پاکیٔ داماں کی حکایت دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ

سپیکر صاحب، مونږه چه مخکښے کوم وخت دا بل پاس کړے وو، زهٔ د خدائے په فضل سره دعوے سره وایم چه مونږه ښه مسلمانان یو، مونږه حق خبره، مونږه د هر یو جابر، د هر یو مارشل لاء ایډمنسٹریټر په گریوان کښے لاس اچولے دے او گریوان مو ورله شلولے دے۔ دا هغه جهاد دے چه مونږه کلمه حق وایو د هر جابر خلاف، نو زهٔ مخکښے دا نه وایم چه دوئ بیا د جابر سره یو ځائے کیږی او په حکومتونو کښے ناست وی، سپیکر صاحب، دا خبرے نه دی کول پکار، مونږه مسلمانان یو او په دے باندے فخر کوؤ، زمونږه صرف مقصد دا دے چه مونږه نور پرانچونه کهلاؤل غواړو او چه نور برانچونه کهلاوؤ نو سټیټ بینک، چه هغه په مرکز کښے دے او په مرکز کښے د دوئ حکومت دے، یا خو د مرکز وزیرانو صاحبانو ته د دوئ اووائی چه سټیټ بینک ته د انسټرکشنز ورکړی چه دا پابندی د لرے کړے شی، د هغوی دا پابندی ده چه نوے برانچونه تاسو کهلاؤهئ نو دا کنونشنل برانچ هم به پکښے وی، نو په دے وجه باندے مونږه دا ریکویسټ کوؤ، مونږه دا ریکویسټ کړے دے، بالکل دا ما سره لیکلے دے جی، مونږه دا ریکویسټ کړے دے جی چه مونږه دا انتیس برانچونه کهلاوؤ، هغے کښے یولس به اسلامی وی او باقی کوم تقریباً نهه چه دی، هغه کنونشنل به کهلاوؤ نو په دے وجه باندے به مونږه ته اجازت ملاویږی، که داسے نه وی نو د انتیس بینکونو مونږه ته اجازت نه ملاویږی۔ دا مونږه چه کوم پاس کړے دے سپیکر صاحب، دا څنگه چه عبدالاکبر خان هم اووئیل، په دیکښے لاندے لیکلی دی، دوئ خو وائی چه نه کوی، دا جی لیکلی دی چه دا 'بل' مونږه ولے راوستے دے؟ In the said Act, in section 19 sub-section (1) Clause 99 shall be deleted. 'Statement of Objects and Reasons'، چه مونږه ولے؟ Statement of Objects and Reasons: It is desirable to amend the Bank of Khyber

Act, 1991, NWFP Act No. so & so, hence the Bill ، په دیکښې د سټیټ بینک پابندی ده۔ چه مونږه ته هغه وی نو بیا مونږه ته د برانچ اجازت نه راکوی، نو په دے وجه باندے مونږه دا کوؤ او زهٔ تاسو ته خواست کوم چه هاوس ته ئے Put up کړئ چه هاؤس څه فیصله اوکړی۔ مفتی صاحب خو خپلے خبرے اوکړے اوکه دا سے دوئ بار بار پاځیږی او Arguments کوی-----

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر صاحب، په دے سلسله کښې ما ته د یوے خبرے اجازت راکړئ۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب! تاسو خو خبرے اوکړے، تهٔ لږ کښېنه-----

مفتی کفایت اللہ: بس جناب سپیکر صاحب، د دے یوے خبرے وضاحت کومه-----

جناب سپیکر: گوره د بل اوریدل هم برداشت کوئ کنه۔

سینئر وزیر (بلدیات): داکوم وخت چه مونږه پاس کړے وو، په هغه وخت کښې هم دوئ دا خبرے کړے وے او د دے ټولو خبرو ورته مونږه جوابونه ورکړی دی۔ زما دا خواست دے چه مونږه هم مسلمانان یو، دا تاثر د پریس ته او دنیا ته نه ورکوی چه صرف مفتی صاحب مسلمان دے، مونږه ټول مسلمانان یو۔ د دے د پاره زهٔ دا عرض کومه چه دا خبره چه The Bank may, in addition to Commercial/Conventional Banking, develop and promote Islamic modes of Banking in line with the policies, instructions and criteria as laid down by the State Bank of Pakistan for promotion of Islamic Banking، نو مونږه ته خو اعتراض نشته دے۔ مونږه خو اسلامک بینکنگ کوؤ، مونږه دا نوی برانچونه چه اخلو او هغے سره Conventional branch کهلاؤ نه کړو نو مونږه ته هغوی اجازت نه راکوی۔ بینک Already په Loss کښې روان دے او که دا حالات پیدا شی نو بیا به نور هم بینک تباه شی۔ نو زمونږه دا ریکویسټ دے چه داکوم گورنر صاحب واپس رالیږلے دے، دا د بیا مونږه Endorse کړو او واپس گورنر صاحب ته د هم دا سے اولیږو۔

جناب عبدالاکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: میرے خیال میں ہم ایسی بحث میں پڑ گئے ہیں جس کی میرے خیال میں ضرورت نہیں ہے۔ گورنر صاحب نے آرٹیکل 116 کے تحت Message بھیجا ہے کہ آپ اس کو Reconsider کریں۔ اب جناب سپیکر، گورنر صاحب نے اپنے Message میں کوئی غلطی Pinpoint نہیں کی، کوئی چیز Pinpoint نہیں کی کہ آپ کے 'بل' میں یہ یہ غلطی ہے، اسلئے آپ اس غلطی کو نکالیں یا اس کو ٹھیک کریں یا اس کا ازالہ کریں، ایک بات۔ انہوں نے اپنے، جو Message ہے، اسکو Base کیا ہے ایک خط پر، کہ جی شاہ زار خان نے یا عنایت اللہ صاحب نے، جس نے بھی مجھے خط بھیجا ہے اور اس خط میں انہوں نے لکھا ہے کہ یہ چونکہ آرٹیکل 227 کے Against ہے، اسلئے آپ اس کو Reconsider کریں۔ اب جناب سپیکر، آرٹیکل 227 کہتا کیا ہے؟ آرٹیکل 227 کہتا ہے کہ "All existing laws shall be brought in conformity with the injunctions of Islam as laid down in the Holy Quran and Sunnah, in this Part referred to as the Injunctions of Islam, and no law shall be enacted which is repugnant to such injunctions". ٹھیک ہے سر، لیکن یہ فیصلہ کون کریگا؟ کیا یہ فیصلہ یہ اسمبلی کرے گی کہ یہ اسلام کے خلاف ہے یا اسلام کے حق میں ہے، کیا اس اسمبلی کے پاس اختیار ہے کہ وہ اسلامی اور غیر اسلامی کا تعین کرے؟ اس کیلئے جناب سپیکر، اس میں جو (2) ہے کہ "Effect shall be given to the provisions of clause (1)" یعنی Existing laws کو اگر آپ کرتے ہیں Holy Quran اور Sunnah کے Injunctions میں لاتے ہیں تو وہ کیسے کرینگے؟ "Effect shall be given to the provisions of clause (1) only in the manner provided in this Part" یعنی اس پارٹ میں جو طریقہ کار ہے، آرٹیکل 227 کلاز (1) کے مطابق اگر کوئی Law اسلام کے خلاف ہے یا سنت کے خلاف ہے تو یہ فورم اس کا اختیار نہیں رکھتا۔ وہ فورم ہے پارٹ I میں 'اسلامک آئیڈیالوجی کونسل'، یہ وہ Declare کریگا کہ یہ لاء اسلام کے خلاف ہے۔ اسلئے جناب سپیکر، میں کہتا ہوں کہ گورنر صاحب کا Message بھی واضح نہیں ہے، چاہیئے یہ گورنر صاحب کو کہ واضح Message بھیجتا، ہمیں بتاتا کہ ہم نے اپنے قانون میں، جو بنایا ہے اس میں، کیا غلطی ہے؟ اس کو ہم Reconsider کرتے۔ اب اگر درخواستوں پر ہم Reconsideration شروع کرینگے تو یہ میرے خیال میں مشکل ہو جائیگا۔ Put up کریں جی ووٹ کیلئے۔

Mufti Kifayatullah: Point of order.

جناب سپیکر: بیا څه وائی جی؟ تاسو خو Full ټائم واغستو مفتی صاحب!

مفتی کفایت اللہ: بس جی، یو منټ را کړئ، یوه خبره کوم جی۔

جناب سپیکر: نه جی، دا خو به تر سبا پورے لګیا یو او ختمیږی به نه۔

مفتی کفایت اللہ: دا یوه اهم خبره ده جی، دا کول ضروری دی۔ په دیکښے جی ما یو درخواست کولو۔

جناب سپیکر: ما خو فل ټائم تاسو له ځکه درکړو چه ډیبیټ ته مے پریښودی۔ درانی صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: دا یوه خبره کومه، بس بیا خیر دے-----

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: درانی صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: یوه خبره کومه-----

جناب سپیکر: دا اودریږئ، زما په خیال ووټ ته به ئے واچوؤ۔

مفتی کفایت اللہ: ما جی یوه خبره کوله جی۔

جناب سپیکر: اودریږئ جی۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر صاحب، مفتی صاحب به لږ ښے خبرے پرے اوکړی۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب! یو منټ۔ مفتی صاحب! صرف یو منټ جی۔

قائد حزب اختلاف: محترم سپیکر صاحب، چونکه ډیره اهم مسئله ده او څنګه چه مفتی صاحب اووئیل دلته هسے هم داسے ذهنی ټول خلق په یو عذاب کښے مبتلاء دی، دیکښے جی فرق څه دے؟ فرق دا وو جی چه زمونږه فیصله دا وه چه دا خیبر بینک کښے چه څومره، که سودی ورته وائی، دا برانچونه چه دی، دا به د وخت سره ټول بدلیږی په اسلامی بینک کارئ کښے او نور به نه خلاصوی۔ دوئ دا راوړل چه اسلامی د هم وی او نورے ته اجازت هم ورکړئ۔ نو که چرته په دیکښے تاسو اوګورئ، مفتی صاحب خو ډیټیل سره تاسو ته په دے باندے منافع اونقصان اوښودلو نو ګورنمنټ نه، په هغه وخت کښے مونږه چیف منسټر صاحب

ته هم لاړو او جرګه مونږه بوتله چه تاسو اول په دے باندے لږ ځان پوهه کړئ، د بینک هغه ټول ذمه داران خلق رااوغواړئ، که چرته تاسو د فائدے د پاره وایئ نو تاسو ته به هغه اوښائی چه په دیکښے نقصان څومره دے او فائده څومره ده؟ خوچونکه هغوی هغه وخت په تادئ کښے وو، حالانکه مونږه په جرګه دا ټول ورته ورغلی وو نو په دیکښے به زۀ ګورنمنټ ته دا خواست اوکړم چه په دے وخت کښے که چرته دا د ووټ د پاره دلته راځی نو بیا ووټنګ به کیږی، مونږه به مخالفت کوؤ، دوئ به ئے په حق کښے ورکوی۔ دا حقیقت دے چه زمونږه د ګورنمنټ خپله پالیسی وه او مونږه په هغه وخت کښے په اکثریت کښے وو نو زمونږه دغه دا وو چه مونږه په اسلامی طرز باندے اوکړو۔ د دوئ خپل اختیار دے دلته چه څومره د دوئ دی، هغه خو د دوئ دی، د هغے سره په هغه وخت کښے هم غالباً کیدے شی چه اختلاف کړے وی، نو زما خو به اول ګزارش وی چه یو ښه بینکاری سسټم روان دے او که تاسو په دنیا کښے اوګورئ، اوس مزید نور هم په هغه ترتیب باندے روان دے دا، نو په دیکښے که، ثاقب صاحب زمونږه ډیرخوږ دے ، هغه د مفتیانو خبره اوکړله نو څنګه چه مفتی کفایت اللّٰه صاحب اووئیل چه مونږه خپله هم عالمان نه یو، په دیکښے مونږه خپل هم هغه علم نه لرو نو مونږه د دے سربراهئ د پاره مفتی تقی عثمانی صاحب رااوغښتو او مکمل په هغے باندے، تاسو ته پته ده په دے بینکارئ باندے د هغوی عبور دے، نو زما خو صرف یو درخواست به وی ګورنمنټ ته چه که دوئ په دے خپله فیصله باندے نظرثانی اوکړی او څنګه چه دا بینک په تیر ګورنمنټ کښے شوے دے، په هغه انداز باندے اوکړی نو دا به انشاءاللّٰه د دے صوبے او د دے ملک په مفاد کښے وی۔ باقی دا ده چه د دوئ خپله یوه ګورنمنټ پالیسی ده او خپل ئے د ووټ تعداد دے، زمونږه خپل دے نو په هغے کښے خو مونږه سوال هم ورته کولے شو او ریکویسټ کولے شو، خفګان هم ورته کولے شو خو بل مونږه سره داسے شے نشته دے چه په هغے باندے په دوئ باندے پابندی اولګوؤ او مونږه ورته اووایو۔ نو مونږه خو د دوئ په مخکښے د ټولو مفتیانو او په هغه وخت کښے په دے باندے چه څومره محنت شوے دے، هغه ټول څیزونه راوړل نو باقی د دوئ خپله خوښه ده چه هغے ته دوئ په کوم نظر باندے ګوری۔

<u>حافظ اختر علی</u>: مفتی صاحب تہ لږ وخت ورکړئ جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: اب آپ سب کی رائے سننے کے بعد میرے خیال میں پورے ہاؤس سے اب رائے چاہونگا۔
Is it the desire of the House that the Bank of Khyber (Amendment) Bill, 2009, earlier having been passed by the Assembly, may be passed again? Those who are in favour of it may say ‘Yes’.

<u>Voices</u>: Yes.

<u>Mr. Speaker</u>: Those who are against it may ‘No’.

<u>Voices</u>: No.

<u>Mr. Speaker</u>: Count it down, count down the ‘No’.

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

<u>Mr. Speaker</u>: ‘Noes’ are 16. Now those who have are in favour of said ‘Yes’. جنہوں نے ‘Yes’ کہا ہے، وہ کھڑے ہو جائیں جی۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

<u>Mr. Speaker</u>: The ‘Ayes’ are 44 and the ‘Noes’ are only 16. The ‘Ayes’ have it; the Bill in original, having been passed earlier by the Assembly, is passed again. The sitting is adjourned till 10.00 a.m. of tomorrow morning. Thank you.

(اسمبلی کا اجلاس مورخہ 15 اکتوبر 2009ء بروز جمعرات صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)